دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ

از

نگاہ راحیل

www.novelsclubb.com

دیباچہ بقلم نگاہ راحیل

قسط نمبر 13

باب نمبر 11

زندگی کے تھیٹر میں، ایک عظیم الشان اسٹیج کی سیٹ،

جہاں نادیدہ لڑائیاں، داؤ پر لگی ہوئی ہیں۔

وجود کی عظیم جنگ، ایک لازوال لڑائی،

جہاں فجر ابدی روشنی میں شام سے مل جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

کوششوں کے میدانوں میں، ہمت جگانا،

جیسے خواب اور تقدیر گھوم رہے ہوں۔

ذہن گرج کی طرح ٹکراتے ہیں دل تلوار کی طرح

زندگی کے انعامات کی مہاکاوی کہانی میں۔

جدوجہد، شدید، فضل کی تلاش میں،

جیسے روحیں وقت اور جگہ کے ساتھ کشتی لڑ رہی ہوں۔

ہر قدم ایک جھڑپ، ہر سانس ایک آہ،

نہ ختم ہونے والے آسمان کے نیچے لامتناہی مارچ میں۔

وہ بے شمار بہادری کے ساتھ اٹھتے ہیں،

www.novelsclubb.com

ان کی کہانیاں تاریخ کی گرفت میں لکھی گئیں۔

پھر بھی ہر فتح میں، سائے منڈلاتے ہیں،

فتح کی قیمت "ایک پختہ قبر"۔

لیکن افراتفری کے درمیان، ایک راگ بجتا ہے،

امید کا ترانہ، جہاں امید کی بہار ہوتی ہے۔

زندگی کے ڈیزائن کی عظیم جنگ میں،

حق اور سچ کا لازوال شعلہ چمکتا ہے۔

تو چلو چلتے ہیں جلتے ہوئے دلوں کے ساتھ

راتوں کی وادیوں اور دنوں کی چوٹیوں سے۔

کیونکہ آخر میں، جب جنگیں ختم ہوں گی،

سچ کی فتح ابدی سکون میں گونجے گی۔

www.novelsclubb.com

زندگی کی عظیم جنگ پر ایک نظم لکھیں۔

وجود کے عظیم تھیٹر میں، ایک ہنگامہ خیز جھگڑا،

جہاں روحیں زندگی کی عظیم جنگ میں مصروف ہوں۔

خوشی اور غم کے دھاگوں سے بُنی ہوئی ٹیپسٹری،

جہاں تقدیریں آپس میں ٹکراتی ہیں، ہر آنے والے کل کو تشکیل دیتے ہیں۔

گہوارے سے قبر تک جنگ جاری ہے

جیسے خواب گھڑے جاتے ہیں اور وہم کھینچا جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وقت کی بھولبلییا میں، جہاں راستے آپس میں جڑے ہوئے ہیں،

بہادر ابھرتے ہیں، ان کی کہانیاں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔

دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ میدان جنگ بنتا ہے

جہاں ہمت اور حوصلے کا امتحان لیا جاتا ہے، بے باک۔

مایوسی کی گہرائیوں اور شان و شوکت کی بلندیوں میں،

زندگی کا ہر سفر ایک منفرد کہانی بنتا ہے۔

پھر بھی افراتفری کے درمیان، ایک سمفنی گونجتی ہے،

امید کا ایک راگ جو ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

کیونکہ زندگی کی عظیم جنگ میں، سچ غالب آجاتا ہے،

www.novelsclubb.com

سب سے عظیم ترین کہانیوں میں۔

تو آیئے ہر ایک لمحے کی قدر کریں، ہر ایک سانس جو ہم لیتے ہیں،

کیونکہ آخر میں، حقیقت آشکار ہو جاتی ہے۔

طوفانوں اور جنگوں میں لڑ کر، ہم آگے بڑھیں گے

کیونکہ "سچ" زندگی کی عظیم جنگ میں فاتح ہوتا ہے۔

(نظم)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کی تاریکی کو سورج کی تیز کرنوں نے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ آج آسمان پر یہ سورج اسے اپنی طرح ہی ویران سالگ رہا تھا۔ وہ اسی کمرے میں تھا جہاں وہ رات بھر رہا تھا۔ دونوں اطراف میں اس کے گھر کے ملازم ایک قطار بنائے مؤدب سے انداز میں سر جھکائے کھڑے تھے۔ وہ گردن اونچی کیے آنکھوں میں سرخی لیے چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا ٹہل رہا تھا۔

وہ ایک شکیہ نظر اپنے ہر ملازم کی جانب دہراتا اور ہر ملازم اس کی ان شکیہ نظروں کی وجہ سمجھنے میں ناکام تھے۔

"اسلم! میرے علاوہ یہاں اور کون آتا ہے؟"

میکائیل نے اسلم کو دیکھے بغیر ٹہلتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا تو اسلم گھبرا سا گیا۔

"کوئی نہیں میکائیل صاحب!۔"اس نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"پھر سوچ لو۔"اس نے اب کی بار اسلم کو دیکھتے ہوئے کہا تو اسلم مزید گھبرا گیا۔

"عنایہ بی بی یہاں صفائی کے لیے آتی ہیں۔"اس نے چند لمحے بعد کچھ سوچ کر کہا۔

یہ سن کر قطار میں کھڑیں عنایہ بی بی کے دل کی دوڑ تیز ہو گئی۔ان کے چہرے پر ایک عجیب سا خوف طاری ہو گیا اور انہوں نے میکائیل کی جانب دیکھا جو انہیں ہی گھور رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں بہت کچھ تھا جسے اب انہیں کافی خوف محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسلم اور عنایہ بی بی کے علاوہ باقی سب یہاں سے جا سکتے ہیں۔"میکائیل نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرد مہری سے کہا تو باقی ملازم فوراً ایک ایک کر کے وہاں سے جانے لگیں۔

ان کے جانے کے بعد میکائیل نے اسلم کو آنکھ سے اشارہ کیا تو اسلم نے دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ عنایہ بی بی کے دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہو گئیں۔ آنکھوں میں خوف کے مارے نمی سی اُمڈ آئی۔ وہ خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

"عنایہ بی بی! آپ اس گھر میں تب سے کام کر رہی ہیں جب میرے مرحوم والد زندہ تھے۔"

وہ کہہ رہا تھا کافی سنجیدگی سے۔ وہ سن رہی تھیں کافی بے چینی سے۔

"کیا انہوں نے اور میں نے آپ کو کسی شکایت کا موقع دیا؟ آپ کو ہمیشہ آپ کی تنخواہ وقت پر ملی۔ آپ تو جانتی ہیں کہ ہمارے گھر میں کام کرنے والے ملازموں کو تنخواہ ان کے حق سے بڑھ کر ہی ملتی ہے۔" اس نے ایک گہری سانس لی۔

"جی صاحب! ایسا ہی ہے۔" انہوں نے بمشکل آواز نکالتے ہوئے مختصر سا جواب دیا۔

"تو پھر آپ نے ایسا کیوں کیا؟" اس کی آواز بلند تھی اتنی کہ ساتھ کھڑا اسلم بھی یک دم خوف زدہ ہو گیا اور عنایہ بی بی مزید ناسمجھی اور خوف کا شکار ہو گئیں۔

"جواب دو تم۔ میں کیا دیواروں سے باتیں کر رہا ہوں۔" وہ اب انہیں "آپ" کی بجائے "تم" کہہ رہا تھا جو عنایہ بی بی کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی۔ میکائیل کو جب بھی غصہ آتا تو وہ ادب واحترام کے سارے اصول بھول جاتا۔

"صاحب میں نے کیا کیا ہے؟ میں نہیں سمجھ پا رہی کہ آپ کیا کہہ رہے۔۔" انہوں نے لڑھکتی آواز کے ساتھ اپنی بات مکمل کرنا چاہی لیکن وہ ناکام رہیں۔

"اتنی انجان مت بنو تم سمجھ آئی۔ مجھے بتاؤ ماریہ کی ڈائری تم نے کس کو دی ہے؟" اس کی آواز مزید بلند ہوئی۔ عنایہ بی بی نے اسے حیرت اور ناسمجھی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں ماریہ بی بی کی کسی ڈائری کو نہیں جانتی۔ اور اگر جانتی بھی ہوتی تو میں کیوں کسی کو دیتی۔ میں تو آپ کو دھوکہ دینے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی۔"

ان کی آنکھیں اب برسنے لگی تھیں۔

"بکواس بند کرو نمک حرام!۔" وہ چلایا۔ ساتھ کھڑا اسلم بھی یہ سب سہم کر دیکھ رہا تھا۔

"یہ مگرمچھ کے آنسو بہانا بند کرو اور مجھے سچ بتاؤ ورنہ!۔" وہ اپنی بات مکمل کرنے ہی لگا تھا کہ عنایہ بی بی نے اسے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا۔ وہ نہیں سننا چاہتی تھیں کہ وہ اسے ان کی اولاد کی دھمکی دیتا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ لیکن۔۔" انہوں نے ایک وقفہ لیا اور سر پر لیے دوپٹہ کے کنارے سے اپنی آنکھوں کو رگڑا۔

"لیکن شاید میں آپ کو یہ کام کرنے والے کے بارے میں بتا سکتی ہوں۔ مجھے کسی پر شک ہے۔" انہوں نے روہانسی آواز میں کہا تو میکائیل کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ ابھری۔ وہ ان کے قریب گیا اور ان کے بازوؤں کو اپنی گرفت میں لیا۔

"کیا یہ کوئی نیا کھیل ہے بڑھیا!۔"اس نے ان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شک سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔اور پھر ان کے بازوؤں کو جھٹکتے ہوئے چھوڑ دیا۔

"نہیں صاحب یہ کوئی کھیل نہیں ہے۔میں جانتی ہوں کہ یہ کام کس کا ہے۔"وہ اپنی بات پر قائم تھیں۔

"اچھا تو کس نے کیا ہے یہ ؟"اس نے غصے سے لب بھینچتے ہوئے فوراً پوچھا۔

"ارم۔"انہوں نے چند لمحے بعد ایک گہری سانس لے کر کہا۔

وہ ان کی زبان سے ارم کا نام سن کر ہکا بکا رہ گیا تھا۔اسلم بھی یہ سن کر حیرت زدہ تھا۔ان دونوں نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور پھر میکائیل دوبارہ عنایہ بی بی کی جانب متوجہ ہوا۔اس کے چہرے پر ابھی بھی تناؤ قائم تھا۔

"ارم۔۔وہی لڑکی جسے کچھ مہینے پہلے ہی یہاں کام پر رکھا تھا؟"اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اپنی تفتیش جاری رکھی۔جواباً عنایہ بی بی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔میکائیل نے ایک گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

"وہ ایسا کیوں کرے گی؟"

"میں نہیں جانتی۔۔ لیکن وہ یہ سب نینا احسن کے لیے کر رہی ہے۔" اور ان کی زبان سے "نینا" کا نام سن کر اس کی بے یقینی اور حیرت میں مزید اضافہ ہوا۔

"کوئی ثبوت؟" اس نے پوچھا تو عنایہ بی بی چند لمحوں کے لیے ایک سوچ میں ڈوب گئیں۔ ان کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔

"اگر کوئی ثبوت نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ تم نے ہی یہ کام کیا ہے۔ یوں کسی کو پھنسانے سے کچھ نہیں ملنے والا۔ سمجھ آئی؟" وہ اب پھر ان پر چلانے لگا تھا۔

"ایسا نہیں ہے۔ آپ مجھے بس تھوڑا وقت دیجئے! مہربانی کریں۔ ارم آپ کے پاس آکر خود اپنے جرم کا اعتراف کرے گی۔" انہوں نے اب کی بار التجایہ انداز میں کہا۔

"تمہارے پاس اپنی بے گناہی ثابت کرنے اور ارم کا جرم ثابت کرنے کے لیے صرف آج کا دن ہے۔کل صبح یا تو تم اپنے کیے کی سزا بھگتو گی یا پھر وہ۔اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"اس نے چند لمحے بعد دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

عنایہ بی بی نے اپنے دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کیے اور وہاں سے جانے لگیں۔ وہاں جانے سے قبل انہوں نے ایک مرتبہ میکائیل کو دیکھا۔

ان کی آنکھوں میں بہت کچھ تھا جو میکائیل کے لیے خطرناک نہیں۔۔بہت خطرناک ثابت ہونے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا اپنے گھر کے لان میں موجود تھی۔آج اس نے عریشہ سے ملاقات کے لیے بھی جانا تھا۔وہ کچھ ہی دیر پہلے اپنے پورے خاندان کے ساتھ ناشتہ کر کے فارغ ہوئی تھی۔احسن صاحب دفتر روانہ ہو گئے تھے اور علی اپنے کام پر۔اریحہ سکول گئی تھی اور حلیمہ صاحبہ کچن کے کاموں میں مصروف تھیں۔

لان میں وہ ایک کرسی پر بیٹھی موبائل پر کسی فائل کو کافی غور سے پڑھ رہی تھی۔ ا
س کے چہرے پر تناؤ خوب واضح تھا۔

لان میں موجود پودوں اور درختوں پر بیٹھنے والے پرندوں کی آوازیں جو کبھی اس
کے لیے راحت کا سبب تھیں آج اسے بے چین کر رہی تھیں۔اس کے ساتھ ساتھ
آج کا موسم بھی اس کا ناپسندیدہ تھا۔اسے صرف سردیاں پسند تھیں۔۔ گرمیاں
نہیں۔

وہ سورج کی تپتی ہوئی دھوپ اور پرندوں کی چہچہاہٹ سے تنگ آکر کرسی سے اٹھی
اور لان سے جانے لگی۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے ارد گرد نگاہ دہرائی۔ایک گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

اچانک اس کے موبائل کی اسکرین روشن ہوئی۔۔اس نے موبائل کی اسکرین پر
نگاہیں جمائیں اور اس کی اسکرین پر جھلکنے والے میسج کو دیکھا۔۔چہرے پر ایک گہری
مسکراہٹ قائم ہو گئی۔

”Derler ki Galata kulesi aşk hikayelerini gerçeğe çevirir.

Ama Galata kulesi kendi aşkını yazar, senin gözlerine

baktığında”

ہمیشہ کی طرح اس نے براق کی طرف سے ریسیو ہونے والے میسج کو گوگل ٹرانسلیٹ پر کاپی کرکے پیسٹ کیا۔۔اب اس کا ترجمہ موبائل کی اسکرین پر چمکنے لگا تھا۔

“It is said that the tower of Galata makes love stories come true,

but Galata wrote its own love story

when it met your eyes”

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی اور پھر وہ یک دم چہکی۔ وہ ہمیشہ کی طرح اسے ہر روز یوں ہی صبح صبح میسج کیا کرتا۔ اب وہ بھی اسے جواباً کچھ ٹائپ کرنے لگی۔

"I am but a captive of the present

while my true self lives in our old memories

Happy and Free."

اس نے یہ کہیں پڑھا تھا۔۔ مگر کہاں پڑھا تھا یہ اسے یاد نہیں تھا۔۔ لیکن اتنا ضرور یاد تھا کہ جب اس نے ان سطروں کو پڑھا تھا تو اس نے یہ سوچا تھا کہ کیا وہ کبھی کسی کو یہ کہے گی؟ کون اس سے دور ہو گا جس کی یاد اسے ستائے گی؟ اور آج اس نے یہ سطریں اسے لکھ کر بھیجیں۔۔ واقعی اس کی یادیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں۔۔ اور نہ ہی وہ ان یادوں سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

میسج فوراً دوسری جانب سے سین کر لیا گیا۔۔جواباً میسج پر سرخ رنگ کے دل سے ری ایکٹ کیا گیا۔۔وہ زیر لب مسکرائی۔۔موبائل بند کیا۔

اس نے اپنے بستر پر رکھا ہوا ہینگر اٹھایا جس پر اس کا استری شدہ سکارف لٹکا ہوا تھا۔ سکارف کو ہینگر سے اتار کر وہ سنگھار میز کی جانب بڑھی اور اسے اپنے چہرے کے گرد نفاست کے ساتھ اوڑھا۔اپنا ہینڈ بیگ لیا اور کمرے کا دروازہ کھڑک سے بند کر دیا۔وہ ہمیشہ کی طرح باوقار اور پر اعتماد لگ رہی تھی۔اس کی شخصیت تھی ہی ایسی ۔۔شاندار!۔

گھر سے نکلنے سے پہلے اس نے حلیمہ صاحبہ کو بتا دیا تھا کہ وہ عریشہ سے ملنے جا رہی ہے اور شام تک یا ہو سکا تو شام سے پہلے واپس آ جائے گی۔ حلیمہ صاحبہ نے بھی اس سے مزید کوئی سوال کیے بغیر جانے دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ کار ڈرائیو کر رہی تھی۔کچھ ہی دیر پہلے اس نے عریشہ کو بھی کال کی تھی۔وہ بھی بس پہنچنے والی تھی۔کار کی رفتار درمیانی تھی۔۔نہ بہت کم۔۔نہ بہت زیادہ۔

اس نے کار ایک کافی شاپ کے سامنے روکی۔ کار سڑک پر ایک کنارے پر پارک کر کے وہ کار سے باہر نکلی اور چند ہی لمحے بعد کافی شاپ کی جانب بڑھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ منظر ترک آرمی کی بیس کا تھا۔ وہ تینوں دندار بے کے آفس میں موجود تھے۔ میز کے ساتھ رکھی ایک کرسی پر دندار بے براجمان تھے اور ان کے سامنے رکھی میز پر کچھ فائلز کافی ترتیب کے ساتھ رکھی گئی تھیں۔ ان کے سامنے دو کرسیاں رکھی گئی تھیں جن میں سے ایک پر براق براجمان تھا اور ساتھ والی دوسری کرسی پر احمت براجمان تھا۔

"براق! مجھے میرا ئے کا دکھ ہے۔ میں تمہاری تکلیف سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن اس تکلیف کو اپنے مقصد کے آگے نہ آنے دینا۔ تمہارا مقصد ہمارے ملک کو دشمنوں کی سازشوں سے پاک کرنا ہے۔" وہ کافی سنجیدگی سے اسے جیسے سمجھا رہے تھے۔

براق نے ایک گہری سانس بھری۔اور چند لمحے دندارے کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔

(دندارے کے الفاظ سن کر اسے سمجھ آرہی تھی کہ انہیں ایسا لگ رہا تھا کہ براق میرائے کی موت کی تکلیف کے باعث اپنے مقصد کو کہیں فراموش نہ کر دے۔ لیکن براق ایسا نہیں تھا۔۔وہ اپنا مقصد کبھی نہیں بھول سکتا۔)

"دندارے! میں نے کبھی بھی اپنی کسی بھی ذمہ داری کو انجام دینے میں کوتاہی نہیں کی۔آپ میری طرف سے بے فکر ہو جائیں۔"اس نے بھی سنجیدگی سے ان سے کہا تو انہوں نے جواباً اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں جانتا ہوں براق! تم بالکل یامان کی طرح ہی ہو۔وہ بھی تمہاری طرح ہی تھا۔ ہر ذمہ داری کو پورا کرنے والا پھر چاہے اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے اسے کچھ بھی کرنا پڑے۔"ان کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی۔براق خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

"خیر۔۔مرات کے بارے میں تم مجھے کیا بتانا چاہ رہے تھے۔" وہ کچھ دیر بعد اصل بات کی جانب آئے۔

"مرات اس وقت کہاں ہے، اس بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔" اس نے کہا تو اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ یہ سن کر دندار بے ہکا بکا رہ گئے۔

"کیا؟ کیسے؟" انہوں نے حیرت قائم رکھتے ہوئے فوراً پوچھا۔

"کیسے کیا مطلب؟ ہمیں معلوم ہو ہی جانا تھا اس کے بارے میں۔ ہمارے فوجی افسران کو جب کوئی ذمہ داری سونپی جاتی ہے تو وہ اس کو پورا کر کے ہی دم لیتے ہیں۔" اس نے کافی فاتحانہ انداز میں کہا۔

دندار بے نے اس کی بات کا لوہا مانا۔ وہ واقعی بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔

"لیکن یہ ایک ٹریپ ہے۔" اور براق کی اگلی بات کی وہ توقع نہیں کر رہے تھے۔

اس دوران احمت ایک "ایکسٹرا کیریکٹر" کی مانند تھا جو صرف ان کی گفتگو خاموشی سے سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ؟" دندار بے نے ناسمجھی کے عالم میں پوچھا۔

"مطلب یہ کہ یوں اچانک مرات کے ٹھکانے کا معلوم ہو جانا صاف یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اس تک آئیں۔اور اس کی وجہ کیا ہے ؟ یہ ہمیں معلوم ہے۔ ہمیں تباہ کر دینا۔۔ ہمیں نقصان پہنچانا۔۔ ہمارے ملک کے لوگوں پر زندگی کو حرام کر دینا۔۔ یہ ہی تو ان کا مقصد ہے !۔" اس نے اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھوں میں سرخی کی ہلکی سی لہر نمایاں تھی۔

"تمام ! تو اب کیا کرنا ہے۔" انہوں نے پوچھا۔

"جانتے ہیں تاریخ میں جتنے بھی سلطان گزرے ہیں ان میں سے کون اپنی ریاست کو اچھے سے چلا سکے تھے ؟" براق کے اس سوال کی وہ توقع نہیں کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

احمت نے بھی ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"براق ! تاریخ یاد رکھنے کا کیا فائدہ ؟" دندار بے نے کافی لاپرواہی سے کہا۔

"ان کی دانشوری۔" براق نے اپنے سوال کا جواب خود دیا تو دندار بے خاموش رہے۔

"اور وہ جو دشمن کے بچھائے گئے جال کو ان کے لیے ہی جال بنا دے۔ یعنی شکاری خود شکار بن جائے۔" اس نے مزید کہا۔

"ایک اور بات! کسی نے بہت خوب کہا ہے کہ۔۔" اس نے ایک وقفہ لیا۔

"جو تاریخ یاد نہیں رکھتے وہ ہی اسے دہراتے ہیں۔" اس کے الفاظ نے جیسے یک دم دندار بے کو طیش کی آگ میں جلا دیا تھا۔ وہ کرسی کھینچ کر وہاں سے اٹھا اور دندار بے کے آفس سے نکل گیا۔ دندار بے اسے کچھ کہہ تو نہیں سکے لیکن اگر **"براق یامان"** کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ اسے اس کی اس بات اور لہجے کا خوب جواب دیتے۔ احمت وہاں چند لمحے خاموشی سے بیٹھا رہا۔ اس نے دندار بے کی سرخ پڑتی آنکھوں کو دیکھا اور پھر ان سے اجازت مانگ کر وہاں سے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

سورج کی آنکھوں کو چندھیا دینے والی کرنوں نے گردنواح کو گھیر رکھا تھا۔ یہ منظر اس پرسکون کافی شاپ کا تھا جہاں وہ دونوں موجود تھیں۔ کافی شاپ سے باہر دیکھنے پر ایک فٹ پاتھ نظر آتا۔۔ جس پر پیدل چلنے والے لوگوں کی قدموں کی آواز ماحول میں گاڑیوں کے ہارن کی آواز کے ساتھ مل جاتی۔ لیکن پھر بھی۔۔ اسلام آباد میں ٹریفیک کا بہاؤ کافی رواں ہوتا ہے۔۔ ساتھ ہی گرمی کی شدت بھی بہت زیادہ نہیں ہوتی۔

ائیر کنڈیشنر کی ٹھنڈی ہوا کافی شاپ کو سورج کی گرم لہروں سے بچانے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔

کافی شاپ کے اندر۔۔ ایک کونے میں۔۔ ایک میز کے ساتھ دو کرسیاں رکھی گئی تھیں جس پر وہ دونوں براجمان تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھیں؟"

کچھ دیر معمول کی گفتگو اور ایک دوسرے کا حال چال معلوم کرنے کے بعد عریشہ نے اس سے پوچھا جس کے چہرے سے کش مکش صاف واضح ہو رہی تھی۔

(وہ دونوں کافی کا آرڈر دے چکی تھیں۔۔ویٹر بس کچھ ہی دیر میں ان کی کافی لانے والا تھا۔)

"دیکھو۔۔میں تمہیں جو کچھ بتانے جا رہی ہوں۔۔ہو سکتا ہے تمہیں اس پر یقین نہ آئے لیکن۔۔"

وہ کہتے ہوئے رکی۔۔کچھ سوچا۔

"آپ میرے بارے میں ایسا سوچتی ہیں؟"

اس نے فوراً آنکھیں چھوٹی کر کے افسوس سے کہا تو نینا نے اس کے چہرے کو گھورا۔

"میں نے ہمیشہ آپ کی بات پر یقین کیا ہے۔کبھی آپ کو غلط نہیں سمجھا۔"

اس نے شانے اچکا کر کہا تو یہ سن کر وہ دھیرے سے مسکرائی۔

"جانتی ہوں۔۔تب ہی تو میں تم سے یہاں بات کرنے آئی ہوں۔"

اس نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اس سے کہا۔۔اس کی آنکھوں میں عریشہ کے لیے مان خوب واضح تھا۔۔لیکن وہ کیا جانے کہ اس کا مان کیسے ٹوٹنے والا تھا۔۔یا شاید ٹوٹ چکا تھا۔

"بات میکائیل ملک کے بارے میں ہے۔"

اس نے سنجیدگی سے دونوں ہاتھ میز پر رکھتے ہوئے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

"کیا؟" عریشہ نے چہرے پر ناسمجھی کے تاثرات قائم کیے۔

اس نے جواب دینا چاہا لیکن تب ہی ویٹر کافی لے کر آگیا۔۔اس نے کافی کے دونوں کپ ٹرے میں سے اٹھا کر باری باری ان دونوں کے سامنے میز پر رکھیں اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اس کی بیوی کی ڈیتھ کے متعلق کافی تحقیق کی۔۔اور اس کے بعد مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ۔۔" ویٹر کے جانے کے بعد اس نے اسے بتانا شروع کیا۔

"میکائیل ملک نے ہی اپنی بیوی کا قتل کیا ہے۔" اور اس نے اپنی بات مکمل کی تو عریشہ کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آ کر گیا۔

"آپ جانتی ہیں نا آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" چند لمحے کی خاموشی کے بعد اس نے پوچھا۔

"میں اچھے سے جانتی ہوں عریشہ کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔" نینا نے کافی کا ایک گھونٹ بھرنے کے بعد کافی یقین سے کہا۔

"اور۔۔اب مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔" اس نے مزید کہا۔۔ عریشہ اب کافی پی رہی تھی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات نینا سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"مدد؟ کس لیے؟" اس نے کافی کا کپ سامنے رکھتے ہوئے پوچھا۔

"میکائیل ملک کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لیے۔" اس نے ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچ کر اس سے کہا تو وہ چند لمحے اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔۔ اسے نینا کی آنکھوں میں بہت کچھ دکھائی دیا۔۔ یقین۔۔ ہمت۔۔ حوصلہ۔۔ بہادری۔۔ اور نہ جانے کیا کیا۔۔ اور اسی دوران اس کے دل میں خوف کی عجیب سی لہریں دوڑیں۔۔ کہ کہیں

www.novelsclubb.com

نینا کو عریشہ کی حقیقت معلوم ہو گئی تو؟

"میں آپ کے ساتھ ہوں۔" اس نے ایک مصنوعی سی مسکراہٹ قائم کرتے ہوئے نینا سے کہا۔ یہ سن کر نینا نے جواباً تشکر بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کافی پینے لگ گئیں۔۔ مگر عریشہ سے یہ کافی پینا کافی مشکل ہو رہا تھا۔۔ اس کا بس چلتا تو وہ ابھی کے ابھی بس میکائیل ملک کو اپنی اور نینا کی ملاقات میں کی گئی گفتگو کے بارے میں سب کچھ بتا دیتی۔ لیکن وہ ابھی ایسا چاہ کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لاہور میں گرمی کی شدت کافی زیادہ تھی۔۔ ارد گرد رقص کرتی ہوا بھی جابرانہ گرمی کے باعث کافی بھاری محسوس ہوتی۔۔ آسمان پر بادلوں کا نام و نشان موجود نہیں تھا۔۔ اور سورج کی کرنیں بے رحمی سے اپنے پر ہر سو پھیلانے میں مگن تھیں۔

www.novelsclubb.com

ارم باورچی خانہ میں کام کر رہی تھی جب عنایہ بی بی اسے بازو سے پکڑ کر باہر لے کر آئیں۔۔وہ ناسمجھی سے ان سے پوچھ رہی تھی کہ آخر ہوا کیا ہے؟لیکن وہ اسے کوئی جواب نہیں دے رہی تھیں۔وہ اس کے ساتھ سرونٹ کوارٹرز میں آئیں اور اسے اپنے کمرے میں لے جا کر انہوں

نے کھڑک سے دروازہ بند کیا اور ایک نظر خستہ حال والی کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔ باہر کوئی نہیں تھا۔۔انہوں نے ایک گہری سانس لی اور اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"کیا ہوا ہے عنایہ بی بی؟"ارم نے ناسمجھی کے عالم میں ان سے سوال پوچھا۔

عنایہ بی بی خاموش رہیں۔۔جیسے سمجھ نہ پا رہی ہوں کہ کیا کہیں۔

"آپ اتنی پریشان کیوں ہیں؟"ان کے چہرے کے تاثرات کو سمجھتے ہوئے اس نے پوچھا تو وہ اس کی جانب بڑھیں۔

"میکائیل صاحب تمہارے بارے میں سب جان گئے ہیں۔"اس کے کندھوں کو

نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے انہوں نے کہا تو وہ ہکا بکا رہ گئی۔۔ان کے الفاظ اس کو بے یقین کر دینے کے لیے کافی تھے۔

(یہ سچ تھا کہ عنایہ بی بی نے ارم کا اس گھر میں بہت خیال رکھا تھا۔۔یہاں تک کہ اب اسے عنایہ بی بی بالکل اپنی ماں جیسی لگتیں۔۔ لیکن وہ اس کی "ماں" نہیں تھیں۔۔اگر ہوتیں تو اسے یوں مشکل میں نہ ڈالتیں وہ بھی صرف اپنے بچاؤ کے لیے۔)

"کیا مطلب ؟"اس نے بمشکل گلے سے آواز نکالتے ہوئے پوچھا اور ان سے تھوڑا دور ہٹی۔۔یوں کہ ان سے کچھ چھپا رہی ہو۔

"بنومت۔۔میں سب جانتی ہوں۔"انہوں نے کہا تو اس کے دل پر بوجھ مزید بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"اس نے حواس باختگی کے عالم میں پوچھا۔

"یہی کہ تم اس صحافی۔۔کیا نام ہے اس کا۔۔نینا احسن۔۔اسی کے کہنے پر یہاں آئی

ہو۔"اور یہ سن کر وہ جہاں تھی وہیں ساکت سی کھڑی رہی۔۔اسے اس بات کی بالکل توقع نہ تھی کہ وہ سب جانتی ہوں گی۔چند لمحے وہاں خاموشی کا بسیرا رہا۔۔اور پھر اس نے نظریں اٹھا کر عنایہ بی بی کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"آپ کو یہ کیسے معلوم ؟"خاموشی میں خلل پیدا ہوا۔

وہ اس کے تھوڑا قریب گئیں اور ان کے چہرے پر ایک معنی خیز مسکراہٹ قائم ہوئی۔

اور پھر انہوں نے اسے بتانا شروع کیا کہ آخر انہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں نینا احسن کے کہنے پر آئی تھی۔

(سورج کی کرنوں کو بادلوں کے زبردست جھنڈ نے گھیر رکھا تھا۔افق صبح ہونے کے باوجود رات اور شام کے سے ملے جلے رنگوں کو آشکار کر رہا تھا۔۔ہوا تیز اور کر کری تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ لان میں موجود تھی۔۔ایک کونے میں کھڑے ہوئے وہ کسی سے کافی بے چینی کے عالم میں فون پر بات کر رہی تھی۔۔ارد گرد کوئی نہیں تھا۔

"جی جی۔۔آپ فکر مت کریں۔۔نیناصاحبہ۔۔"دوسری جانب سے جب اس نے اسے ہمیشہ کی طرح وہاں رہنے اور وہاں کی معلومات اکٹھی کرنے کے بارے میں ہدایات دیں تو اس نے کہا۔

وہ یہ کہہ رہی تھی تو اس نے ساتھ ہی ایک سرسری سی نگاہ ارد گرد دہرائی تو یک دم اس کے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی۔۔وہ جہاں تھی وہیں رک گئی۔دوسری جانب سے فون پر کوئی اسے "ہیلو ہیلو۔۔آواز آرہی ہے"کہہ رہا تھا لیکن وہ بس اپنے ساتھ کھڑے اس وجود کو دیکھ رہی تھی جو اسے نا سمجھی سے تک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے فون بند کیا اور دو تین سانسیں لیں۔۔اور ان کی جانب دیکھا۔۔یوں کہ اپنے حواس کو قابو میں لانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"کیا ہوا؟"عنایہ بی بی نے جب ارم کو یوں کنفیوز سا دیکھا تو انہوں نے پوچھا۔

"کس سے بات کر رہی تھی؟" کوئی جواب نہ ملنے پر انہوں نے ایک اور سوال پوچھ ڈالا۔

وہ چند لمحے خاموش رہی۔۔کچھ سوچا۔

"میں۔۔کسی سے نہیں۔۔بس ایک پرانی دوست تھی۔۔اسی کا فون آیا تھا۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے تھوک نگل کر کہا۔

"ہم۔۔م۔۔کچن میں کافی کام پڑے ہیں۔" انہوں نے اسے کچھ شکیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے جیسے تاکید کی۔اس نے جواباً اثبات میں سر ہلا دیا اور مسکرائی۔

"جی۔۔میں کچن میں ہی جا رہی تھی۔" وہ یہ کہتے ہوئے تیز قدموں کے ساتھ وہاں سے جانے لگی لیکن عنایہ بی بی کچھ لمحے وہیں کھڑی رہیں۔۔سوچوں کے دائرے میں گم صم سی ہو کر۔

www.novelsclubb.com

وہ اب اسے یہ سب بتاتے ہوئے رکیں۔۔اس کمرے میں رکھی چٹائی پر وہ آکر بیٹھیں۔ارم بھی ان کے ساتھ ہی آکر بیٹھی۔انہوں نے مزید کہنا شروع کیا۔۔وہ انہیں سننے لگی۔

(ارم باورچی خانہ میں عنایہ بی بی کے ساتھ رات کا کھانا بنانے میں مصروف تھی۔ عنایہ بی بی نے اس سے دوبارہ یہ نہیں پوچھا تھا کہ وہ دوپہر کو کس سے بات کر رہی تھی اور ان کے یوں اچانک نمودار ہو جانے پر وہ ایک دم حواس باختہ سی کیوں ہو گئی تھی۔

انہوں نے ایک نظر ارد گرد دہرائی۔۔دو تین اور ملازم بھی وہاں موجود تھے۔۔ اور پھر انہوں نے ارم کی جانب دیکھا جو چولہے کے پاس کھڑی سالن بنا رہی تھی۔ اس کے پاس اس کا موبائل نہیں تھا اس وقت۔۔مطلب وہ موبائل ضرور سرونٹ کوارٹر میں چھوڑ آئی ہو گی۔

چند لمحے بعد وہ کسی کام کے بہانے باورچی خانہ سے باہر نکلیں۔۔ارم کھانا بنانے میں مصروف تھی۔۔وہ تیز قدموں کے ساتھ سرونٹ کوارٹرز کی جانب بڑھیں۔

سرونٹ کوارٹرز میں پہنچ کر وہ ارم کے کمرے میں گئیں۔۔کمرے کا دروازہ کھولا۔۔اندر گھپ اندھیرا تھا۔۔وہ خاموشی سے ایک گہری سانس لے کر کمرے کے اندر بڑھیں اور دروازہ دھیرے سے بند کر دیا۔

کمرے میں اگر روشنی تھی تو وہ صرف ایک چیز کی۔۔چارجر کی جس کے ساتھ اس کا موبائل لگا ہوا تھا۔۔وہ اس چھوٹی سی میز کی طرف گئیں۔۔ساتھ ہی سوئچ بورڈ تھا۔۔کمرے کی بتیاں جلائیں۔۔روشنی نے اندھیرے کو مات دے دی۔

موبائل چارجر سے اتار کر انہوں نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا۔۔اس پر پاس ورڈ لگا ہوا تھا۔۔لیکن وہ اس کا پاس ورڈ جانتی تھیں۔۔ارم نے ایک دو بار ان کے سامنے موبائل پر پاس ورڈ لکھا تھا۔۔یہ جانے بغیر کہ وہ اسے دیکھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے پاس ورڈ لکھا تو موبائل پر سارے آئی کنز وغیرہ نمودار ہوئے۔۔پہلے انہوں نے کال ہسٹری چیک کی۔۔دوپہر کے وقت وہ جس سے بات کر رہی تھی اس کا نام "عریبہ" تھا۔۔جب کہ انہوں نے سنا تھا کہ وہ اس وقت جس سے بات کر رہی تھی اس کا نام "نینا" تھا۔۔وہ سمجھ گئی تھیں کہ اس نے "نینا" نام کی لڑکی کا نام غلط نام سے سیو کیا ہے۔

انہوں نے اس کا واٹس ایپ کھولا اور عریبہ نام کے کانٹیکٹ کے سارے میسجز دیکھنا شروع کیے۔

میسجز صرف آج کے دن کے موجود تھے۔۔باقی دنوں کے یقیناً وہاں سے ڈلیٹ کر دیے گئے تھے۔لیکن جو میسجز انہوں نے پڑھے تھے وہ بھی ان پر سب کچھ آشکار کرنے کے لیے کافی تھے۔)

www.novelsclubb.com

انہوں نے اپنی بات مکمل کی۔۔یہ سب سنتے ہوئے ارم کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آ کر گیا۔۔اسے اس بات کا شدت سے افسوس ہو رہا تھا کہ وہ کتنی بے

وقوف ہے۔۔کیوں اس نے میسجز اسی وقت ڈلیٹ نہیں کر دیے اور آخر کیسے وہ اتنی آسانی سے اس کا پاس ورڈ جان گئیں۔۔اسے رہ رہ کر پچھتاوا ہو رہا تھا۔

"اگر آپ کو معلوم تھا کہ میں یہاں نینا صاحبہ کے کہنے پر آئی ہوں۔۔تو آپ نے مجھے ماریہ صاحبہ کے بارے میں کیوں بتایا؟"اس نے انہیں سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ۔۔"وہ کہتے ہوئے رکیں۔۔آنکھیں یک دم نم سی ہو گئیں۔

"میں اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی۔"نہ جانے کیوں اسے ان کی آواز کچھ بھرائی ہوئی لگی۔

وہ کچھ سمجھ نہ پائی۔وہ اب کی بار کچھ تھکے تھکے سے انداز میں چٹائی سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور اس سے نظریں چراتے ہوئے انہوں نے مزید کہنا شروع کیا۔

"میرے دل پر ہمیشہ ایک بوجھ رہا کہ میں ماریہ بیگم کے لیے کچھ نہیں کر پائی۔اور جب مجھے معلوم ہوا کہ تم نینا احسن کے لیے کام کرتی ہو۔۔تو مجھے لگا کہ اللہ نے مجھے

ایک راستہ دکھادیا ہے۔۔اپنے دل سے بوجھ ہلکا کرنے کا۔" ان کے لہجے میں بہت کچھ تھا۔۔تاسف۔۔۔پچھتاوا۔۔تکلیف۔

وہ یہ سن کر چٹائی سے اٹھی اور ان کے ساتھ جا کر لپکی۔۔ جیسے انہیں حوصلہ دے رہی ہو حالانکہ اس وقت خود ارم کو کسی حوصلہ دینے والے کی بہت ضرورت تھی۔

"اور اب میں چاہتی ہوں کہ تم آج رات ہی یہاں سے چلی جاؤ۔" انہوں نے اس کے گال نرمی سے تھپتھاتے ہوئے کہا۔وہ یک دم ان سے جدا ہوئی اور ان کی نظروں میں بے یقینی سے جھانکنے لگی۔

"تمہارے لیے یہی بہتر ہے۔" انہوں نے دھیرے سے مسکرا کر کہا۔۔آنکھوں کی نمی ابھی تک قائم تھی۔اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"پر تم جاؤ گی کہاں؟" یہ سوال سن کر وہ زیر لب مسکرائی۔۔ جیسے وہ اس سوال کا جواب اچھے سے جانتی ہو۔

"آپ اس کی فکر مت کریں۔میں جانتی ہوں کہ مجھے کہاں جانا ہے۔" اس نے

شانے اچکا کر کافی بے فکری سے کہا۔انہوں نے مسکرا کر اس کے کندھے تھپتھپائے۔

اور پھر اس نے انہیں ایک بار پھر سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔اب کی بار اس کے یوں انہیں سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے کی وجہ وہ اچھے سے سمجھ گئی تھیں۔

"میکائیل کو میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟"اس نے پوچھا تو عنایہ بی بی نے اس سے نظریں پھیریں۔۔وہ کچھ سمجھ نہ پائی۔

"ماریہ صاحبہ کی ڈائری کسی نے چرا لی۔۔اور ان کے مطابق یہ کام تمہارا ہے۔" انہوں نے صاف گوئی کے ساتھ آدھی بات بتائی۔

(حالانکہ میکائیل کا شک عنایہ بی بی پر تھا۔۔وہ اسے اب یہ نہیں بتا سکتی تھیں کہ انہوں نے ہی میکائیل کو ارم کے بارے میں بتایا تھا۔۔صرف اس لیے کہ ان کا خاندان صحیح سلامت رہے۔

ان کے لیے اسے یہ بتانا انتہائی مشکل تھا کہ وہ ساری واردات اس کے سر تھوپ کر خود بری الذمہ ہونے والی تھیں۔

لیکن۔۔اگر انہوں نے اسے اس مشکل میں ڈالا تھا تو وہ اب اسے اس مشکل سے نکالنے کی کوشش بھی کر رہی تھیں۔

اسے مشکل سے نکال کر ایسا بھی نہ تھا کہ وہ خود مشکل میں پڑ جائیں۔)

"لیکن میں نے تو ڈائری نہیں چرائی۔" اس نے فوراً کہا۔۔تو عنایہ بی بی کے چہرے پر ندامت اور شرمندگی کے تاثرات مزید بھڑک اٹھے۔

"میں بے شک نینا صاحبہ کے لیے کام کرتی ہوں۔۔مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔" اس نے مزید کہا۔

www.novelsclubb.com

"چلو تم یہ سب سوچنا بند کرو اور یہاں سے نکلنے کی تیاری کرو۔" انہوں نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔۔وہ اب کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔لیکن پھر

بھی وہ جانتی تھی کہ اس وقت اس کا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آفتاب کی کرنیں کھڑکیوں سے ہوتے ہوئے سید ھامیز کے اوپر موجود فائلز اور دیگر اشیاء کے اوپر آکر گر رہی تھیں۔وہ ساتھ رکھی کرسی پر براجمان تھا۔۔ہاتھ میں ایک فائل لیے اس کا مطالعہ کرنے میں محو تھا۔۔یہ منظر براق یامان کے آفس کا تھا۔۔فوج کے اس ہیڈ کوارٹر میں اسے تب ہی اپنا آفس مل گیا تھا جب اسے کمانڈر ان چیف مقرر کیا گیا تھا۔

وہ اس کے آفس کے دروازے کی جانب آیا۔۔چند لمحے کچھ سوچا۔۔دروازہ آدھا کھلا تھا۔۔براق نے ایک سرسری سی نگاہ فائل سے اٹھا کر ارد گرد دہرائی تو اسے دروازے کے پار کھڑا وہ وجود نظر آیا جو اس سے اندر آنے کی اجازت مانگنا چاہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

براق نے ہاتھ میں پکڑی فائل میز پر ایک طرف کھٹرک سے رکھی۔۔اور اسے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اندر آنے کا کہا۔احمت نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کمرے میں داخل ہوا۔

براق کا آفس باقی افسران کی طرح ہی ویل آرگنائزڈ تھا۔۔لیکن اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ جس طرح سے اپنے آفس کو آرگنائزر کھتا ویسے اور کوئی نہیں رکھ پاتا۔

وہ میز کے ساتھ رکھی خالی کرسی پر آ کر بیٹھا۔۔براق اس کے سامنے والی کرسی پر براجمان تھا۔

دو تین باتیں بنا کسی مقصد کے یوں ہی احمت نے اس سے پوچھ ڈالیں۔۔وہ اس کا مختصر سا جواب دیتا۔۔اور پھر اس نے وہ فائل دوبارہ پکڑلی جس کا وہ کچھ ہی دیر پہلے مطالعہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"براق بے! آپ ٹھیک تو ہیں؟" احمت اصل بات کی جانب بڑھا۔ براق نے فائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔۔اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔۔وہ دوبارہ فائل پڑھنے لگا۔احمت کی بھوری آنکھوں میں پریشانی کی لہریں ابھی بھی موجود تھیں۔۔اس کی بھوری آنکھیں سورج کی کرنوں کے باعث سنہری لگتیں۔

"کیا آپ غصہ ہیں؟" اس نے تھوڑا ہچکچا کر پوچھا۔۔براق کی پیشانی پر یک دم سلوٹیں نمایاں ہوئیں۔۔احمت کو لگا کہ اسے یہ نہیں پوچھنا چاہیئے تھا۔۔لیکن جب تیر کمان سے نکل گیا ہو تو پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اس نے وہ فائل میز پر رکھیں۔۔وہ اب احمت کی طرف متوجہ تھا۔

"اگر میں غصہ میں ہوتا تو آج میں یہاں نہ ہوتا۔۔میں کب کا اپنی بہن کا بدلہ لے چکا ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا۔احمت اسے خاموشی سے سننے لگا۔۔وہ یہی تو چاہتا تھا۔۔کہ براق کچھ کہے۔۔یوں خاموش نہ رہے۔

"لیکن تم جانتے ہو میں یہاں کیوں ہوں؟" اس نے معنی خیز انداز میں پوچھا تو

احمت نے اسے

سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"کیونکہ میرا مقصد صرف میری بہن کا بدلہ لینا نہیں ہے۔" اس نے ایک ہاتھ کی

مٹھی بھینچ کر میز پر ماری۔

"میرا مقصد اپنے وطن کے ہر شخص کی حفاظت کرنا ہے۔۔ میں اپنے لوگوں کو

مرات جیسے سنگدل شخص کے ہاتھوں مزید کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ میں نہیں چاہتا

کہ جو تکلیف مجھے ملی ہے وہ کسی اور کو ملے۔" اب کی بار اس کی آنکھوں سے جھلکنے

والی سچائی۔۔ یقین۔۔ اور امید نے احمت کو ستائش سے بھرے انداز میں مسکرانے

پر مجبور کر دیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ منظر ماریہ کے کمرے کا تھا۔۔وہ ایک میز کے ساتھ رکھی کرسی پر براجمان تھا۔۔ سب بتیاں جلی تھی۔۔کمرہ لاک تھا۔۔میز پر دو شراب کی بوتلیں پڑی تھیں۔ایک بوتل اس کے ہاتھ میں تھی۔۔وہ مسلسل ڈرنک کیے جارہا تھا۔

اسے یاد تھا۔۔ماریہ کے مرنے کے بعد اس نے ڈرنک کرنا شروع کیا تھا۔جب بھی وہ شدید غم میں مبتلا ہوتا۔۔وہ یوں ہی ڈرنک کرنا شروع کردیتا۔یہ اس کی عادت بن چکی تھی۔اور اس بارے میں اس گھر کا ہر ملازم جانتا تھا۔

عنایہ بی بی اس بات سے واقف تھیں کہ میکائیل اس وقت ماریہ کے کمرے میں کیا کررہا تھا۔۔اور وہ جانتی تھیں کہ وہ آج سارا دن ایسے ہی رہے گا۔۔اسی موقع کی تلاش تھی انہیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے سیاہ گہرے سائے نے افق کو اپنے آغوش میں لے لیا تھا۔۔ہر جانب خاموشی ہی خاموشی تھی۔یہ منظر میکائیل کے گھر کا تھا۔

ارم ایک سیاہ برقع میں ملبوس تھی جو اس کے قد سے کچھ لمبا ہی تھا۔۔ یہ برقع اسے عنایہ بی بی نے دیا تھا۔ عنایہ بی بی ارم کو لے کر سرونٹ کوارٹرز سے باہر نکلیں۔ ارم نے ساتھ ایک بستہ لیا ہوا تھا جس میں اس کا سامان موجود تھا۔ وہ صرف ضرورت کی اشیاء ساتھ لے کر جا رہی تھی۔

اس کے پاس پیسے تھے لیکن پھر بھی عنایہ بی بی نے اسے کچھ رقم دی۔۔ اس نے نہیں لینا چاہی لیکن عنایہ بی بی کے اصرار پر اس نے وہ رقم لے لی۔

(اس سے پہلے عنایہ بی بی گھر کے پچھلے گیٹ پر مقرر کیے گئے دو گارڈز کو چائے میں نیند کی دوا پلا کر انہیں نیند کی وادیوں میں گم کر چکی تھیں۔

وہ دونوں گارڈز اپنی کرسیوں پر بیٹھے اب نیند کی وادیوں میں گم ہوئے پڑے تھے۔ اس لیے انہیں اب کوئی خطرہ نہیں تھا۔ باقی ملازمین بھی سو چکے تھے۔

میکائیل ملک تو ویسے ہی سارا دن ماریہ کے کمرے میں بند رہا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بھی اب تک سو چکا ہو گا۔۔ اور صبح دیر سے ہی اٹھے گا۔)

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اب دھیرے سے چلتی ہوئیں گھر کے بیک ڈور تک پہنچیں۔۔دو گارڈز وہاں دونوں اطراف میں ایک ایک کرسی پر بیٹھے نیند کی وادیوں میں گم تھے۔۔ انہیں کوئی خطرہ نہیں تھا۔

وہ دونوں چند لمحے وہاں رکیں۔۔عنایہ بی بی نے ایک گہری سانس لی اور چہرہ دھیرے سے ہلاتے ہوئے انہوں نے ارم کو آگے بڑھ جانے کا اشارہ کیا۔یہاں سے آگے کا فاصلہ ارم نے خود طے کرنا تھا۔عنایہ بی بی نے اسے گیٹ کی چابی پکڑائی۔

(گیٹ کی چابی صرف ان میں سے ایک گارڈ کے پاس تھی۔۔جب وہ نیند کی دوا سے بھرپور چائے پی کر غفلت کی نیند سو رہے تھے تب ہی عنایہ بی بی نے وہ چابی کافی ہوشیاری کے ساتھ لے لی۔)

www.novelsclubb.com

"عنایہ بی بی!۔"ارم نے انہیں کچھ نم آنکھوں کے ساتھ دیکھا۔

"ہوں؟"وہ جو اس کے چہرے پر نقاب ٹھیک کر رہی تھیں اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔"اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور انہیں نرمی کے ساتھ گلے لگا لیا۔عنایہ بی بی کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں اور ایک آنسو ان کی آنکھ سے لڑکھڑاتا ہوا ٹھوری کو چھو گیا۔

"چلو بس بس۔۔اب جاؤ۔۔اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔"انہوں نے اس سے گلے ملنے کے بعد کہا۔۔اور اپنی نم آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔وہ دھیرے سے تشکر بھرے انداز میں مسکرائی۔۔اور پھر۔۔وہ مڑی اور قدم آگے بڑھائیں۔

گیٹ کھولنے کے بعد اس نے پیچھے مڑ کر ایک مرتبہ عنایہ بی بی کو دیکھا جن کی آنکھیں اب برس رہی تھیں۔۔اس نے ہاتھ ہلاتے ہوئے انہیں الوداع کہا اور پھر چابی ان کی طرف اچھال دی۔۔عنایہ بی بی نے ہوا میں اچھلتی وہ چابی پکڑ لی۔۔ارم نے انہیں تھمزاپ کا اشارہ کیا اور گیٹ دھیرے سے بند کر کے جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

اس کے جانے کے بعد عنایہ بی بی تیز سانسیں لیتی ہوئیں اس گارڈ کی جانب بڑھیں جس سے انہوں نے وہ چابی چھپکے سے لی تھی۔۔وہ چابی انہوں نے دوبارہ اس کی شرٹ کی جیب میں رکھ دی۔

وہ اب تیز قدموں کے ساتھ سرونٹ کوارٹرز میں جانے لگیں۔۔دل ارم کے لیے لاکھ دعائیں کرنے میں مشغول تھا۔

ارم کو یہاں (لاہور) سے اب اسلام آباد جانا تھا۔۔اس شخص کے پاس جس کے کہنے پر وہ یہاں آئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دندار بے سے ملاقات کے بعد اب اس نے ایمرے بے کو بلایا تھا۔۔انہیں بھی وہ سب کچھ بتانا چاہتا تھا جو اس نے دندار بے کو بتایا تھا۔۔اس کے ساتھ وہاں ہمیشہ کی طرح احمت بھی موجود تھا۔یہ منظر براق کے آفس کا تھا۔استنبول میں آج رات

کے وقت پچھلے دنوں کی نسبت فضا میں کچھ خنکی سی تھی۔۔ارد گرد چلتی ہوئی خنکی سے بھرپور ہوا دل کو کافی راحت پہنچاتی۔

میز کے اس پار رکھی کرسی پر وہ براجمان تھا اور سامنے والی دونوں کرسیوں پر وہ دونوں براجمان تھے۔

"ایمرے بے! ہمیں مرات کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے کہ وہ کہاں ہے۔"اس نے معمولی سی گفتگو کے بعد وہ کہنا شروع کیا جس کی بنا پر اس نے ایمرے بے کو یہاں بلایا تھا۔

ایمرے بے اسی کی طرح ایک فوجی افسر تھے لیکن ان کے کاموں کی ذمہ داریاں براق سے کم ہی تھیں۔۔اسی طرح آیاز بھی ایک فوجی افسر تھا لیکن اس کی ذمہ داریاں ان دونوں سے کم تھیں۔

"دراصل ایسا ہے کہ وہ خود ہم سے ملاقات کی امید رکھتا ہے۔جو جگہ ہمیں معلوم ہوئی۔۔وہاں وہ اکیلا نہیں ہو گا۔۔اس کے ساتھ کئی اور دہشت گرد اور ممکن ہے کہ اونور بھی موجود ہو۔"

وہ کہہ رہا تھا تو اس کی بات میں دم تھا۔

(وہ سب اتنے عرصے سے مرات کو ڈھونڈنے کی کوشش رہے تھے لیکن وہ انہیں نہیں مل سکا اور یوں اچانک سے اس کا پتا معلوم ہو جانا۔۔یہ یقیناً کوئی چال تھی۔)

"اس نے ہمارے لیے جال بچھایا ہے لیکن ہم شکاری کو خود اس کے جال میں پھنسا دیں گے۔"

اس نے معنی خیز نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کافی اعتماد سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیسے؟"سوال ایمرے بے کی جانب سے پوچھا گیا۔

"ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ وہ کہاں ہے۔اور یہ معلومات اس کے اپرول کے بعد

ہی یقیناً ہم تک پہنچی ہیں۔۔وہ ہمیں یہ بھی جلد ہی بتادے گا کہ اس سے ملاقات کے لیے کون کون آسکتا ہے۔"

چہرے پر ہلکی سی مسکان قائم ہوئی۔۔ایمرے بے اور احمت نے جواباً اثبات میں سر ہلادیا۔۔اور پھر اسے دیکھنے لگیں۔۔جیسے اسے مزید سننے کے منتظر ہوں۔

"اور میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے اکیلے میں ملنا چاہے گا۔۔لیکن یہ اسے معلوم ہے کہ میں وہاں اکیلا نہیں جاؤں گا۔"چند لمحوں کے وقفے کے بعد اس نے کہا۔

"اس لیے اب ہمیں ایک جنگ کی تیاری شروع کرنی ہے۔۔ایک عظیم جنگ کی!۔"

"یا تو شہید ہوں گے یا غازی!۔"اس کے لہجے میں بہت کچھ تھا۔۔جنون۔۔یقین ۔۔پراعتمادی۔۔۔بے خوفی۔۔۔بہادری۔

"انشاءاللہ براق بے!انشاءاللہ!۔"احمت خوش دلی سے مسکرایا۔۔وہ بھی اس وقت کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔۔برابر والی کرسی پر براجمان ایمرے بے

www.novelsclubb.com

بھی مسکرائیں۔۔انہیں براق اس بار پہلے سے کئی بہتر لگ رہا تھا۔۔میرائے کی وفات کے بعد اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کافی اپ سیٹ تھا لیکن اب وہ کافی بہتر لگ رہا تھا۔

"میرا آپ سے ایک سوال تھا۔" کچھ دیر بعد احمت نے ان دونوں کو سوالیہ نگاہوں سے تکتے

ہوئے پوچھا۔

"ایمرے بے لاپتہ ہوئے۔۔پھر آپ نے انہیں ڈھونڈ لیا۔" وہ پرسوچ نگاہوں سے براق کو دیکھتا ہو کہہ رہا تھا۔

"ہاں تو؟ تمہیں کوئی شک ہے؟" وہ مسکرایا۔۔دوسری طرف اس نے بھی ہلکا سا مسکرا کر نفی

میں سر ہلادیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں شک نہیں۔ میں آپ سے یہ سوال کافی عرصے سے پوچھنا چاہ رہا تھا لیکن ہر مرتبہ ذہن سے نکل جاتا۔ آپ نے انہیں کیسے ڈھونڈا؟" یہ سوال سن کر براق کی نظریں ایمرے بے سے ٹکرائیں اور پھر وہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنسنے لگیں۔۔ لیکن احمت ان کے یوں ہنسنے کی وجہ سرے سے ہی نہ سمجھ سکا۔۔ ایمرے بے نے نرمی سے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے تھپتھپائے اور پھر ایک گہری سانس لے کر اسے سب بتانا شروع کیا۔

(یہ منظر بیلگراد جنگل کا تھا۔۔ وہ درمیان میں لڑکھڑاتے ہوئے چل رہے تھے۔۔

ان کے ہاتھ بندھے تھے اور چہرے کو سیاہ رنگ کے کپڑے سے ڈھانپا گیا تھا یوں کہ انہیں کچھ دکھائی نہ دے۔۔ ان کے ساتھ برابر میں تین افراد چل رہے تھے جن میں سے دو کے چہرے سیاہ رنگ کے ماسک سے ڈھکے تھے جس کا مقصد یہ تھا کہ کوئی انہیں پہچان نہ سکے اور ان دونوں افراد کو رہنمائی دینے والا تیسرا شخص تھا

www.novelsclubb.com

جس کا چہرہ آدھا سیاہ رنگ کے کپڑے سے ڈھکا تھا۔۔سیاہ آنکھیں آشکار تھیں۔۔ سر پر ایک بھوری رنگ کی ہیٹ پہن رکھی تھی۔

ایمرے بے سے وہ فائلز مرات نے لے لی تھیں جس میں مرات کے بارے میں بہت سی معلومات موجود تھیں۔۔وہ یہ فائلز براق کو دینا چاہتے تھے لیکن اب وہ مرات کے ہاتھ لگ چکی تھیں۔

انہوں نے کچھ ہی لمحوں بعد وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی لیکن سب بے سود رہا۔ ۔ان کے سر پر مرات نے اپنی پوری قوت کے ساتھ پاس ہی میں رکھی درخت کی ایک بھاری لکڑی دے ماری۔۔وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے۔

ان کی آنکھ ایک تنگ و تاریک تہ خانے میں کھلی۔۔اس کو سامنے سے جیل کی طرح باریک مگر تنگ سلاخوں کے دروازوں سے بند کیا گیا تھا۔۔یہاں اور بھی اسی طرح کے کمرے تھے۔۔وہ سب کمرے مربع کی شکل کے تھے اور بے حد تنگ۔۔ہر

www.novelsclubb.com

کمرے کی پچھلی دیوار میں صرف ایک ہی چھوٹا سا روشن دان تھا جس پر مٹی کی گرد جمی تھی۔۔اس میں سے بمشکل سورج کی کرنیں گزر پاتیں۔

یہاں مرات ان سے صرف دو تین مرتبہ ہی ملنے آیا اور ان ملاقاتوں میں اس نے ایمرے بے کو یہاں رکھنے کی وجہ صرف یہ ہی بتائی کہ وہ انہیں یہاں رکھ کر براق کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے۔ایمرے بے نے اس سے یہ پوچھا کہ آخر وہ اپنا چہرہ یوں چھپائے کیوں رکھتا ہے۔۔اس نے پہلی ملاقات میں وجہ نہیں بتائی اور دوسری ملاقات میں اس نے سب آشکار کر دیا۔۔اس نے انہیں بتادیا کہ وہ "ایلدار ازجان" ہے۔۔یہ جان کر ایمرے بے کو تکلیف نہیں۔۔بے حد تکلیف پہنچی۔۔ انہیں تب یہی معلوم تھا کہ براق اس بارے میں نہیں جانتا۔۔لیکن جلد ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ براق کو اس بارے میں معلوم تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ مہینے بعد یہاں اس تہ خانے میں ان سے ملنے ایک شخص آیا۔۔وہ جس کی آنکھیں سرمئی تھیں۔۔جس پر مرات کو پورا بھروسہ تھا کہ وہ شخص اسے کبھی

دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔وہ شخص تھا**"ایرن"**۔۔مرات یہ نہیں جانتا تھا کہ ایرن کو اس جگہ کے بارے میں معلوم ہے اور نہ ہی اسے یہ معلوم تھا کہ وہ یہاں ایمرے بے سے ملنے آیا تھا۔

ایرن ان سے ملنے آیا تو پہلے وہ کچھ سمجھ نہ سکیں۔۔اس نے انہیں بتایا کہ وہ بظاہر مرات کے لیے کام کرتا ہے لیکن درحقیقت وہ براق کے ساتھ کام کرتا ہے اور مرات کے پاس اسی نے اس کو بھیجا ہے تا کہ وہ اس کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس تک پہنچا سکے۔اس نے انہیں یقین دلایا کہ وہ جلد ہی تہ خانہ کی چابی جو صرف مرات کے پاس تھی۔۔وہ لا کر دے گا۔۔اور پھر باقی کا کام ان کا اور براق کا تھا۔۔اس کی ذمہ داری صرف یہیں تک تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دن بعد۔۔ایرن وہاں آیا اور اس نے تہ خانے کی چابی ایمرے چچا کو دی۔۔یہ چابی اسے تب ملی تھی جب مرات براق کے آنے پر اپنے گھر سے بھاگ گیا تھا۔۔اس کے گھر میں ہی یہ چابی موجود تھی۔۔مرات کو اس وقت صرف اپنے آپ کو

کسی محفوظ جگہ پر چھپانے کی پڑی تھی اسی لیے اس کا یہاں آنا نا ممکن تھا۔۔اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے وہ چابی ڈھونڈی اور یہ بات یقینی بنا لینے کے بعد کہ اب وہاں پر مرات کا آنا نا ممکن تھا۔۔اور اگر وہ آ بھی گیا تو کچھ کر نہیں پائے گا کیونکہ وہاں پر انہوں نے کئی فوجی افسران تعینات کر دیے تھے۔۔انہوں نے ایمرے چچا کو ڈھونڈ لیا۔)

ایمرے بے نے احمت کو سب کچھ بتایا تو اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔۔یہ کام کافی مشکل تھا جو انہوں نے کتنی آسانی سے کر دکھایا۔

"ہم ایرن کے بھی بہت شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمارے اس کام میں بہت مدد کی ۔" براق نے ان دونوں سے کہا تو ان دونوں نے بھی جواباً اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے اس کی بات پر مکمل اتفاق کر رہے ہوں۔

"میں نے اسے بھی مرات کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے۔۔اسے بتا دیا ہے کہ مرات کہاں ہے اور جو کچھ بھی میں نے آپ دونوں کو بتایا ہے۔۔وہ سب ایرن بھی

جانتا ہے۔"اس نے مزید کہا اور پھر وہ تینوں مزید اسی بارے میں گفتگو کرنے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

افق پر اس وقت گہری نیلی رنگ کی روشنی کا بسیرا تھا۔۔پرندوں کے چہچانے کی آواز ماحول میں پھیلی تھی۔۔ہوا اس وقت کافی پر سکون محسوس ہو رہی تھی۔۔وہ ابھی فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی اور اب وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی۔اسے فجر کے بعد دوبارہ سونے کی عادت نہیں تھی۔۔بہت کم ایسا ہوتا کہ وہ فجر کے بعد سو جاتی۔۔وہ لاؤنج میں بیٹھی موبائل کی اسکرین اسکرول کر رہی تھی جب اس کے کانوں میں گھر کی بیل بجنے کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

("اس وقت کون آیا ہوگا؟"اس نے دل ہی دل میں سوچا اور صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔)

وہ لاؤنج سے باہر نکلی اور چھوٹے قدم چلتی ہوئی گھر کے داخلی دروازے کی جانب بڑھی۔دروازے کی بیل دوبارہ بجی۔۔اس کی ناسمجھی میں مزید اضافہ ہوا۔

اور پھر اس نے ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر پہلے اس کے چہرے پر حیرت۔۔پھر بے یقینی۔۔اور پھر ناسمجھی اور پریشانی کے تاثرات ابھریں۔

"ارم!تم؟"اس نے ہکابکا سے انداز میں پوچھا۔

ارم نے جواباً کچھ کہنا چاہا لیکن اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔وہ کچھ کہہ نہیں پائی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"نینا نے ایک اور سوال پوچھا۔

"وہ۔۔میکائیل۔۔"اس نے اب کی بار کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن پھر اس نے اپنی تیز تیز سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کی۔وہ چہرے سے کافی خوف زدہ اور پریشان نظر آتی۔

"کیا؟"اس نے اسے کہنے پر مجبور کیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔"وہ کچھ نہ کہہ پائی۔

"اچھا تم اندر آؤ۔"اس کی یہ کیفیت دیکھ کر نینا نے اسے گھر میں آنے کو کہا۔۔اور راستے سے ہٹی یوں کہ اسے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دی ہو۔ارم فوراً گھر میں داخل ہوئی۔

نینا نے اسے لاؤنج میں بٹھایا اور اس کے بعد وہ باورچی خانہ میں گئی۔ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس لا کر اس نے اس کو تھمایا۔۔ارم نے وہ ٹھنڈے پانی کا گلاس ایک ہی سانس میں پی لیا۔نینا اس کے برابر والے صوفے پر آ کر بیٹھی۔

"اب بتاؤ۔۔کیا ہوا ہے؟"اس نے چند لمحے بعد سوال کیا۔

ارم نے ایک گہری سانس لی اور نینا کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھا۔۔اس کے اسے یوں گھورنے پر جیسے نینا کے ذہن میں خطرے کا ایک سگنل ابھرا۔ارم نے پانی کا گلاس سامنے رکھی میز پر دھیرے سے رکھا۔

www.novelsclubb.com

"میکائیل سب جان گیا ہے۔"اس نے پہلے آنکھیں میچیں اور پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے صاف گوئی سے کہہ ڈالا۔

یہ سن کر وہ ہکا بکا رہ گئی۔۔اسے لگا جیسے اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی تھی۔

"کیا؟"اسے ابھی بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

"یہی کہ میں آپ کے لیے کام کرتی ہوں۔"اس نے شانے اچکا کر کہا۔۔نینا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"اور۔۔"اس نے مزید کہنا چاہا اور پھر خاموش ہو گئی۔۔اس کی خاموشی پر نینا کی بے چینی میں مزید اضافہ ہو گیا۔

"اور کیا؟"اس نے صوفے سے تھوڑا آگے ہو کر بے چینی کے عالم میں پوچھا۔۔ ارم اپنے لب کاٹنے لگی۔

"اسے لگتا ہے کہ اس کی بیوی کی کوئی ڈائری بھی میں نے چرائی ہے۔"اس نے بتایا تو نینا کی نا سمجھی آسمان کو چھو گئی۔

www.novelsclubb.com

"ڈائری؟" اسے بالکل کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"ہاں ڈائری۔" ارم نے ابرو اچکا کر پریشان کن لہجے میں کہا۔

یہ سن کر نینا کچھ دیر کے لیے خاموش رہی۔۔ارم اسے سننے کی منتظر تھی۔۔ مگر وہ خاموش رہی۔اس کا ذہن اس وقت بہت سی سوچوں یا شاید پہیلیوں کو سلجھانے میں مشغول تھا۔میکائیل ملک۔۔ماریہ۔۔عباس احمد۔۔ڈائری۔۔وہ سب ٹھیک سے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اگر ایسا ہے تو۔۔مجھے ماریہ کی ڈائری عباس احمد کے ذریعے ملی۔" اس نے سوچو میں گم سے انداز میں کہا تو ارم نے حیرانی سے نینا کو دیکھا۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ نینا کے پاس ماریہ کی ڈائری تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈائری انہوں نے میکائیل کے گھر سے نکلوائی۔" اس نے مزید کہا۔۔ارم اسے سنتی رہی۔

"مگر سوال یہ ہے کہ۔۔"

"کیسے؟" اور اس سوال کا جواب اس وقت ان دونوں کے پاس نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج صاف صاف اور اجلا سا دن چڑھا تھا۔۔جولائی کا آخر تھا۔۔حبس تھا لیکن آج اس کی شدت میں کافی کمی تھی۔میکائیل کرسی پر بیٹھا تھا۔۔سر سامنے رکھی میز پر جھکائے وہ اب تک گہری نیند میں ڈوبا تھا۔۔اور پھر وہ کسمسایا۔۔آنکھیں رگڑیں اور ارد گرد دیکھا۔صبح ہو چکی تھی۔۔کمرے میں کھڑکیوں سے آتی سورج کی شعاعیں ہر سو رقص کرنے میں مگن تھیں۔

وہ کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا اور ایک گہری سانس لی۔سامنے میز پر ڈرنک کی تین بوتلیں پڑی تھیں جن میں اب ڈرنک کا ایک قطرہ بھی موجود نہیں تھا۔۔اسے اپنا وجود کافی بھاری محسوس ہو رہا تھا جو عموماً اس طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اس نے ضرورت سے زیادہ ہی پی لی تھی۔

www.novelsclubb.com

ذہن کافی خالی خالی سا محسوس ہو رہا تھا۔۔اور پھر اس کے ذہن پر کچھ جھلکا۔۔وہ دھیرے سے کرسی سے اٹھا۔۔آنکھیں سرخ تھیں۔۔بہت سرخ۔اس نے تھکے تھکے سے انداز میں اس کمرے میں موجود سنگھار میز پر سے اپنا موبائل اٹھایا۔

اسکرین بجھی ہوئی تھی۔۔موبائل کی پاور آف تھی۔اس نے موبائل کی پاور آن کی۔۔کچھ ہی لمحوں میں اسکرین روشن ہو گئی۔اور پھر اس کی نظر فوراً فون کے آئی کن پر گئی۔۔بہت سی کالز آئی ہوئی تھیں۔۔یہ کوئی خاص بات نہیں تھی۔اس نے فون لاگ کھولا اور پھر اس نے دیکھا کہ عریشہ کی کئی بار کالز آچکی تھیں۔

اس کے چہرے پر ناسمجھی کی لہریں ابھریں۔چند ہی لمحے کال لاگ بغور دیکھنے کے بعد اس نے عریشہ کو کال بیک کی۔کال فوراً ریسیو کر لی گئی۔۔ایک دو رسمی سی گفتگو کے بعد اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کل میں نینا سے ملی۔" میکائیل نے یہ سنا تو اس نے ابرو اچکائے۔۔یوں جیسے اسے یاد آیا تھا کہ کل عریشہ نے نینا سے ملنا تھا۔

"ہاں تو؟ کیا کہا اس نے؟" وہ یہ کہتا ہوا دوبارہ کرسی تک آیا اور کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھا۔ دوسری جانب سے ایک طویل خاموشی چھائی رہی۔

"اس نے جو بھی کہا۔۔ مجھے اس پر بالکل یقین نہیں۔۔ وہ محض ایک بہتان ہے لیکن پھر بھی۔۔"

اور پھر اس نے تمہید باندھنا شروع کی۔۔ میکائیل کے ماتھے پر سلوٹیں نمایاں ہوئیں۔

"تم مجھے صاف صاف بتاؤ کہ اس نے کیا کہا؟" اس نے ناگواری سے کہا۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ۔۔ آپ کی بیوی۔۔ ماریہ۔۔" اور ماریہ کا نام سن کر اس کا دل یک دم جلا اور ساتھ ہی آنکھیں بھی جلیں۔۔ دوسری جانب سے لمحے بھر کا وقفہ آیا۔

www.novelsclubb.com

"ان کی ڈیتھ کسی حادثے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کا قتل کیا گیا تھا۔۔" وہ ہچکچاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"اور ان کے قتل کے ذمہ دار آپ ہیں۔" یہ سن کر میکائیل نے گرن اونچی کی اور اپنے لب کچلنے لگا۔۔ دوسری جانب سے عریشہ اسے سننے کی منتظر تھی۔

"ہیلو؟ ہیلو؟" عریشہ کہہ رہی تھی تو میکائیل نے فون کھٹرک سے بند کر دیا۔۔

دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں اور ایک کھا جانے والی نظر موبائل کی اسکرین پر دہرائی۔۔ طیش کے عالم میں اس کا وجود لرزنے لگا تھا۔۔ چاروں اطراف میں ایک سہادینی والی ویرانی چھا گئی تھی۔۔ روشنی مدھم سی پڑ گئی اور یوں لگا کہ یہ کمرہ ایک اندھیر نگری بن گیا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد۔۔ جو اپنے دلکش مناظر اور جدید فن تعمیر کے لیے مانا جاتا ہے۔۔ یہ منظر تھا اس کے ایک کیفے ٹیریا کا۔۔ یہ کیفے ٹیریا شکر پریاں پارک کے دلفریب اور سر سبز و شاداب نظارے پیش کرتا۔ یہاں بیٹھنے کے آرام دہ انتظامات اور محیط روشنی ایک خوش گوار ماحول فراہم کیے ہوئے تھی۔ کیفے سے باہر اوپن ائیریا بنایا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جولائی کا آخر ہونے کے باوجود بھی اسلام آباد کا موسم پاکستان کے باقی شہروں کے موسم کی نسبت کافی تر و تازہ تھا۔

کیفے کے اندر۔۔ میز کے آمنے سامنے دو کرسیوں پر وہ دو افراد براجمان تھے۔ وہ ہمیشہ کی طرح عبایے اور سکارف میں ملبوس تھی۔۔ ہمیشہ کی طرح باوقار اور پرکشش۔

(ارم سے ملنے کے بعد ہی اس نے عباس احمد کے اسسٹنٹ کو کال ملائی تھی۔

ان سے بات کرنے کے بعد انہوں نے آج کی ملاقات کا ارادہ کیا۔ ارم کو اس نے اپنے گھر میں ہی رکھا تھا۔۔ لیکن اس نے آج شام ہی اپنے گھر واپس چلے جانا تھا۔۔ وہ گھر جس میں وہ تنہا رہتی۔۔ اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا۔۔ اور ایسے مشکل وقت میں اللہ نے ارم کی مدد کے لیے نینا کو وسیلہ بنا کر اس کی زندگی میں بھیجا۔۔ نینا نے اسے کرائے پر ایک گھر۔۔ پڑھنے کے لیے اسکول بھیجا لیکن اس وجہ سے ارم کے دل میں ایک جذبہ بہت شدت اختیار کر گیا تھا۔۔

کسی کے احسان مند ہونے کا جذبہ۔۔اور وہ اس احسان کا بدلہ چکانا چاہتی تھی۔

اسی بنا پر اس نے نینا سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اس کے لیے کوئی بہت عظیم کام انجام دے۔نینا کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی وہ نہیں مانی اور پھر نینا کے ذہن میں ایک خیال ابھرا۔۔وہ ارم کی ذہانت اور قابلیت کو اچھے سے جانتی تھی اسی لیے اس نے سوچا کہ وہ اسے میکائیل کے گھر اپنے "مخبر" کے طور پر بھیجے۔۔کیونکہ اس کام کے لیے اسے کسی بہت ہی قابل اعتماد شخص کی ضرورت تھی۔ارم نے یہ ذمہ داری دل سے قبول کر لی۔)

"یہ رہی آپ کی امانت۔"اس شخص نے ایک چھوٹا سا بستہ نینا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔وہ ایک ادھیڑ عمر شخص تھا۔۔عباس احمد کا اسسٹنٹ۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ۔"نینا نے وہ بستہ لیتے ہوئے کہا۔

(ان دونوں نے کچھ ہی دیر پہلے ویٹر کو اپنے کھانے کا آرڈر دیا تھا۔۔ویٹر اب ان دونوں کا آرڈر لے کر آیا۔۔اور میز پر ان دونوں کے سامنے ان کی پلیٹ نفاست

سے رکھنے لگا۔)

"ایک سوال تھا میرا۔" ویٹر کے جانے کے بعد نینا نے دھیمے سے انداز میں پوچھا۔

عباس احمد

کے اسسٹنٹ "حارب صاحب" نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔اور پھر زیر لب مسکرایا جیسے وہ جانتا تھا کہ وہ کیا پوچھنے جا رہی تھی۔

"مجھے ماریہ کی ڈائری عباس احمد کے ذریعے ملی۔" اس نے کہا اور ایک وقفہ لیا۔

حارب صاحب کرسی سے تھوڑا آگے کو ہوئے۔

"ہوں۔۔تو؟" انہوں نے پوچھا۔

"انہیں وہ ڈائری کیسے ملی؟" نینا نے ناسمجھی سے سر ہلا کر پوچھا تو حارب صاحب نے ایک گہری سانس لی۔انہوں نے کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگایا اور ان کے چہرے پر ایک معنی خیز مسکراہٹ قائم ہوئی۔

"سمپل۔۔ان کے گھر کی ایک ملازمہ ہمارے لیے کام کرتی ہے۔" انہوں نے شانے اچکا کر کہا۔نینا کو جس بات کا شک تھا وہی ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کون؟" اس نے فوراً پوچھا۔۔ حارب صاحب کرسی سے تھوڑا آگے کو ہوئے اور اسے بتانا شروع کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ طیش کے عالم میں لاؤنج میں ٹہل رہا تھا۔۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔ آنکھیں سرخ انگارہ بنی پڑی تھیں۔ اسلم اس کے ساتھ برابر میں ہمیشہ کی طرح مؤدب انداز میں کھڑا تھا۔

"عنایہ بی بی کو بلاؤ۔" اس نے حکم دیا تو اسلم تھوڑا گھبرا سا گیا۔

"جی صاحب۔۔ وہ۔۔" وہ ہچکچایا۔

"کیا؟" وہ رکا اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"وہ۔۔" اس نے کہنے کے لیے لب کھولے لیکن لب تو جیسے بالکل سل ہی گئے ہوں۔

"جلدی بولو۔۔میرا صبر مت آزماؤ۔" وہ بلند آواز میں چیخا۔۔اسلم کا جسم کانپ سا گیا۔

"کل رات ہی ارم بھاگ گئی۔"اس نے ایک ہی سانس میں کہہ ڈالا۔میکائیل جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔

"کیا؟"اس نے بے یقینی سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

"جی صاحب۔۔ارم بھاگ گئی۔"اس نے خوف کھاتے ہوئے کہا۔وہ جانتا تھا کہ اب اسے میکائیل کے ہاتھوں بہت ذلیل ہونا تھا۔

"کیا مطلب وہ بھاگ گئی؟تم سب کہاں تھے اس وقت؟سو رہے تھے کیا تم سب؟ ہاں؟دھیان کہاں تھا تم سب کا اس وقت؟بولو!منہ میں زبان نہیں ہے کیا؟"اس کے قریب آتے ہوئے وہ حواس باختگی کے عالم میں پھنکارا۔وہ کچھ نہ بول سکا۔

"اس کا حساب تم سب کو دینا ہوگا۔"اس نے اسلم کو گریبان سے پکڑتے ہوئے غصیلی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔اسلم پر لرزا طاری ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"صاحب! کیا میں اندر آسکتی ہوں؟" دروازے پر کھڑیں عنایہ بی بی نے نظریں جھکائے ہوئے

اجازت مانگی۔

میکائیل نے فوراً سلم کا گریبان چھوڑا۔۔ تھوڑا پیچھے کو ہٹا۔۔ایک گہری سانس لی اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس نے انہیں لاؤنج میں آنے کی اجازت دی۔

"آپ نے دیکھ لیا کہ کون قصوروار ہے؟" لاؤنج میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے مؤدب سے انداز میں کھڑا ہوتے ہوئے کہا۔ میکائیل نے انہیں نہیں دیکھا۔۔ اس کی آنکھوں میں واضح شرمندگی تھی۔۔ اس نے خوامخواہ ہی عنایہ بی بی پر شک کیا۔۔اسے افسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب معلوم ہو گیا کہ کون نمک حرام ہے؟" انہوں نے زخمی سے انداز میں کہا۔

"ارم کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ آپ کا شک اس پر گیا ہے تو وہ فرار ہو گئی۔۔ کیونکہ

وہی قصوروار تھی۔"انھوں نے ساری واردات سے خود کو بری الذمہ قرار دیا اور ساری واردات اس ارم کے سر تھوپ دیں۔

"لیکن اگر آپ کو ابھی بھی میں ہی قصوروار لگتی ہوں تو کوئی بات نہیں۔۔آپ مجھے جو سزا دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔"وہ کہہ رہی تھیں تو میکائیل نے ہاتھ سے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں نہیں! آپ قصوروار نہیں ہیں۔"

"میں نے آپ کو غلط سمجھا۔"اس نے دھیمے انداز میں کہا۔

عنایہ بی بی زیر لب مسکرائیں۔۔کچھ ہی قدم کے فاصلے پر کھڑا اسلم کافی روہانسا منہ بنائے ہوئے تھا۔عنایہ بی بی نے واقعی کافی اچھا کھیل کھیلا تھا۔۔ارم کو بھی بچا لیا۔۔خود بھی بری الذمہ ہو گئیں۔

"اچھا۔۔تو اب معاملہ یہ ہے کہ وہ ارم نینا کے ہی کہنے پر یہاں آئی تھی۔"کھڑکی کے قریب جاتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔آنکھوں میں ایک عجیب سی

چمک جھلکی۔

"صاحب! کیا حکم ہے آپ کا؟ ارم کے ساتھ کیا کرنا ہے اب؟" اسلم نے ہمیشہ کی طرح کہا۔

"نہیں! ارم نہیں۔۔ یہ پوچھو کہ نینا کے ساتھ کیا کرنا ہے۔" اس نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے پر فتن رنگوں نے افق کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔۔ افق پر پرندے اپنی پناہ گاہوں کو لوٹ رہے تھے۔۔ ایسے میں وہ اور حلیمہ صاحبہ لان میں بیٹھے تھے۔ مرکز میں ایک سفید رنگ کی میز پڑی تھی اور آمنے سامنے دو سفید رنگ کی کرسیاں مخملی اور نرم گھاس پر رکھی گئی تھیں جن پر وہ دونوں براجمان تھیں۔

اریحہ اپنے کمرے میں تھی۔۔ اسکول کا ہوم ورک کرنے میں مصروف۔۔ اور احسن صاحب اور علی نے آج گھر دیر سے آنا تھا۔

www.novelsclubb.com

نینا کو چائے پینے کا زیادہ اشتیاق نہ تھا۔۔ لیکن پھر بھی صرف حلیمہ صاحبہ کو کمپنی دینے کے لیے وہ اکثر ان کے ساتھ چائے پی لیا کرتی۔۔اور صرف حلیمہ صاحبہ کو ہی نہیں۔۔وہ اکثر براق کو کمپنی دینے کے لیے بھی اس کے ساتھ چائے پی لیا کرتی۔ حلیمہ صاحبہ اپنے اور اس کے لیے چائے بنا کر لائی تھیں۔۔نینا نے چائے کا کپ ہاتھوں میں تھاما تو دل و دماغ کئی یادوں سے بھر گیا۔وہ کپ میں موجود چائے کو بغور دیکھنے لگی۔۔دل کہیں ڈوب گیا تھا۔

(یہ منظر اس کے اور براق کے کمرے کا تھا۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر کسی ڈاکومینٹ کی فائل کو فائنلائز کر رہی تھی۔۔ سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔ لیکن پھر بھی وہ اپنا کام مکمل کرنے میں مصروف تھی۔کمرے کا دروازہ کب کھلا اور وہ کمرے میں کب داخل ہوا۔۔اسے اس کا اندازہ ہی نہیں ہو سکا۔

www.novelsclubb.com

"چائے!۔"لیپ ٹاپ کی اسکرین کے سامنے کسی نے چائے کا کپ بڑھاتے ہوئے کہا۔

اس کی توجہ یک دم اس شخص کی جانب گئی جو یہ چائے اس کے لیے بنا کر لایا تھا۔

"میرے لیے؟" اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے زیر لب مسکرا کر پوچھا۔

"تمہارے علاوہ کوئی اور ہے یہاں؟" براق نے چائے کا کپ اسے تھماتے ہوئے طنزیہ کہا۔۔وہ لاجواب ہوئی۔

اس نے چائے پر ایک نظر دہرائی۔۔وہ ترک چائے تھی۔۔جو پاکستان کی چائے سے قدرے مختلف ہوتی ہے۔

"اچھی ہے۔" اس نے چائے کا ایک گھونٹ لینے کے بعد کہا۔۔وہ مسکرایا۔

"کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔میں جانتا تھا۔" ہمیشہ کی طرح اس نے نینا کو لاجواب کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے؟" اس نے سوال کا جواب جانتے ہوئے بھی اس سے پوچھا۔

"کیونکہ یہ چائے میں نے بنائی ہے۔"

"مجھے اپنی قابلیت پر کوئی شک نہیں۔" وہ یہ کہتا ہوا بیڈ پر برابر میں اس کے ساتھ آ کر بیٹھا۔

اس نے چائے کے ایک دو گھونٹ مزید لیے۔۔اور پھر اس کی طرف محبت سے بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"تھینک یو! میرے لیے اتنی مزے کی چائے بنانے کے لیے۔" اس نے کہا تو وہ مزید مسکرایا۔

"اتنی سی بات پر تھینک یو؟" اس نے اپنی نیلی آنکھوں سے اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو اس نے مسکرا کر نظریں پھیریں۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔ تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ میں تمہارے لیے کیا کیا کر سکتا ہوں۔" اور یہ سن کر اس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح سرخ ہو گیا۔۔ سلطان کو سلطانہ کی یہ ہی ادا بہت پسند تھی۔)

www.novelsclubb.com

"کہاں کھو گئی؟" حلیمہ صاحبہ نے ہاتھوں سے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تو وہ یک دم اپنی یادوں کی دنیا سے باہر نکلی۔

"کہیں نہیں۔۔بس ایسے ہی۔" اس نے یہ کہتے ہوئے فوراً چائے پینا شروع کی۔ حلیمہ صاحبہ زیر لب مسکرائی اور چائے پینے لگ گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لان میں یونہی چہل قدمی کر رہی تھی۔۔آسمان پر پورا گول چاند روشن تھا۔۔ہوا بہت تیز نہیں تھی لیکن پھر بھی سکون اور راحت فراہم کر رہی تھی۔

وہ کچھ ہی دیر پہلے رات کا کھانا کھا کر فارغ ہوئی تھی۔۔وہ براق کو کال کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔اس نے اسے چند ہی لمحے پہلے کال کی تھی مگر اس کا نمبر بزی جا رہا تھا۔۔اس وجہ سے اس نے اسے دوبارہ کال کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

("وہ فری ہوں گے تو خود ہی کال کر لیں گے۔" اس نے دل ہی دل میں خود کلامی کی اور لان میں موجود ایک کرسی پر آ کر بیٹھی۔)

www.novelsclubb.com

اس نے ایک ہاتھ اپنی ٹھوری پر ٹکایا اور کچھ سوچنے لگی۔۔ میکائیل۔۔ ماریہ۔۔ عباس احمد۔۔ ڈائری۔۔ اور آگے اب اسے کیا کرنا تھا۔۔ یہ سب اس کے ذہن میں کسی طوفان کی طرح چل رہا تھا۔۔ اور پھر اس نے ایک گہری سانس لی جیسے خود کو اسٹریس سے نکالنے کی کوشش کی ہو۔

اس نے کرسی کے ساتھ ٹیک لگایا اور آنکھیں بند کیں۔۔ تنے ہوئے اعصاب کو سکون ملا۔۔ پھر آنکھیں کھولیں اور آسمان پر روشن چاند کو بغور دیکھا۔۔ اس کے چہرے پر یک دم ایک ہلکی سی مسکراہٹ قائم ہوئی۔۔ آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔

(کچھ یادیں ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتی ہیں۔۔ اور ان یادوں کی بنا پر انسان کے دل میں اپنے محبوب کے لیے محبت مزید گہری ہوتی جاتی ہے۔)

www.novelsclubb.com

(وہ دونوں نیٹٹوریم میں موجود تھے۔۔ رات کی مخملی تاریکی نے ہر سو جال بچھا رکھا تھا۔۔ وہ دونوں یونہی ادھر آکر اکٹھے بیٹھ کر خوب باتیں کیا کرتے۔۔ اس دن بھی

ایسے ہی ایک دوسرے سے خوب باتیں کرنے کے بعد اب وہ خاموش ہو گئے تھے۔

"نینا! میں نے تمہیں تم سے شادی کرنے کی وجہ بلکہ وجوہات کئی بار بتائی ہیں۔ لیکن تم نے کبھی مجھے اپنے بارے میں نہیں بتایا۔" براق نے اس کے ارد گرد باز پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

"کیا مطلب؟" اس نے اس کا سوال سمجھنے کے باوجود بھی مصنوعی نا سمجھی کا اظہار کیا۔

"مطلب تم نے مجھ سے شادی کیوں کی؟" اس نے یک دم سر ہلایا جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

اور وہ اسے یونہی سوچوں میں گم ہوئے دیکھتا رہا۔۔ نیلی آنکھیں سیاہ آنکھوں والی کے جواب کی منتظر تھیں۔

"کیونکہ آپ سگریٹ نہیں پیتے۔"اس کے جواب پر وہ چونکا۔۔وہ چند لمحے کچھ بول ہی نہ سکا۔

"کیا؟صرف یہی ایک وجہ تھی؟"اس نے اسے چھیڑا۔

"نہیں! یہ تو بس آپ سے شادی کرنے کی سیکڑوں وجوہات میں سے ایک وجہ ہے۔"اس نے اب کی بار ابرو اچکا کر کہا۔۔براق نے اس کا ہاتھ ہمیشہ کی طرح نرمی سے تھام لیا اور اسے سہلانے لگا۔۔وہ نظریں جھکائے زیر لب مسکرانے لگی۔)

وہ یک دم زخمی سے انداز میں مسکرائی۔۔کچھ دوریاں کتنی تکلیف دہ ہوتیں ہیں۔

اس نے موبائل کی اسکرین روشن کی۔۔براق نے اسے کال بیک نہیں کی۔۔دل کچھ بجھا لیکن پھر اس نے خود کو تسلی دی۔۔وہ جانتی تھی کہ وہ مصروف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آفتاب کی تیز روشنی افق پر پر پھیلائے ہوئے تھی۔۔یہاں سناٹا تھا۔۔بے حد سناٹا۔۔ماحول میں ہوا کے ساتھ زمین پر گری مٹی کی خوشبو شامل تھی۔۔یہ منظر

اس قبرستان کا تھا جہاں وہ کبھی نہیں آنا چاہتا تھا۔۔ لیکن وقت! ہاں وقت ہی اسے یہاں کھینچ لایا تھا۔

وہ سیاہ رنگ کی ٹی شرٹ اور سفید رنگ کی جینز میں ملبوس تھا۔۔ شیو بڑھی ہوئی تھی۔۔ ماتھے پر بکھرے سیاہ بال سرسری سے انداز میں کنگی کیے گئے تھے۔۔ بڑی سیاہ آنکھوں کے ارد گرد گہرے حلقے خاصے نمایاں تھے۔

اس کے ایک ہاتھ میں اورنج للیز کا ایک گلدستہ تھا۔ اورنج للیز۔۔ جو "نفرت" کو ظاہر کرتے ہیں۔۔ وہ یہاں اس کے لیے یہی لا سکتا تھا۔

چھوٹے چھوٹے قدم چلتا ہوا وہ اس کی قبر کے قریب گیا۔۔ کتبہ پر سیاہ حروف میں اس کا نام تحریر تھا **"میر ائے یامان"**۔ اس کا نام زیر لب پڑھ کر وہ مسکرایا۔۔ اس کی مسکراہٹ میں بہت کچھ چھپا تھا۔۔ کبھی نفرت۔۔ کبھی شرمندگی۔۔ کبھی تکلیف۔۔ تو کبھی نہ چاہتے ہوئے بھی محبت کے رنگ۔

"کیسی ہو میرائے؟"اس کی قبر کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس نے زخمی سے انداز میں پوچھا۔

ہاتھ میں تھامے اورنج للیز اس نے اس کی قبر کے ساتھ رکھ دیے۔۔اور پھر اس کی قبر کو نم آنکھوں کے ساتھ دیکھا۔۔یہ نمی کس بات کی تھی۔۔وہ نہیں جانتا تھا۔

"تم جانتی ہو اس دنیا میں مجھے سب سے زیادہ نفرت اب کس سے ہے؟"اس کی ویران آنکھیں مزید ویران سی ہو گئیں۔

"تم سے۔۔جانتی ہو کیوں؟"آواز کچھ بلند ہوئی۔۔دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔

"کیونکہ تم مر کر بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہی۔"لہجہ تلخ تھا۔۔بے حد تلخ۔

www.novelsclubb.com

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس سے نفرت نہیں کرتا تھا۔۔وہ اس کیفیت کا شکار ہو چکا تھا جس کا وہ اقرار کبھی نہیں کرتا۔۔لیکن یہ کیفیت ہی اس کی "سزا" تھی۔ایسی سزا جو

اس کو "اللہ" نے دی تھی۔

"آخر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟" اس کے لہجے میں اب تھکن اور بیزاری سی جھلکی۔

(قبرستان میں موجود لمبے اور گھنے درختوں پر کچھ پرندے بیٹھے تھے۔۔ان کی آواز اس کی آواز کے ساتھ ماحول میں پھیلی تھی۔)

"کیوں تم میرے پیچھے پڑی ہو؟" اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے لب کاٹتے ہوئے پوچھا۔

تمہیں معلوم ہے۔۔مجھے لگا تھا کہ تمہیں مار کر میں بہت خوش ہو جاؤں گا۔۔مجھے حد درجہ کا سکون ملے گا۔۔لیکن سب کچھ بالکل اس سے برعکس ہوا۔" وہ بیگانگی سے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" وہ وجہ سمجھ سکتا تھا۔۔لیکن سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔

اس نے ایک نظر کتبہ پر لکھے اس کے نام کو دیکھا۔۔اور پھر بالکل لاشعوری طور پر اس کا ہاتھ کتبہ پر لکھے اس کے نام کو نرمی سے چھو گیا۔۔وہ یک دم حیران ہو کر تھوڑا

پیچھے ہوا۔

"کہیں مجھے تم سے۔۔ محبت تو۔۔؟"سوال کا جواب جانتے ہوئے بھی اس نے اقرار نا کیا اور سر جھٹکا۔

"نہیں !۔"اس نے ماتھے پر بکھرے سیاہ بال کچھ پیچھے کیے۔۔ماتھے پر سبز لکیریں تنی ہوئی تھیں۔

"یہ جان لو میر ائے یامان ! ایلدار از جان کو نہ ہی تمہارے جیتے جی تم سے محبت ہوئی اور نہ ہی تمہارے مرنے کے بعد۔" وہ تنفر سے کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔وہ خود کو "ایلدار" کہہ رہا تھا۔۔وقت ایسا آگیا تھا کہ وہ اس کے سامنے خود کو اس ہی نام سے پکارتا جس نام سے وہ اسے پکارتی۔

www.novelsclubb.com

لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ خود کو یقین دلانے کے لیے یہ سب کہہ رہا تھا۔۔ مگر سب بے سود تھا۔۔دل میں وہ رنگ چھا چکے تھے جن کو ماننے پڑ وہ تیار نہیں تھا۔

"میں تم سے نفرت کرتا ہوں!۔" بلند آواز میں کہتا وہ پیر پٹختا وہاں سے جانے لگا۔۔آنکھیں مزید نم ہو گئیں۔۔یہاں تک کہ چمکتا ہوا ایک موتی اس کی آنکھ سے بہہ گیا۔۔اس نے بے یقین سے اس آنسو کی بوند کو انگلی کے پور سے صاف کیا اور بنا پلٹے وہاں سے جانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آفتاب نے اپنی تیز شعاعوں کے ساتھ افق پر ایک جنگ شروع کر رکھی تھی۔۔ جس میں اس

وقت فتح بھی آفتاب کی تیز اور شدت والی شعاعوں کو ہی مل رہی تھی۔وہ ابھی ہی ناشتہ کر کے فارغ ہوئی تھی اور اب وہ اپنے کمرے میں تھی۔۔فون کان کے ساتھ لگائے۔۔وہ چینل کے مینیجر سے بات کر رہی تھی۔۔آج اس نے کافی عرصے بعد اپنے شو میں خود جانا تھا۔۔نہیں تو شادی کے بعد سے وہ آن لائن انٹرویو وغیرہ لیتی۔

www.novelsclubb.com

آدھا گھنٹہ فون پر بات کرنے کے بعد اس نے فون رکھا۔۔ایک نظر کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔اس کے لان میں بہت سے دلکش پودے موجود تھے۔۔جن پر کھلے کھلے سے مختلف رنگوں کے پھول لٹکے تھے۔۔اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ امڈی۔

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور لان تک گئی۔۔ایک نظر ان خوبصورت پودوں کو دیکھا جن پر سورج کی روشنی چمک رہی تھی۔۔وہ گھٹنوں کے بل ان پودوں کے سامنے بیٹھی۔۔کچھ دیر انہیں یوں خوش دلی سے دیکھنے کے بعد اس کی آنکھیں یک دم خالی ہونے لگیں۔۔وہ اسے کیسے ایک دم یاد آنا شروع ہو جاتا۔۔یہ وہ کبھی سمجھ ہی نہیں پاتی۔۔یہ دوری کافی مشکل تھی۔۔ان دونوں کے لیے۔

www.novelsclubb.com

(یہ منظر تھا سلطان اور سلطانہ کے محل کے لان کا۔۔سبز مخملی قالین۔۔سورج کی سنہری روشنی

ہر طرف موجود سبزے پر رقص کر رہی تھی۔۔نازک پھول ہوا کے جھونکے سے آہستہ سے لہراتے۔۔گل داؤدی کے جھرمٹ۔۔گلاب کے پھول۔۔لیوینڈر کے لمبے ڈھنٹل فخر سے کھڑے تھے جن کے جامنی رنگ کے پھول ہوا میں ایک خوشبودار سمفنی قائم کیے ہوئے تھے۔۔اس کے ساتھ ساتھ نازک اور حسین تتلیاں۔۔اور شہد کی مکھیاں ان پھولوں کے درمیان رقص کرنے میں مگن تھیں۔

وہ پودوں کو پانی دے رہی تھی۔۔پودے وہ پانی جذب کرنے میں مصروف تھے۔۔وہ کھل اٹھے تھے۔۔یوں کھلے کھلے پودے دیکھ کر وہ مسکرائی اور ہمیشہ کی طرح پودوں کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگی۔۔وہ جس پودے کے سامنے بیٹھی تھی اس پر کئی سرخ رنگ کے گلاب کے پھول کھلے ہوئے تھے۔

"کتنے خوش نصیب ہیں یہ پودے۔" وہ ایک گلاب کے پھول کو اپنی سفید اور لمبی مخروطی انگلیوں سے سہلا رہی تھی تو اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی۔

اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو اس سے چند قدموں کے فاصلے پر ہی براق کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیسے؟"اس نے پوچھا اور اب کی بار وہ اس پودے پر لگے باقی گلاب کے پھولوں کو نرمی سے سہلانے لگی۔

"انہیں تمہاری اتنی محبت جو ملتی ہے، اور تم ان کا اتنا خیال رکھتی ہو۔ یہ ہی وجہ ہے کہ یہ بہت خوش نصیب ہیں۔"اس نے کچھ قدم مزید اس کے قریب آتے ہوئے بے حد رومانوی انداز میں کہا۔

"اس طرح سے تو آپ بھی بہت خوش نصیب ہوئے۔"اس نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"میں اتنا خوش نصیب کہاں؟"اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا اور چہرے پر ایک مصنوعی افسردگی قائم کی۔

www.novelsclubb.com

"اف براق! آپ کی شکایتیں کبھی ختم ہوں گی کیا؟"اس نے بھی سر جھٹک کر کہا۔

یہ سن کر براق نے جواباً نفی میں سر ہلا دیا۔۔وہ کھلکھلا کر ہنسی۔۔اسے یوں ہنستا ہوا

دیکھ کر براق نے دل ہی دل میں اعتراف کیا کہ اس کی مسکراہٹ ان پھولوں سے بھی کئی زیادہ دلفریب تھی۔

اور پھر اچانک اس کی ہنسی غائب ہو گئی۔۔ نیلی آنکھیں اس کی انگلی کے پور کی جانب بڑھیں جن پر اب سرخ رنگ کے دو تین قطرے نظر آ رہے تھے۔۔ گلاب کے پھول کو سہلاتے ہوئے اس کا ایک کانٹا اس کی انگلی کے پور پر چب گیا تھا۔

"کیا ہوا؟" اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔ وہ بس۔" اس نے اس سے نظریں چراتے ہوئے اپنی انگلی کے پور پر لگے خون کو دوپٹے سے صاف کرنے کیا لیکن خون نہیں رکا۔ براق اس کی جانب بڑھا اور اس نے اس کا ہاتھ تھاما۔ وہ کھڑی ہوئی۔۔ اس نے اس کی انگلی کے پور پر لگے خون کے قطروں کو دیکھا اور پھر اپنی جیب میں سے ایک ٹشو نکالا اور خون کو صاف کیا۔

www.novelsclubb.com

"گلاب کا پھول۔۔یہ بہت خوبصورت ہوتا ہے لیکن اس پر کانٹے موجود ہوتے ہیں۔اس لیے اس کی خوبصورتی میں کھو کر۔۔اس کے کانٹوں کو نہیں بھول جاتے۔"اس نے اس کے ہاتھ کو نرمی سے سہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو فلسفہ سنانا ہی شروع کر دیا۔"اس نے کہا تو اس کے لہجے میں اب تکلیف کم تھی۔

"لیکن مجھے آپ کی باتیں بہت پسند ہیں۔"اس نے اسے محبت سے بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے تم ساری کی ساری ہی بہت پسند ہو۔"ہمیشہ کی طرح سلطان نے سلطانہ کو لاجواب کر دیا۔گلاب کے پھول ان دونوں کی محبت کے گواہ بنے یہ خوبصورت منظر دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اپنا خیال رکھا کرو۔تمہاری تکلیف میں کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا۔"

"اتنی محبت کرتے ہیں آپ مجھ سے؟" اس نے اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری سوچ ہے۔" اس نے اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شانے اچکا کر کہا۔

وہ مسکرائی۔۔اور وہ اس کی سیاہ آنکھوں کو گہری نگاہوں سے دیکھتا رہا۔۔اس نے نظریں پھیر لیں لیکن وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہا۔۔جیسے اس کی آنکھوں کے سحر میں ڈوب گیا ہو۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے نارنجی۔۔گلابی۔۔اور گہرے رنگوں کا آسمان پر بسیرا تھا۔وہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی تھی۔کچھ ہی دیر پہلے وہ اریحہ کے ساتھ اس کے اسکول کے کام میں ہیلپ کروا رہی تھی۔اور اب وہ وہاں بالکل اکیلی بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

فون صوفے پر ایک طرف رکھا ہوا تھا۔۔بس خاموشی سے بیٹھی سوچوں کے دائرے میں گم سی تھی۔

تب ہی ارم وہاں آئی۔۔اس کے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کی ڈش تھی۔۔جس میں چاکلیٹ آئس کریم کے دو تین اسکوپ پڑے تھے۔

"بابا لائے ہیں آئس کریم۔امی نے آپ کے لیے بھجوائی ہے۔"اس کو آئس کریم کی ڈش پکڑاتے ہوئے اس نے کافی خوش دلی سے بتایا۔اس نے جواباً مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

ارم اسے آئس کریم دینے کے بعد وہاں سے چلی گئی۔نینا ہلکا سا مسکرائی۔۔صوفے پر ساتھ رکھا موبائل اٹھایا۔۔آئس کریم ایک تصویر کھینچی۔۔اور براق کو سینڈ کر دی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اس طرح اکیلے اکیلے آئس کریم کھانے میں بالکل مزہ نہیں آرہا۔" تصویر بھیجنے کے بعد اس نے نیچے میسج ٹائپ کر کے اسے سینڈ کیا۔ میسج اسے پہنچ چکا تھا مگر اب تک سین نہیں ہوا تھا۔

یک دم اس نے اپنا ہاتھ ماتھے پر دے مارا۔ اسے یہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔ وہ اگر اس وقت بزی ہوا تو۔۔؟ کہیں برا نہ مان جائے وہ۔

اس نے فوراً میسج ڈلیٹ کرنا چاہا لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔ ڈلیٹ کا آپشن اب شو نہیں ہو رہا تھا۔

اور پھر اس نے دیکھا کہ دوسری جانب سے میسج سین کر لیا گیا تھا۔ وہ ایک گہری سانس لے کر رہ گئی۔ پندرہ منٹ تک کوئی جواب نہ آیا۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھر پندرہ منٹ بعد براق نے اسے ایک تصویر بھیجی۔ اس نے واٹس ایپ پر جا کر وہ تصویر دیکھی۔۔ یک دم دل کھل سا اٹھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی آئس کریم کی ایک ڈش تھی۔

"اب مزہ آرہا ہے؟" اور اس تصویر کے نیچے یہ میسج لکھا ہوا تھا۔ وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"ہاں بہت۔" اور اسے یہ میسج بھیجا۔

"کیسی ہو؟" دوسری جانب سے پوچھا گیا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اداس بھی نہیں۔" اس نے ابرو اچکاتے ہوئے تیزی سے ٹائپ کرتے ہوئے میسج سینڈ کر دیا۔۔ اور اسے پر خوب پچھتاوا ہوا۔۔ دوسری جانب سے میسج سین کر لینے کے باوجود بھی اس نے فوراً وہ میسج ڈلیٹ کر دیا۔

"ڈلیٹ کیوں کیا؟" میسج ڈلیٹ ہوتے ہی اس کی اسکرین پر یہ میسج جھلکا۔

"غلطی سے ڈلیت ہوا تھا۔" چند لمحوں بعد اس نے سوچ سوچ کر ٹائپ کیا۔

"تم نے جھوٹ بولنا کب سے شروع کیا؟" اور یہ میسج پڑھتے ہی اس نے اسے کال ملائی۔ فون فوراً پک کر لیا گیا۔ اس کا دل مزید کھل اٹھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے کھانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کچھ دیر ہی اس نے احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ سے معمولی سی گفتگو کی تھی۔۔ البتہ علی اور اریحہ اسے شرارت بھری نگاہوں سے گھورتے رہے تھے۔ وہ جانتی تھی کہ وہ دونوں اسے ایسے کیوں گھور رہے تھے۔ کافی دن ہو گئے تھے انہوں نے اسے تنگ نہیں کیا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی لیپ ٹاپ پر کوئی فائل بنا رہی تھی جب اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے کمرے میں آنے کی اجازت دی۔ وہ علی تھا۔۔ وہ فوراً کمرے میں داخل ہوا۔۔ صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھا۔۔ نینا کی انگلیاں ابھی بھی لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر ٹائپنگ میں لگی تھیں۔

"کیا ہو گیا نینا؟" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔ نینا نے ایک نظر اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا اور پھر دوبارہ ٹائپنگ میں مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"اب آپ کا یہاں ہم سب لوگوں کے ساتھ دل نہیں لگتا؟" اس نے خود کو دکھی دکھانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو۔" اس نے معمولی سے انداز میں کہا۔

"یہ فضول بات تو نہیں ہے۔ آپ کو تو اب صرف ہمارے "بہنوئی صاحب" کی ہی یاد آتی ہے۔" اور اس کے منہ سے یوں براق کے لیے "بہنوئی صاحب" کا نام سن کر وہ بھی زیر لب مسکرائی۔

"علی! میں نے امی کو تمہاری شکایت کر دینی ہے۔" حالانکہ وہ بات اس کے دل کو کافی اچھی لگی تھی لیکن پھر بھی اس نے اسے دھمکایا۔

"جانتی ہیں۔۔ میں نے آپ کی ان ہی باتوں کو بہت مس کیا۔" علی کے لہجے میں اب واقعی اداسی جھلکی۔

www.novelsclubb.com

"امی!! علی مجھے بہت تنگ کر رہا ہے۔" نینا نے یک دم تھوڑا بلند آواز میں کہا۔

"ارے میں نے کب تنگ کیا ہے؟" وہ بوکھلا اٹھا۔

"شادی ہو گئی ہے آپ کی۔۔ابھی تک آپ کی شکایتیں لگانے اور یوں چلانے کی عادت نہیں گئی۔"اس نے افسوس سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی تمہاری ان باتوں کو بہت مس کیا۔"اس نے بھی اب کی بار کہا تو اس کے لہجے میں اداسی خوب واضح تھی۔

وہ لیپ ٹاپ بند کرنے لگی۔۔تب ہی اس کے موبائل کی اسکرین روشن ہوئی۔۔ اس نے موبائل بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا۔۔نیوز نیٹ ورک کے اسٹوڈیو کے ڈائیریکٹر کا میسج تھا۔۔وہ اسے کسی نئے انٹرویو کے بارے میں ڈیٹیلز دے رہا تھا۔

"کس کا میسج ہے؟"نینا کو غور سے میسج پڑھتا دیکھ کر اس نے اسے چھیڑا۔

"تم سے مطلب؟"اس نے منہ کا زاویہ بدلتے ہوئے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔

"بہنوئی صاحب کا ہے نا۔"اس نے شانے اچکا کر مسکرا کر کہا۔

"پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے بہنوئی صاحب بہنوئی بولنا کیا شروع کیا ہوا ہے؟" اس نے موبائل ایک طرف رکھتے ہوئے بظاہر سنجیدگی سے پوچھا۔۔وہ جواباً مزید

www.novelsclubb.com

مسکرایا۔

"ان کا نام "براق" ہے۔ ہونہہ!۔"اس نے سر جھٹکا۔

"آئی نو او کے! (میں جانتا ہوں ٹھیک ہے!) بٹ (لیکن)۔۔میری مرضی۔"وہ شانے اچکا گیا۔

نینا نے موبائل دوبارہ ہاتھ میں لیا اور وہ میسج پڑھنے لگی۔

"اچھا تو کیا لکھا ہے بہنوئی صاحب نے؟"اس نے اسے تنگ کرنا نہیں چھوڑا۔

"علی یہاں سے جاؤ۔ میرا سر مت کھاؤ۔"وہ چڑ اٹھی۔

علی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔صوفے پر پڑا ایک چھوٹا سا کشن اٹھایا۔۔اور اس کے سر پر دے مارا۔۔پھر مزید ہنسنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"امی!!۔"وہ جھنجھلائے ہوئے انداز میں چلائی۔

"اچھا اچھا جا رہا ہوں۔"وہ مسکراتا ہوا کمرے سے بھاگ گیا۔

"اف!!۔"اس نے سر جھٹکا اور پھر چہرے پر ایک بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ

قائم ہو گئی۔ بہن بھائی واقعی ایک نعمت ہوتے ہیں۔۔ یہ آپ کو مشکل اور سنجیدہ سے سنجیدہ صورتحال میں ہنسا کر ہی چھوڑتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

علی کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی اریحہ اس کے کمرے میں آئی۔۔ نیناا سے دیکھ کر مسکرائی لیکن اس کے سامنے اپنی مسکراہٹ چھپالی۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ بھی علی کی طرح ہی اسے تنگ کرنے آئی تھی۔

وہ اب بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے موبائل پر کچھ ٹیکسٹز چیک کر رہی تھی۔۔ اریحہ برابر میں بیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔ اس کے ہاتھ میں بھی اپنا موبائل تھا لیکن وہ پہلے کچھ ٹائپ کرنے کے بعد اب اسے گھور رہی تھی۔۔ چہرے پر ایک شرارتی سی مسکان قائم تھی۔

www.novelsclubb.com

"نینا آپی! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کن سوچوں میں گم ہیں؟" اور نینا ایک گہری سانس لے کر رہ گئی۔۔ اس نے ایک نظر اریحہ کو بیزاری سے دیکھا اور اسے نظر انداز کرتے ہوئے موبائل پر دوبارہ ٹیکسٹ پڑھنے لگی۔

چند لمحے بعد اریحہ نے اس کی آنکھوں کے سامنے اپنے موبائل کی اسکرین کی۔۔ واٹس ایپ کھلا تھا۔۔ کسی کو ایک میسج بھیجا گیا تھا۔۔ اور وہ میسج کس کو بھیجا گیا تھا۔۔ یہ بھی اس نے دیکھ لیا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" اس نے موبائل کی اسکرین پر جھلکنے والے اس میسج کو دیکھا تو یک دم اٹھ کر بیٹھی۔

"میسج۔" اس نے شانے اچکائے۔

"کس کو کیا ہے؟" یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ میسج کس کو کیا گیا ہے۔۔ اس نے پوچھا۔

"خود ہی دیکھ لیں۔" اس نے شرمندہ ہوئے بغیر بڑی ڈھٹائی سے موبائل اس کی جانب بڑھایا۔ اس نے موبائل فوراً اس کے ہاتھ سے لیا اور وہ میسج دوبارہ پڑھا۔

www.novelsclubb.com

"براق بھائی! نینا آپی آپ کو بہت مس کرتی ہیں۔آپ نے ان پر کیا جادو کیا ہے کہ ان کا آپ کے بغیر کہیں دل ہی نہیں لگتا۔" وہ میسج دوبارہ پڑھ کر اس کا ذہن ماؤف ہی ہو گیا۔

"تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا؟ چھوٹی ہو تو چھوٹی ہی رہو۔" اس نے بے یقینی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔اریحہ ڈھٹائی سے مسکرا دی۔۔دل ہی دل میں وہ بھی مسکرائی۔

"ڈلیت کرواسے۔" اس نے بظاہر غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"میری مرضی!۔" وہ یہ کہتے ہوئے مطمئن سے انداز میں بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگانے لگی کہ تب ہی اس کی نظر اپنے موبائل کی اسکرین پر گئی۔

"اوہ! براق بھائی کچھ ٹائپ کر رہے ہیں۔" اس نے اسکرین پر نظریں جماتے ہوئے کافی پرجوشی سے کہا۔ نینا نے افسوس سے سر ہلایا۔

"یہ سوال میں تم سے پوچھنا چاہ رہا تھا۔"

"آخر تمہاری بہن نے مجھ پر کیا جادو کیا ہے کہ اس کے بغیر میرا کہیں دل ہی نہیں لگتا۔"

براق کا میسج پڑھ کر اریحہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"اوہ! سو کیوٹ۔" اس نے وہ میسج نینا کو دکھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ نینا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"ادھر دو یہ موبائل۔ امی سے کہتی ہوں کہ تمہارا موبائل یوز کرنا بند کر دیں۔" اس کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے اس نے خفگی سے کہا۔

"ہاہاہا! اب آپ بے شک میرا موبائل یوز کرنا بند کروا لیں۔ میں نے تو جو کرنا تھا وہ کر لیا۔" وہ یہ کہتی ہوئی بیڈ سے اٹھی اور کمرے سے تقریباً بھاگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اریحہ !!۔" وہ چلائی اور سر جھٹک کر موبائل بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔ پھر مسکرانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کار کی رفتار ہمیشہ کی طرح درمیانی تھی۔۔ اارد گرد لمبے اونچے درختوں کا بسیرا تھا اور درمیان میں سیدھی اور ہموار سڑک۔۔ وہ اس پر کار ڈرا ائیو کرتی ہوئی جارہی تھی۔۔

منزل نیوز نیٹ ورک اسٹوڈیو تھا جہاں اس نے ملک کے دیگر صحافیوں سے ایک اہم ملاقات کرنی تھی۔۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ملاقات کینسل ہونے والی تھی اور آخر کس طرح سے؟

افق پر روشن آفتاب کی شعاعیں اس کی کار کی کھڑکیوں سے گزر کر اس کے چہرے پر گرتیں۔

www.novelsclubb.com

وہ معمولی سے انداز میں ارد گرد ر سر سری سی نگاہ دہراتی اور کار ڈرائیو کرنے میں مگن رہتی۔۔اس کا موبائل ڈیش بورڈ پر پڑا تھا۔۔

اور پھر اس کے سامنے سے تین چار تیز رفتار سے چلتی ہوئی گاڑیاں اسی کی طرف آتی دکھائی دیں۔۔یوں کہ وہ اگر صحیح وقت پر بریک نہ لگاتی تو ان گاڑیوں کا اس کی کار کے ساتھ ٹکرا جانا یقینی تھا۔

دل کی دھڑکنیں آسمان کو چھو رہی تھیں۔۔اس نے ناگواری سے اب سامنے رکیں ان گاڑیوں کو دیکھا جن میں موجود افراد کا چہرہ ٹھیک سے عیاں نہیں تھا۔

اس نے اپنی کار کا دروازہ کھولا اور پیر پٹختی باہر نکلی۔۔کچھ کہنے کے لیے لب کھولے اور پھر اسے اپنے پیچھے سے کسی کے قدموں کی آواز آئی۔۔اس نے پیچھے مڑنا چاہا۔۔لیکن تب ہی اس کے چہرے پر کسی نے ایک کلوروفام سے بھرپور رومال رکھ دیا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے خوب مزاحمت کی لیکن آخر میں سب بے سود رہا۔۔وہ گہرے اندھیرے کے سائے میں ڈوبتی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر جانب تاریکی کے گہرے سائے منڈلا رہے تھے۔۔دن کا وقت تھا پھر بھی روشنی نہیں تھی یہاں۔۔یہ موٹی موٹی دیواروں سے بنا ایک وسیع کمرہ تھا۔۔یہاں دو تین پتلی لکیروں کے مانند روشن دان تھے جو اس اندھیر نگری میں آفتاب کی کرنوں کو ملنے والا واحد راستہ تھا۔۔دھول مٹی بھی ارد گرد موجود اشیاء پر جمی تھی۔ایسے میں اس بوسیدہ۔۔پرانی۔۔اور ویران عمارت کے مرکز میں دو کرسیاں رکھی گئی تھیں جن میں سے ایک پر وہ براجمان تھا۔۔اور اس کے سامنے رکھی کرسی پر وہ براجمان تھی۔۔اس کے ہاتھوں کو اس کرسی کے ساتھ رسیوں سے باندھا گیا تھا۔۔آنکھیں بند تھیں۔۔وہ بیہوش تھی۔

www.novelsclubb.com

میکائیل نے اپنے ساتھ کھڑے اسلم کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔وہ فوراً وہاں رکھی ایک چھوٹی سی میز کی جانب بڑھا اور اس پر سے ایک پانی کا گلاس اٹھایا۔۔اور اس وجود کی طرف مڑا جسے رسیوں سے باندھا گیا تھا۔

(میکائیل دو دن پہلے ہی اسلام آباد آیا تھا۔۔اور وہ یہاں جس کام کے لیے آیا تھا۔۔ اسی کے لیے وہ آج یہاں موجود تھا۔لیکن اصل کام ابھی ہونا تھا۔)

اس وجود کے پاس پہنچ کر اس نے گلاس میں موجود پانی اس کے چہرے پر پھینکا۔وہ وجود ہڑبڑا کر اٹھا۔۔آنکھیں کھولیں۔۔ارد گرد نگاہ دہرائی۔۔چہرے پر نا سمجھی امڈی اور پھر اپنے سامنے کرسی پر براجمان شخص کو دیکھ کر اسے سب سمجھ آنے لگا۔

"ہم پھر مل رہے ہیں۔"اس نے بازو پھیلا کر کافی فاتحانہ سے انداز میں اس سے کہا جو اسے اب سرخ ہوتی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

"کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟ہاں؟"ایک تیکھی نظر میکائیل کے ساتھ کھڑے اسلم پر ڈالی اور پھر اس سے سرد مہری اور طیش کے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔

"کتنا بے وقوفانہ سوال ہے۔" اس نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔۔

وہ اسے بت بنی دیکھتی رہی۔۔خاموشی سے اور طیش کے عالم میں۔

اس کے ہاتھ میں سگریٹ موجود تھا۔۔اسلم کی طرف اشارہ کرنے پر اس نے اسے لائٹر دیا۔۔اس نے سگریٹ جلایا اور ایک گہرا کش لیا۔۔پھر سارا دھواں نینا کی طرف اڑایا۔۔نینا نے کراہیت سے چہرہ موڑ لیا۔

"کیا چاہتے ہو مجھ سے ؟" اس نے اب کی بار پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

میکائیل خاموش رہا۔۔سگریٹ کے دو تین مزید کش لیے اور پھر اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔جلتی ہوئی سگریٹ کی بو ہر سو پھیلی تھی جو اسے بہت تکلیف دہ محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو۔۔میں جانتا ہوں کہ تم میرے خلاف کئی ثبوت اکٹھے کر چکی ہو۔۔اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ۔۔" وہ کچھ سوچنے لگا۔

"میری بیوی کی ڈائری تمہارے پاس ہے۔" اس نے کہا تو نینا کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات مزید بڑھے۔۔وہ لب کاٹنے لگی۔

"عباس احمد۔۔اس کا انجام دیکھا تھا تم نے؟"

"کیا ہوا تھا اس کے ساتھ؟" وہ کہہ رہا تھا تو اس کی آنکھیں یک دم پلک جھپکنا بھول گئیں۔

"ایک حادثے میں مارا گیا۔۔ چچ!۔"

"اسلم! تم نے دیکھا۔۔کیسے ایک شخص کا قتل ایک "حادثہ" بن گیا۔" اس کا دل جلنے لگا تھا۔

"اس بیچارے کو ملک کی خدمت کرنے کا یہ صلہ ملا۔" میکائیل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"عباس احمد کا قتل ہوا۔۔" وہ جیسے ابھی تک یقین نہیں کر پا رہی تھی۔۔اس کی آنکھیں ہلکی سی نم ہو گئیں۔

"تم نے اسے مار ڈالا!۔" وہ چیخی۔۔وہ خباثت کے ساتھ دانت نکالتا ہوا اسے دیکھے گیا۔

"بیچاری۔۔کیا سمجھتی تھی خود کو۔۔اور دیکھو تو ذرا۔۔اب کیا ہو گیا؟۔۔ہاں؟۔۔ تم تو میری قید میں ہو۔۔نینا احسن!۔" اس نے ارد گرد ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کافی مغرور انداز میں کہا اور پھر قہقہہ لگا کر ہنسے لگا۔

"اگر تم مجھے مار دینا چاہتے ہو تو مار ڈالو۔۔میں موت سے نہیں ڈرتی۔" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد نینا نے کہا۔

"جانتا ہوں اسی لیے تمہیں ختم نہیں کر رہا۔" اس نے شانے اچکائے۔

"زندگی اللہ دیتا ہے۔۔وہ جب چاہے اسے واپس لے لیتا ہے۔۔انسان کسی کو نہ ہی زندگی دے سکتا ہے اور نہ ہی موت۔" اس نے اپنا ہر لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔۔اس نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا اور پھر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔چہرے پر حد درجہ کی بے رحمی۔۔خباثت۔۔اور نہ جانے کیا کیا تھا۔

"میری بات سنو۔۔ ہم ایک سودا کرتے ہیں۔"اس نے دونوں ہاتھوں کی پوائنٹر فنگرز ملاتے ہوئے کافی معنی خیز انداز میں کہا۔

"سودا؟ کیسا سودا؟"وہ کچھ سمجھ نہ پائی۔

"تم تو جانتی ہو۔۔ جو تم نے میرا انٹرویو کیا تھا۔۔اس سے میری کتنی بدنامی ہوئی۔ میں یہ سب بھول نہیں سکتا۔۔ کبھی بھی۔"اس نے اسے جتاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب وہ معاملہ کچھ ٹھنڈا ہو گیا ہے لیکن۔۔"وہ رکا۔

"لیکن؟"اس نے مزید سننا چاہا۔

"اگر یہ معاملہ ختم بھی ہو جائے تب بھی میں اپنی بے عزتی نہیں بھول سکتا۔"اس کی نگاہیں جیسے سے اسے کھا جانے والی تھیں۔۔ لہجہ دھیما تھا مگر آواز بھاری۔

www.novelsclubb.com

"میکائیل ملک کسی کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اس کی ساکھ خراب کرے۔۔اور جو ایسا کرتا ہے۔۔اسے خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔"اس نے ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔

"صاف صاف کہو۔۔کیا کہنا چاہتے ہو؟"اس نے ایک گہری سانس لے کر پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم میرا ایک اور انٹرویو لو۔۔اسی چینل پر۔۔اسی شو میں۔۔لیکن۔۔"وہ اپنی کرسی کو تھوڑا سا آگے کو ہوا۔

"اب کی بار تم وہ سوال پوچھو گی جو تمہیں بتائے جائیں گے۔۔مگر اس سے پہلے تمہیں شو میں معافی مانگنی ہو گی۔"اور پھر اس نے اطمینان کے ساتھ کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگایا۔

www.novelsclubb.com

اس کی بات مکمل ہوئی تو وہ پہلے زیر لب طنزیہ انداز میں مسکرائی اور پھر اس کی مسکراہٹ مزید بڑھی۔۔اس کی مسکراہٹ پر اس کا دل پھٹا جا رہا تھا۔

"گریٹ جوک۔۔ ہونہہ!۔"اس نے سر جھٹکتے ہوئے میکائیل کا تمسخر اڑانے والے انداز میں کہا۔۔اس نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔ چہرے کی رگیں نمایاں ہو گئیں۔

"معافی کس بات کی؟"اس نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے سوال کیا۔

"اس دن جو تم نے میری بے عزتی کی۔۔اس بات کی معافی۔۔ سمجھ آئی؟"کرسی سے آگے کو ہوتے ہوئے اس نے بلند آواز میں کہا۔

"تم اس شو میں کہو گی کہ۔۔میں نے میکائیل ملک کے ساتھ وہ رویہ اختیار کیا جس کے وہ حقدار نہیں تھے۔۔اور تم یہ قبول کرو گی کہ میرے ہی غلط رویے کی وجہ سے وہ کیمرا زبند کروانے تک پہنچ گئے تھے۔۔کیونکہ انسان پر جب "جھوٹے الزامات" لگائے جاتے ہیں تو وہ اکثر حواس باختہ ہو جاتا ہے۔"وہ بے حد روانی میں اسے حکم دیے جا رہا تھا جسے وہ جھٹلاتی نظروں سے دیکھ کر رد کیے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! سہی سہی! اور کیا کہنا ہو گا مجھے؟" اس نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے طنزیہ پوچا۔

"اور تمہیں یہ قبول کرنا ہو گا کہ۔۔اصل میں ان سوالات کے پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ تمہیں میری مخالف پارٹیز کی طرف سے اچھی خاصی رقم ملی تھی۔" یہ کہہ کر اس نے ایک سکھ کا سانس لیا۔۔اسلم کی طرف اشارہ کیا۔۔وہ اس کے لیے پانی سے بھرا گلاس لے کر آیا۔ میکائیل فوراً پانی پینے لگا اور پھر وہ یک دم رکا۔۔اس کی نظریں نینا پر تھیں جواب دوبارہ سے ہنس رہی تھی۔۔اس کی ہنسی اب اسے تپا رہی تھی۔

"تم ہنس کیوں رہی ہو؟" اس نے پانی کا گلاس ایک طرف اچھالتے ہوئے پوچھا۔

"میں ہنسوں نہیں تو اور کیا کروں؟" اس نے ابرو اچکائے۔

"مطلب؟" سب سمجھتے ہوئے بھی اس نے نا سمجھی کا اظہار کیا۔

"مطلب یہ کہ میں ایسا کوئی فضول شو نہیں کر رہی۔۔ میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کہ تم جیسے گھٹیا لوگوں پر اپنا ٹائم ویسٹ کروں۔" اس نے صاف گوئی کے ساتھ اسے ایک بار پھر بے عزت کیا۔۔ اس کے الفاظ سن کر میکائیل نے اپنے غصے کو بڑی ہی مشکل سے قابو میں کیا۔

اس نے کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگایا اور پھر ہاتھ کی ایک مٹھی بھینچ کر اپنے لبوں سے ٹکائی اور ارد گرد پر سوچ نگاہ دہرائی۔۔ پھر زیر لب مسکرایا۔

"میں جانتا تھا تم یہی کہو گی۔" اس کے انداز میں اب ہمیشہ کی طرح اس کا ظالمانہ پن دکھ رہا تھا جیسے وہ کچھ ہی لمحوں میں جاننے والی تھی۔

"جانتے تھے تو میرا اور اپنا وقت کیوں ضائع کیا؟ تم ایک فارغ انسان ہو گے لیکن میں نہیں۔"

اس نے بھی عہد کر رکھا تھا کہ وہ اسے آج بہت۔۔ بہت ذلیل کرے گی۔

"رکولڑکی! میں نے کہا تھا کہ یہ ایک سودا ہے۔"اس نے شہادت کی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے رکنے کو کہا۔

"اف اللہ! مجھے صبر دے۔"نینا نے ناگواری سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

میکائیل یک دم مسکرایا۔۔ایک عجیب سے انداز میں اسے دیکھا اور پھر وہ کہنا شروع ہوا۔

"تم یہ نہیں چاہو گی کہ تمہاری پیاری بہن "اریحہ "تم سے دور ہو جائے۔"

"تم یہ نہیں چاہو گی کہ ٹی وی کی اسکرینز پر یہ خبر گونجے کہ تمہاری بہن **"اریحہ احسن"** کو۔۔نامعلوم افراد نے زیادتی کا نشانہ بنا کر قتل کر ڈالا۔"وہ بے حد سرد مہری سے کہہ رہا تھا اور وہ جیسے چند لمحے کے لیے ایک پتھر کا مجسمہ بن گئی تھی۔۔ بالکل ساکت سی۔

"میکائیل!!۔"چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ چیخی۔

www.novelsclubb.com

"شش! تم یہ بھی نہیں چاہو گی کہ تمہارا بھائی **"علی احسن"** کار ایکسیڈینٹ میں مارا جائے۔"

اس نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے مزید کہا۔۔وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچنے لگی۔۔دل کی دھڑکنیں بہت تیز تھیں۔

"اور تم نے کیا کبھی اپنے ماں باپ کے بغیر زندگی گزارنے کا سوچا ہے؟"اس نے اپنے ہاتھ سر کے پیچھے باندھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"نہیں۔"اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے دھیمے سے انداز میں کہا۔

"اب سوچ لو۔"وہ مسکرایا۔۔اس کی آنکھوں کی نمی مزید بڑھ گئی۔

"ہاں ایک اور بات۔۔تم یہ کیسے سہہ لوگی کہ وہ چینلز۔۔جن پر تمہاری بہادری۔۔ذہانت۔۔اور تمہارے کردار کی مثالیں دی جاتی ہیں۔۔ان چینلز پر یہ خبر گردش کرے کہ۔۔نینا احسن۔۔"براق یامان"کی بیوی کے کسی غیر مرد کے ساتھ ناجائز تعلقات۔۔"اس نے اب کی بار اسے غضب ناک نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ! جسٹ شٹ اپ!۔" وہ کمزور پڑتے لہجے میں بولی۔۔اور پھر اس کی آنکھوں میں سے آنسو برس پڑے۔۔وہ اس کے سامنے کبھی اتنا کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی آج وہ اس کے سامنے خود کو بہت کمزور محسوس کر رہی تھی۔

"اسلم پانی لاؤ۔" اسے کچھ دیر یوں روتا ہوا دیکھ کر میکائیل نے اسلم کو حکم دیا۔اسلم پانی کا گلاس لے کر آیا جو اس نے نینا کو دینا تھا لیکن وہ گلاس میکائیل نے اس سے لے لیا۔

"ہاتھ کھولو اس کے۔" اس نے حکم دیا۔۔اسلم نے میکینیکی سے انداز میں نینا کے رسیوں سے بندھے ہاتھ کھولنا شروع کیے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پینا مجھے۔" میکائیل نے اس کی جانب پانی کا گلاس بڑھایا تو اس نے جھٹک دیا۔

اس نے اسلم کو پانی کا گلاس واپس لے جانے کا حکم دیا اور پھر اس کی طرف متوجہ ہوا جس کی آنکھیں اب اپنے آنسوؤں پر کافی حد تک قابو پانے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔

"تو کیا فیصلہ کیا؟" اس نے فاتحانہ انداز میں پوچھا۔

"میں راضی ہوں۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے دھیمے لہجے میں۔۔ نظریں جھکائے ہوئے کہا۔۔اور آنکھیں برسنے لگیں۔۔یوں جیسے شکست ملنے پر انسان پشیمانی سے آنسو بہاتا ہے۔

"میں تمہارا دوبارہ انٹرویو لوں گی۔۔جو کچھ تم نے کہا وہ سب کروں گی میں۔۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"بس تم نے میرے گھر والوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا۔" اس نے شہادت کی انگلی سے اسے اشارہ کرتے ہوئے تنبیہ کی۔

"اس کی فکر نہ کرو تم۔" اس نے یوں کہا جیسے کوئی احسان کر رہا ہو۔

"اور ہاں! کسی بھی قسم کی چالاکی کرنے کی ضرورت نہیں۔ سمجھ آئی؟" لہجہ ہمیشہ کی طرح تلخ تھا۔

"اسلم! نینا میڈم کو ان کی گاڑی تک چھوڑ کر آؤ۔۔ تم انہیں گھر بھی چھوڑ سکتے ہو اگر یہ تمہارے ساتھ جانا چاہیں۔" اس نے بے شرمی سے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔۔ میں خود ہی چلی جاؤں گی۔" وہ یہ کہتے ہوئے سلگتے ہوئے دل کے ساتھ کرسی سے اٹھی۔۔ میکائیل اپنی نشست پر بیٹھا رہا۔اس نے چند قدم آگے بڑھانا شروع کیے۔

"میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس میرے خلاف کئی ثبوت ہوں گے لیکن۔۔ مجھے وہ ثبوت نہیں چاہیئے۔" وہ کہہ رہا تھا تو اس کے چلتے ہوئے قدم زنجیر ہوئے۔

"کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھے وہ سب ثبوت دینے کے باوجود بھی تمہارے پاس ان کا کوئی بیک اپ یا کاپیز ضرور موجود ہوں گی۔"

"اس لیے میں اس سب میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کروں گا۔" وہ کہہ رہا تھا تو اس نے نینا کی طرف اپنی گردن نہیں موڑی تھی اور نہ ہی وہ اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا چاہتے ہو اب؟" ایک گہری سانس لے کر اس نے گردن موڑے بغیر سنجیدگی سے پوچھا۔

"یہی کہ تم اپنا منہ ساری زندگی بند رکھو گی۔"

"ورنہ تمہارا انجام میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔" اس نے اپنی بات مکمل کی تو اس نے ایک تیکھی سی نظر اس پر ڈالی اور پھر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تیز قدموں کے ساتھ جانے لگی۔۔اسلم بھی اس کے ساتھ ہی جا رہا تھا۔

اس عمارت سے باہر نکل کر اس کی جان میں جان آئی۔۔ہر طرف سورج کی روشنی پھیلی تھی۔۔صاف۔۔اجلا سا دن تھا جو اس اندھیر نگری میں گم سا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی کار کچھ ہی قدموں کے فاصلے پر کھڑی تھی۔وہ اپنی کار کی جانب بڑھی۔۔ ایک ناگواری سے بھرپور نظر اسلم پر ڈالی تو وہ کچھ قدم پیچھے ہٹ گیا۔۔اس نے کار کا دروازہ کھولا اور اپنی نشست سنبھالی۔۔دروازہ کھڑک سے بند ہوا۔

اس نے کھڑکی سے باہر ایک نظر اس بوسیدہ سی عمارت کے اوپر ڈالی اور پھر وہاں سے جانے لگی۔اس کے جانے کے بعد اسلم دوبارہ اس عمارت کے اندر جانے لگا۔۔ مزید سازشیں چلنے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

منظر تھا ایک ایسے کمرے کا جس کی دیواروں پر مختلف قسم کے چارٹس۔۔نقشے۔۔ تصاویر (عموماً فوجی افسران کی تصاویر) وغیرہ لگی تھیں۔۔یہاں کئی افراد موجود تھے جو ایک صف میں کھڑے تھے۔۔ہاتھوں میں مشین گنز تھامے۔۔ان کے برعکس وہ دونوں ایک دیوار کے سامنے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس دیوار پر ایک جگہ چار افراد کی تصاویر لٹکی تھیں۔۔ان میں سے ایک یامان بے کی تصویر تھی جن کے اوپر سرخ سیاہی سے کراس لگایا گیا تھا۔۔ایک میرائے یامان کی تصویر تھی جس پر بھی سرخ سیاہی سے کراس لگا دیا گیا تھا۔۔

مگر باقی دونوں تصاویر جیمرے خاتون اور براق یامان کی تھیں۔۔ان دونوں کی تصاویر پر کراس نہیں لگایا گیا تھا۔ لیکن ان دونوں کی تصاویر کا ان کے ساتھ لٹکے ہونا یہ اشارہ دے رہا تھا کہ وہ ان کی تصاویر پر بھی کراس لگانے کا منصوبہ بنا چکے تھے۔

"مرات! اس بار کسی قسم کی غلطی کی گنجائش نہیں۔" براق کی تصویر کو شاطر نگاہوں سے تکتے ہوئے اونور نے اپنے ساتھ کھڑے شخص سے کہا جس کی نگاہیں اس نیلی آنکھوں والی لڑکی کی تصویر پر جمی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔" اس نے میرائے یامان کی تصویر سے نگاہیں ہٹا کر اونور کو بہت اعتماد کے ساتھ دیکھا۔

"مرات جب کسی کام کو کرنے کا ارادہ کر لے۔۔ تو اسے مکمل کر کے ہی دم لیتا ہے۔" اس نے ابرو اچکائے اور دوبارہ اس نیلی آنکھوں والی لڑکی کی تصویر کو دیکھنے لگا۔۔ اس کی نگاہوں میں نہ جانے کیا کیا تھا جس کی سمجھ او نور کو نہ آ سکی۔

اس نے چند لمحے خاموشی سے اس کے ویران چہرے کو دیکھا اور پھر اس دیوار کی جانب سے رخ موڑ لیا اور جانے لگا۔۔ مرات وہیں کھڑا رہا۔۔ بالکل خاموش۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد میں آسمان گرم اور مربوط موسم کا تجربہ کر رہا تھا۔ موسم پھر بھی دن کی نسبت کچھ بہتر تھا۔۔ جولائی اگست میں نمی کی سطح اعتدال سے زیادہ تھی۔۔ خاص طور پر غروب آفتاب کے بعد۔۔ ہوا میں نمی گرمی کے احساس میں مزید اضافہ کرتی۔

www.novelsclubb.com

یہ منظر نیوز نیٹ ورک کے اس اسٹوڈیو کا تھا جہاں کچھ ماہ پہلے اس نے اس کا پہلا انٹرویو لیا تھا اور آج وہ اس کا دوسرا انٹرویو لینے جا رہی تھی۔۔ جو اس کے مطابق ایک اسکرپٹڈ انٹرویو تھا۔

(کنٹرول روم میں ڈائیریکٹر انٹرویو کو ٹریک پر رکھنے کے لیے ہمیشہ کی طرح موجود تھا لیکن نینا احسن کے ہوتے ہوئے انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔ کیونکہ انہیں صرف ریٹنگز سے مسئلہ تھا۔۔ اور نینا نے جو بھی سوال پوچھنے تھے۔۔ سب جانتے تھے کہ ان سوالوں سے اس شو کی ریٹنگ ہمیشہ بڑھتی۔)

"تو ناظرین۔۔ آپ سب ہی کو میرے پروگرام میں خوش آمدید۔ میں ہوں آپ کی میزبان نینا احسن اور آج کے ہمارے مہمان ہیں۔۔ پاکستان کے معروف سیاست دان۔۔ میکائیل ملک۔"

www.novelsclubb.com

وہ کافی پرجوش تھی۔۔ میکائیل کو حیرت ہوئی۔

"سب سے پہلے تو میکائیل صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ ہمارے شو میں آنے کا۔"

وہ اب اس کی طرف متوجہ تھی۔۔کافی سنجیدگی سے۔اپنی نشست پر باوقار انداز میں بیٹھی وہ ہمیشہ کی طرح لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتی۔۔لوگ اسے دیکھ کر ہمیشہ حیران رہ جاتے کہ آخر کوئی عورت اتنی باوقار اور پراعتماد کیسے ہو سکتی ہے۔

"اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں۔" اپنی نشست پر براجمان میکائیل ملک نے بھی کافی خوش گوار لہجے میں کہا۔۔آج اسے یقین تھا کہ وہ ایک فاتح ہو گا۔

"پروگرام کے آغاز سے پہلے میں آپ سے اور تمام ناظرین سے کچھ کہنا چاہوں گی۔"

www.novelsclubb.com

چند لمحوں کے بعد ہی نینا نے ہمیشہ کی طرح اپنے چہرے پر سنجیدگی قائم رکھتے ہوئے کہا۔۔یہ سن کر میکائیل کے دل میں ایک دم سے مسرت کی کئی لہریں دوڑیں۔۔ اسے یقین تھا کہ اب وہ اس لائیو شو میں سب کے سامنے اس سے معافی مانگے گی۔

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ میکائیل صاحب ہمارے پروگرام میں آئے تھے۔۔"وہ کہتے ہوئے رکی۔۔دوسری جانب اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔

"تب ماحول کچھ ناخوشگوار رہا تھا۔۔لیکن۔۔"اس نے کچھ پرسوچ نگاہوں سے میکائیل کو دیکھا جو اپنی نشست کے ساتھ ہلکا سا ٹیک لگائے کافی شاہانہ سے انداز میں بیٹھا تھا۔

"مجھے پوری امید ہے کہ آج ایسا کچھ نہیں ہو گا۔"اس نے اپنی بات مکمل کی۔۔اور پھر کچھ لمحوں کی خاموشی چھائی۔۔میکائیل کے دل ودماغ میں یک دم کئی اندیشوں نے گھر کر لیا۔۔اسکرپٹ میں اس نے یہ بولنے کو تو نہیں کہا تھا۔۔اسے حیرت ہوئی اور نا سمجھی بھی۔

www.novelsclubb.com

"جی۔۔مجھے بھی یہ ہی امید ہے۔"اس نے بظاہر معمولی سے انداز میں کہا۔

نینا نے اپنے سامنے میز پر رکھے کاغذ کے پنوں پر ایک نگاہ دہرائی جن پر وہ سوال تحریر تھے جو اس نے آج میکائیل ملک سے پوچھنے تھے۔

"میکائیل صاحب تو میرا پہلا سوال آپ سے یہ ہے کہ۔۔"اس نے کاغذ کے پنوں پر سے اب نگاہ ہٹاتے ہوئے کہنا شروع کیا۔۔دوسری جانب اس کا دل اب پہلے سے کچھ بے چین تھا۔

"آپ کی بیوی "**ماریہ**"کی وفات کو ایک سال گزر چکا ہے۔اللہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔"اور ماریہ کا نام سن کر اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔

"تو سوال یہ ہے کہ ان کی ڈیتھ کیسے ہوئی؟اور جس وقت ان کی ڈیتھ ہوئی اس وقت کون کون موجود تھا ان کے پاس؟"سوال کافی سنجیدگی سے پوچھا گیا۔۔بغیر ہچکچائے۔۔وہ ہکا بکا رہ گیا۔

"دراصل آپ نے اس بارے میں کبھی کسی پروگرام میں آکر تفصیل سے نہیں بتایا۔۔بس ایک دو بیان ہی ہیں آپ کے اس بارے میں۔۔تو میں اور ناظرین یہ

www.novelsclubb.com

جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کی بیوی۔۔" اس کی خاموشی کو دیکھ کر اس نے اپنے سوال پوچھنے کی وجہ واضح کرنا چاہی۔۔اس کے لیے نہیں۔۔ناظرین کے لیے۔۔ لیکن اس نے اس کی بات کاٹ دی۔

"آہ! کیا آپ کو اس بارے میں نہیں معلوم؟ میری بیوی کی ڈیتھ کے بارے میں ساری معلومات انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔۔ میں اس کی ڈیتھ کی بات کر کے اپنے دل کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا۔"

اس نے چہرے پر مصنوعی سی رنجیدگی قائم کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے معمولی سے انداز میں کہا اور ایک سرسری سی نگاہ ان کاغذوں کے پنوں پر دہرائی۔۔ میکائیل نے ایک گہری سانس لی یوں کہ خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ماریہ صاحبہ کی ڈیتھ کے بعد جوان کی میڈیکل رپورٹ آئی تھی۔۔اس میں یہ معلوم ہوا تھا کہ۔۔ان کی گردن پر نشانات موجود تھے۔" اور اب کی بار وہ جو کہہ

رہی تھی اس کی میکائیل کو بالکل بھی توقع نہ تھی۔۔وہ اپنی نشست سے تھوڑا آگے کو ہوا۔

"آپ کے مطابق وہ سیڑھیوں سے گری تھیں۔۔تو ان کی گردن پر وہ نشانات کیسے تھے؟ان سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ۔۔" وہ صاف گوئی سے کہہ رہی تھی تو میکائیل نے ہربرا کر اس کی بات مکمل نہ ہونے دی۔

"آپ بھول رہی ہیں کہ ان رپورٹس کو جعلی قرار دے دیا گیا تھا۔" اس کی آواز اب قدرے بلند تھی۔

"میری مرحومہ بیوی سیڑھیوں سے گری تھی۔۔اسی وجہ سے وہ وفات پا گئی۔" اس نے مزید کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیا اس وقت کوئی موجود نہیں تھا وہاں؟" سوال فوراً پوچھا گیا۔۔اس نے ایک مٹھی بھینچ لی۔

"نہیں۔" بھینچی ہوئی مٹھی لبوں کے ساتھ لگاتے ہوئے اس نے کہا۔

"آپ بھی؟" سوال پھر فوراً پوچھا گیا۔

"نہیں۔" جواب بھی اب فوراً آیا۔

"آپ کہاں تھے اس وقت؟" سوالات کی رفتار کم ہونے کی بجائے مزید تیز ہو گئی۔

میکائیل نے اب کی بار ارد گرد سرسری سی نگاہ دہرائی جیسے اپنے غصے پر قابو رکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میں شہر سے باہر تھا۔" اس نے لب کاٹتے ہوئے گردن اونچی کرتے ہوئے جواب دیا۔

"میکائیل صاحب۔۔کیا آپ واقعی شہر سے باہر تھے؟" نینا نے ابرو اچکائے۔۔ میکائیل اسے زہر خندہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیونکہ۔۔ماریہ صاحبہ کی وفات کے بعد آپ نے یہ بیان دیا تھا کہ اس دن آپ

لاہور کی ٹریفیک جام میں پھنس گئے تھے جس وجہ سے آپ کو گھر آتے ہوئے دیر ہو گئی۔" اس نے اب کی بار اپنا ایک ہاتھ ٹھوری کے نیچے ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

"اس واقعے کو ایک سال گزر گیا ہے۔۔ مجھے ٹھیک سے سب کچھ یاد نہیں۔" جواب کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد دیا گیا۔

"ویسے انسان کبھی ان واقعات کو نہیں بھولتا جس نے اسے کافی تکلیف پہنچائی ہو۔" اس نے شانے اچکائے۔

"خیر ہم اگلے سوال کی جانب موو کرتے ہیں۔" اور اب کی بار اس نے کاغذ کے پنوں پر نگاہ نہیں دہرائی۔

"لیکن اگلے سوال کی جانب بڑھنے سے پہلے میں آپ سب کو ایک کال ریکارڈنگ سنانا چاہوں گی۔" اس نے یہ کہا تو میکائیل کے دل کی دھڑکنیں یک دم تیز ہوئیں۔۔۔ بہت تیز۔

جہاں جہاں یہ شو دیکھا جا رہا تھا۔۔ وہاں اب ٹی وی۔۔ موبائل۔۔ ایل ای ڈی۔۔ ان سب کی اسکرینز پر سے اب اس کال ریکارڈنگ کی آواز گونجنے لگی۔

اس کال ریکارڈنگ میں میکائیل ملک کسی سے کافی سنجیدگی سے بات کر رہا تھا۔۔ اور دوسری جانب سے وہ شخص اسے کچھ بیانات دینے کے بارے میں ہدایات فراہم کر رہا تھا۔۔ وہ کال ریکارڈنگ تین منٹ کی تھی۔۔ جیسے ہی وہ کال ریکارڈنگ ختم ہوئی۔۔ ہر سو ایک سناٹا سا چھا گیا۔۔ یہ کال ریکارڈنگ سنتے ہوئے میکائیل کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آیا اور گیا۔۔ آج سب کچھ بالکل اس کی توقع کے برعکس ہو رہا تھا۔

"یہ۔۔ یہ کیا ہے؟" ایک طویل خاموشی کے بعد اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ ہیں نا میکائیل صاحب؟" نینا نے کافی اطمینان کے ساتھ سوال پر سوال کر ڈالا۔۔ اس کے چہرے پر اب زیر لب ایک معنی خیز مسکراہٹ امڈی۔۔ جیسے وہ شکاری کو خود اس کے جال میں پھنسا رہی ہو یا شاید پھنسا چکی ہو۔

"ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ آواز آپ کی ہے۔۔ مگر آپ جس سے مخاطب ہیں۔۔ وہ کون ہے؟"اس نے ابرو اکٹھے کرتے ہوئے پوچھا۔

"رکیں۔۔اس بارے میں بھی ہم ابھی معلوم کر لیتے ہیں۔"اور پھر میکائیل کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

"میں اس کال ریکارڈنگ کو ریوائن کرتی ہوں۔"اور پھر ہر طرف اس کال ریکارڈنگ کی آواز دوبارہ گونجنے لگی۔۔اسی کال ریکارڈنگ میں ایک پوائنٹ پر میکائیل کی زبان سے کسی کا نام لیا گیا۔۔نینا نے وہ نام ریوائن کیا۔

"راجیش""یہ کون ہے میکائیل صاحب؟"میکائیل کی زبان سے اس نکلے جانے والے نام کو سن کر نینا نے پوچھا۔۔اس نے جواباً کچھ نہ کہا بس اسے لب کچلتے ہوئے غصب ناک نظروں سے گھورتا رہا۔

www.novelsclubb.com

وہ زیر لب طنزیہ مسکرائی۔اور اب کی بار اس نے اسکرین پر ایک وڈیو چلانے کا حکم دیا۔۔

اس نیٹ ورک اسٹوڈیو کے ساتھ ساتھ جہاں جہاں یہ شو چل رہا تھا وہاں اب وہ وڈیو کلپ چل رہی تھی جس میں ایک ہندوستانی ادھیڑ عمر شخص موجود تھا۔۔

اسے ایک پریس کانفرنس کرتے ہوئے دیکھا جارہا تھا۔۔وہ شخص اس پریس کانفرنس میں اپنے اوپر لگائے گئے دہشت گردی کے الزامات کی نفی کر رہا تھا۔۔

یہ اس شخص کی تب کی پریس کانفرنس تھی جب اس پر لگائے گئے الزامات سچ ثابت نہیں ہوئے تھے۔وڈیو کلپ اپنے اختتام کو پہنچی۔۔نینا اب اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"یہ راجیش ہے۔۔جانتے ہی ہوں گے آپ اس کو۔دہشت گرد تنظیم کا سربراہ۔۔ جو آج تک قانون کے ہاتھوں سے چھپتا پھر رہا ہے۔" وہ کہنا شروع ہوئی۔۔وہ اب بس اسے سن رہا تھا۔۔کہنے کے لیے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے۔

"اس کی آواز کچھ ملتی جلتی نہیں اس شخص سے جس سے آپ مخاطب تھے؟"

"بلکہ کچھ نہیں" بہت "ملتی جلتی ہے۔" اس نے اپنا ہر لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔۔

میکائیل نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں اور پھر اپنی نشست کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا۔۔ماتھے پر سلوٹیں اب مزید بڑھ چکی تھیں۔

"جی ہاں! یہ راجیش کی ہی آواز ہے۔"

"لیکن بات یہ ہے کہ یہ کال ریکارڈنگ جعلی ہے۔"اس نے اپنے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

نینا نے یک دم طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا۔۔میکائیل کے چہرے کے زاویے یہ دیکھ کر مزید خراب ہوئے۔

"ٹھیک ہے۔۔لیکن یہ جعلی نہیں ہے۔۔یہ مجھ تک بہت ہی reliable sources سے پہنچی ہے۔"اس نے صاف گوئی سے کہا۔

"باقی۔۔اب یہ جعلی ہے۔۔یا اصلی ہے۔۔اس کا فیصلہ تو قانون ہی کرے گا۔"یہ سن کر وہ سمجھ گیا کہ اب وہ بری طرح پھنس چکا تھا۔۔اس معاملے پر اب قانونی کاروائی ہونی تھی۔۔اس کا اشارہ اسے نینا نے دے دیا۔

"لیکن چونکہ آپ کے مطابق یہ جعلی ہے تو میں اس بارے میں مزید سوالات کر کے ہم دونوں کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہوں گی۔"اس نے بے فکری سے کہا۔۔ وہ جتنی بے فکر تھی اتنا ہی وہ اس وقت پریشان اور حواس باختہ سا تھا۔

اور اب وہ مزید حواس باختہ ہونے والا تھا۔

نینا نے اب کی بار اسکرین پر وہ وڈیو چلانے کا حکم دیا جس کو دیکھ کر میکائیل کی مزید بری حالت ہونے والی تھی۔۔وہ وڈیو اسکرین پر چل پڑی۔۔اس وڈیو میں میکائیل کو کسی غیر ملکی ہوٹل میں دیکھا جا رہا تھا۔۔جہاں اس کی میز کے برابر میں رکھی کرسی پر وہی شخص کافی اعتماد کے ساتھ بیٹھا تھا جس کی پریس کانفرنس کی کلپ اس نے کچھ لمحے پہلے ہی دکھائی تھی۔۔وہ دونوں آپس میں

www.novelsclubb.com

کیا گفتگو کر رہے تھے۔۔یہ سب واضح تھا۔

"اب کیا یہ وڈیو بھی جعلی ہے ؟"اس نے میکائیل کا حواس باختہ چہرہ دیکھ کر پوچھا۔۔وہ خاموش رہا۔۔یوں کہ اس کے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی ہو۔۔وہ

کسی بت کی طرح بس اسکرین پر اسٹاپ ہوئی وہ وڈیو دیکھ رہا تھا۔

"ناظرین لگتا ہے میکائیل صاحب اس وڈیو کو ٹھیک سے دیکھ نہیں پائے۔۔تو میں یہ وڈیو ریوائن کروا لیتی ہوں۔"اب کی بار وڈیو ریوائن کروائی گئی۔

"میکائیل صاحب! اس وڈیو میں آپ کو"راجیش"دہشت گرد تنظیم کے سربراہ کے ساتھ ملاقات کرتا ہوا دیکھا جا رہا ہے۔۔اور صرف یہی نہیں۔۔اس میں یہ شخص آپ کی کچھ بیانات دینے کے متعلق رہنمائی بھی کر رہا ہے۔"وہ وڈیو اسکرین پر دوبارہ چل رہی تھی تو اس وڈیو کو دیکھتے ہوئے نینا کہہ رہی تھی۔۔میکائیل کے چہرے سے اب اس کے دل میں چلنے والے طوفان کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔

"آپ اس پر اب کیا کہنا چاہیں گے؟"وڈیو ختم ہوئی تو اس نے جتاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"یہ جعلی ہے۔"ایک طویل خاموشی کے بعد اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ فیصلہ تو قانون کرے گا۔" اس نے بھی ہمیشہ کی طرح ہار نہ مانی۔۔اس کی پر اعتمادی دیکھ کر وہ اپنی نشست سے اٹھا۔۔اسے اس وقت اس کے چہرے پر قائم طنزیہ مسکراہٹ اس قدر بری لگ

رہی تھی کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے ہاتھ میں پستول ہو اور وہ اسے اسی وقت ختم کر دے۔۔ لیکن وہ ابھی اتنا بھی حواس باختہ نہیں ہوا تھا۔اس نے طیش سے بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔ جیسے اسے ایک جنگ کی خبر دے رہا ہو۔۔اور پھر وہ مڑا۔۔ تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھنے لگا۔

"آپ ایسے نہیں جا سکتے۔پروگرام لائیو جا رہا ہے۔" وہ اس کی حقیقت ابھی مزید سب کے سامنے لانا چاہتی تھی۔میکائیل کے قدم رکے۔۔اس نے پیچھے مڑ کر ایک تیکھی سی نگاہ اس پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"گیٹ لاسٹ یو۔۔" اور پھر اس نے لائیو شو میں ہی اسے گالی دے دی۔۔

اسے حیرت نہیں ہوئی۔۔وہ میکائل سے ایسے ہی ردعمل کی توقع کر رہی تھی۔

اس کے جانے کے بعد نینا نے شو کا اختتام الوداعی جملوں سے کیا۔۔ میکائیل یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی اس حرکت پر اسے کس قدر تنقید کا نشانہ بنایا جائے گا۔۔ اور صرف اس حرکت پر ہی نہیں۔۔ بلکہ آج کے انٹرویو کے بعد اس کی بچی کھچی ساکھ بھی تباہ ہو گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ نیوز نیٹ ورک کے اسٹوڈیو سے باہر نکلی۔۔ رات کے دس بج رہے تھے۔۔ وہ اپنی کار کی جانب بڑھی۔۔ کار کا دروازہ کھولا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اس نے پہلے اسٹئیرنگ پر ہاتھ رکھا اور ایک گہری سانس لی۔۔ کار کا دروازہ وہ بند کر چکی تھی۔۔ اس نے اگینشن میں چابی گھمائی اور پھر ایک دو بار کی ٹرائی کے بعد کار اسٹارٹ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

کار کی رفتار تیز تھی آج۔۔ اور منزل بھی آج مختلف تھی۔۔ وہ اپنے گھر نہیں جا رہی تھی۔۔ وہ کہیں اور جا رہی تھی۔۔ کار جس راستے پر چل رہی تھی وہ ایک غیر

معروف شاہراہ تھی۔۔یہاں مین روڈ کی نسبت زیادہ خاموشی تھی۔۔دونوں اطراف میں گھنے درختوں کا بسیرا تھا۔۔یہ راستہ ویسے کافی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ کار ایک فلیٹ کے سامنے آکر رکی جو اس کے گھر سے یقیناً کافی دور تھا۔۔اس نے کار کا دروازہ کھولا اور اس میں سے باہر نکلی۔۔کار کا دروازہ کھٹرک سے بند کیا اور پر سوچ نگاہوں سے اس فلیٹ کو دیکھا۔

"میکائیل! تمہیں کیا لگا تھا کہ میں بے وقوف ہوں؟" وہ زیر لب معنی خیز انداز میں مسکرائی اور پھر اس فلیٹ کی طرف قدم بڑھانے لگی جو اس نے کچھ ہی دن پہلے کرائے پر لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

میکائیل ملک کے نینا احسن کو دھمکنے کے بعد۔

وہ اپنے گھر کافی متذبذب سے انداز میں لوٹی۔۔دل کئی اندیشوں۔۔وسوسوں سے بھرپور تھا۔۔وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔کیا اسے والدین کو سب

کچھ بتادینا چاہیئے؟ یا پھر اسے خاموشی سے میکائیل ملک کی بات مان لینی چاہیئے؟ وہ کچھ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔اور پھر

شام ڈھل رہی تھی۔۔رات کا اندھیرا آہستہ آہستہ روشنی کی آخری کرنوں کو بھی نگل رہا تھا۔۔اور طرف ایک عجیب سی ویرانی اور وحشت سی چھائی تھی۔۔وہ ویرانی اور وحشت بھی صرف اسے محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اس کے دل و دماغ میں ایک طوفان چل رہا تھا۔

کافی دیر ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کے بعد اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ میکائیل ملک کی بات نہیں مانے گی۔۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ حفاظتی اقدامات نہ کرتی۔۔اللہ بھی انہیں لوگوں کا ساتھ دیتا ہے جو خود بھی کچھ کریں۔

www.novelsclubb.com

سب سے پہلا کام جو اسے کرنا تھا وہ یہ تھا کہ۔۔اسے احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ کو اس بات پر آمادہ کرنا تھا کہ وہ دونوں عارضی طور پر یہ گھر چھوڑ کر کراچی تایا جان کے پاس چلے جائیں۔۔لیکن وہ اس بات پر انہیں کیسے راضی کرے؟

اور وہ اس بات پر آخر کیسے راضی ہو جاتے کہ وہ نینا کو یہاں اکیلا چھوڑ کر کراچی چلے جاتے؟ کیونکہ یہ بات نینا جانتی تھی کہ وہ ان کے ساتھ کسی حالت میں نہیں جاسکتی تھی۔۔

در حقیقت کچھ ہی دنوں میں میکائیل کا لیے جانے والا انٹرویو ایک عظیم جنگ کی دعوت دے رہا تھا۔۔اور وہ میدان جنگ سے بزدلوں کی طرح بھاگ جانے والوں میں سے نہیں تھی۔

اس نے کافی ہمت کر کے رات کو کھانے کے بعد۔۔احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ کے ساتھ چائے پیتے ہوئے انہیں میکائیل ملک کے بارے میں بتانا شروع کیا۔۔ اس نے انہیں یہ سب بتایا کہ وہ اسے کیا دھمکیاں دے رہا تھا اور آخر وہ اس سے کیا چاہتا تھا۔۔اس نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اسے کس طرح زبردستی کسی ویران عمارت میں لے جا کر دھمکیاں دے رہا تھا۔۔وہ جانتی تھی اگر اس نے انہیں یہ بتا دیا تو جو کچھ چانسز تھے ان کے راضی ہو جانے کے وہ بھی غرق ہو جانے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بابا! میں چاہتی ہوں کہ آپ امی اور باقی سب کو لے کر یہاں سے چلے جائیں۔"

اس نے التجائیہ انداز میں کہا۔

وہ تینوں اب چائے پینا بھول چکے تھے۔ان کی چائے کے کپ سامنے سینٹر ٹیبل پر پڑے تھے جن میں موجود چائے اب ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔

علی بظاہر یہاں ان سب کے ساتھ لاؤنج میں موجود نہیں تھا لیکن در حقیقت وہ آدھے کھلے اور آدھے بند دروازے کے ساتھ کان لگائے اندر ہونے والی ساری گفتگو سن رہا تھا۔۔اریحہ اپنے کمرے میں اسکول کا کام نوٹ کرنے میں مصروف تھی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو کیا؟" احسن صاحب بھڑک اٹھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ سب کراچی چلے جائیں۔۔ صرف کچھ دنوں کے لیے۔۔یہ ہی بہتر ہے۔"

اس نے ان کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کیا تم بھی ہمارے ساتھ چلو گی؟" احسن صاحب نے وہ بات پوچھی۔۔ جس کو بتانے میں وہ کافی ہچکچائی۔

"ن۔۔ نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔ نظریں جھکی تھیں۔۔ ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے۔

حلیمہ صاحبہ کی آنکھیں اس دوران صرف برس رہی تھیں۔۔ ابھی نینا نے انہیں وہ دھمکیاں جو میکائیل ملک نے اسے دی تھیں۔۔ وہ اس طرح سے بتائی تھیں کہ ان کی سنگینی کا اندازہ حلیمہ صاحبہ ٹھیک سے نہیں لگا پائی تھیں لیکن احسن صاحب سب سمجھ گئے تھے۔۔ وہ ملک کے کچھ مفاد پرست۔۔ منافق۔۔ اور جابر سیاست دانوں کی خصلتیں اچھے سے جانتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"نینا! تمہیں اس کا انٹرویو لینا ہو گا۔۔ اور وہ ہی کرنا ہو گا جو وہ کہے گا۔ ہاں! اور ہم یہاں سے کہیں نہیں جائیں گے۔" انہوں نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

"اور اس انٹرویو کے بعد تم صحافت کو الوداع کہہ دینا۔" اب کی باران کا لہجہ بھیگنے لگا۔۔ وہ ان کے الفاظ کی تکلیف کے باعث بلبلا اٹھی۔

"بابا!۔۔" اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تو احسن صاحب نے شہادت کی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھے اس بارے میں اب مزید بحث نہیں کرنی۔" اسے تنبیہ کرتے ہوئے وہ صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور تیز قدموں کے ساتھ لاؤنج سے چلے گئے۔

حلیمہ صاحبہ وہیں صوفے پر بیٹھیں ابھی تک آنسو بہا رہی تھیں۔۔ نینا ان کے پاس گئی اور انہیں نرمی سے گلے لگا لیا۔۔ اس کی آنکھوں سے بھی اب کی بار متواتر آنسو بہنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حلیمہ صاحبہ کچھ ہی دیر بعد اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔ انہوں نے نینا سے کچھ نہیں کہا۔۔ ان کے جانے کے بعد وہ لان میں آئی جہاں اس کی نظر علی پر گئی۔۔ وہ

دونوں ہاتھ پشت سے باندھے لان میں ٹہل رہا تھا۔۔چہرے سے صاف واضح تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔۔یقیناً اس نے ان کی باتیں سن لی تھیں۔

نینا نے ایک دو گہری سانسیں لیں اور اس کی جانب بڑھی۔۔وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھا کہ اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہو سکی اسے۔

"تم نے ہماری ساری باتیں سن لی تھیں نا۔" اس نے اس کے قریب پہنچتے ہی جیسے پوچھا نہیں۔۔بتایا تھا۔

علی نے جواباً خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ چند لمحے کے لیے کچھ کہہ نہ سکی۔

"تم بابا کو یہاں سے جانے پر راضی کر لو۔" اسے لگا کہ اب علی ہی ہے جو انہیں راضی کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو تم سب یہاں سے چلے جاؤ گے۔۔یہ ہی بہتر ہو گا۔صرف کچھ ہی دنوں کی بات ہے۔" اس کی آنکھیں نم تھیں۔۔دل شکستہ تھا۔۔وہ اپنوں کو خود سے دور جانے پر راضی کر رہی تھی۔

اس کی باتیں سننے کے بعد علی نے کچھ دیر سوچا اور پھر اسے تسلی دلائی کہ وہ احسن صاحب سے خود جا کر بات کرے گا۔۔ وہ انہیں راضی کرنے کی اپنی پوری کوشش کرے گا۔۔ لیکن اگر وہ نہ مانے تو انہیں کچھ اور سوچنا پڑے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ہی ہوا جس کا ڈر تھا۔۔ علی کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی احسن صاحب نہیں مانے۔۔ علی نے بھی تنگ آ کر نینا کو وہی سب کرنے کو کہا جو احسن صاحب نے کہا تھا کہ۔۔ میکائیل کی بات مان لو اور اس انٹرویو کے بعد صحافت کو الوداع کہہ دو۔ لیکن وہ نہیں مانی۔۔ اس نے ہمت نہیں ہاری۔۔ اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ احسن صاحب کو منا کر ہی رہے گی۔

www.novelsclubb.com

اس طرح رات کو جب سب نے کھانا کھالیا۔۔ احسن صاحب لان میں بیٹھے تھے۔۔ بالکل اکیلے۔۔ دو دن سے انہوں نے نینا سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ بظاہر اس سے ناراضی کا اظہار کر رہے تھے۔۔ لیکن در حقیقت

انہیں اس کی فکر تھی۔۔اوپر سے نینا کا مطالبہ بھی کافی انوکھا تھا۔۔جس پر ان کا راضی ہونا کافی مشکل تھا۔

لان میں دو کرسیاں سبز مخملی گھاس کے اوپر رکھی گئی تھیں۔۔درمیان میں ایک سفید رنگ کی میز پڑی تھی۔۔احسن صاحب ایک کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے گہری سوچوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔وہ ان کی جانب چھوٹے قدم چلتے ہوئے بڑھی۔۔انہیں اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا لیکن انہیں نے اس کی طرف نظریں نہیں دوڑائیں۔

وہ گھاس پر ان کے قریب دوزانو ہو کر بیٹھی۔۔دونوں ہاتھ نرمی سے ان کے گھٹنوں پر رکھیں اور انہیں نم آنکھوں کے ساتھ دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا! کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں؟"سوال فوراً پوچھا گیا۔احسن صاحب خاموش رہیں۔

"آپ یقین رکھیں کہ میں اس مشکل سے بھی نکل آؤں گی۔"اس کی آواز بھرآئی تھی۔

"اچھا! اور کیسے نکلو گی تم اس مشکل سے؟ کون نکالے گا تمہیں اس مشکل سے؟ ہاں!۔" وہ شدید غصے میں تھے۔۔ یہ سن کر وہ زیر لب معنی خیز انداز میں مسکرائی۔

"اس مشکل سے مجھے اللہ نکالے گا۔ وہ خدا جو "کن" کہتا ہے تو "فیکون" ہو جاتا ہے۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے کہنا شروع کیا۔۔ اس کا لہجہ نرم تھا۔

"وہ خدا جس کے پاس بادشاہت ہے آسمانوں اور زمینوں کی۔"

"وہ خدا جس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی ہل نہیں سکتا۔" وہ بولنے پر آئی تو رکنا بھول گئی۔ احسن صاحب اسے خاموشی سے سنتے رہیں۔

"وہ خدا جو غیر مسلموں تک کو بھی رزق عطا کرتا ہے۔"

"وہ خدا اس جس کے ہاتھ میں زندگی۔۔ موت۔۔ عزت۔۔ ذلت اور رزق ہے۔" وہ کہے جا رہی تھی۔۔ احسن صاحب کی آنکھیں بھی اب نم ہو رہی تھیں۔

"وہ خدا جو ہر شے کا مالک ہے۔۔وہ خدا جو ہر بات پر قادر ہے۔" اس نے اپنی بات کا اختتام کیا۔

"بابا! اللہ نے ہی ہم انسانوں کو حق کی راہ پر ثابت قدمی کے ساتھ چلنے کا حکم دیا ہے۔۔اور اس راہ میں مشکلات تو آتی ہی ہیں۔۔تو کیا ہم ان مشکلات سے ڈر جائیں؟" اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا تو اب کی بار احسن صاحب نے اسے دیکھا۔۔ان کی آنکھوں میں اب خفگی کچھ کم تھی۔

"آپ جان لیں کہ اللہ حق پر چلنے والوں کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔" اس نے کافی یقین سے کہا۔

"اور اگر میں ابھی پیچھے ہٹ گئی۔۔میں نے اگر باطل کا ساتھ دیا۔۔تو مجھے میرا رب کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔کیونکہ میرے پاس باطل کے خلاف تمام ثبوت وشواہد تو موجود تھے لیکن میں صرف بزدلی کی وجہ سے حق کو حق اور باطل کو باطل نہیں کہہ سکی۔"

www.novelsclubb.com

"میں غفلت نہیں برتنا چاہتی بابا! روز محشر تمام انسانوں کو اپنی ہر غفلت کا حساب دینا ہوگا۔"

اس میں اب مزید کچھ کہنے کی ہمت نہ تھی۔۔وہ گھاس پر سے اٹھی اور نم آنکھوں سے کرسی پر بیٹھے احسن صاحب کو دیکھا جنہوں نے بظاہر چہرہ موڑا ہوا تھا۔۔لیکن دل و دماغ اس کی باتوں پر یقین کرنے اور اس کی بات مان لینے پر اصرار کر رہا تھا۔

وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔احسن صاحب کافی دیر تک لان میں ہی رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

افق پر صبح کے دلکش رنگوں نے جال بچھالیا تھا۔موسم کافی صاف تھا۔۔ارد گرد چلتی ہوا نہ ہی زیادہ گرم تھی اور نہ ہی ٹھنڈی۔

ناشتے کی میز پر جب وہ سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے تو احسن صاحب نے یہ اعلان کیا کہ وہ نینا کی بات ماننے پر راضی ہیں۔۔اور اب وہ اپنا فیصلہ تبدیل نہیں کریں گے۔

یہ نینا کے علاوہ باقی سب کے لیے کافی حیران کن تھا۔۔نینا کے لیے اس لیے حیران کن نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے باپ کو جانتی تھی۔۔وہ اس کی ہر بات اگر مانتے تھے تو اس کی وجہ یہ ہی تھی کہ اس کی بات یا کسی مطالبے میں کچھ غلط نہیں چھپا ہوتا۔۔ اس کی نیت صاف تھی۔۔اور یہ بات احسن صاحب اچھے سے جانتے تھے۔۔اس کے ساتھ ساتھ عقل کا تقاضا بھی یہی تھا کہ وہ ابھی یہاں سے چلے جاتے۔۔وہ ڈر کر نہیں بھاگ رہے تھے۔۔یہ حفاظتی اقدامات تھے۔۔اگر میکائیل ملک اس کے گھر والوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا تو وہ بیک وقت اس کے راز افشاں کرنے اور اسے اس کے انجام تک پہنچانے کے ساتھ ان معاملات میں بھی الجھ جاتی۔

www.novelsclubb.com

احسن صاحب نے نینا کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھیرا اور اسے ڈھیروں دعائیں دیں۔۔اس کے بعد نینا نے ان سب کو بتانا شروع کیا کہ انہوں نے کراچی کس طرح سے جانا تھا۔

اس نے انہیں بتایا کہ میکائیل ملک نے ضرور اپنے کچھ مخبروں کو اس کی اور اس کے گھر والوں کی جاسوسی کے لیے رکھا ہو گا۔۔کہ وہ کب کہاں جاتے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔اس لیے انہیں کراچی اس طرح سے جانا تھا کہ کسی کو کان و کان خبر نہ ہو سکے۔

اور ایسا ہی ہوا۔۔وہ سب کراچی اسی طرح سے گئے کہ کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہ ہو سکا۔۔اور اس کا سہرا نینا کے سر جاتا تھا۔۔ان کے اس طرح نہایت رازداری کے ساتھ کراچی چلے جانے کے بارے میں معلوم میکائیل کو بھی نہ ہو سکا اور یوں میکائیل کے مخبروں کی نااہلی بھی خوب واضح ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ان کے چلے جانے کے بعد نینا کو بھی اس گھر میں نہیں رہنا تھا۔۔اس نے اسلام آباد میں ایک فلیٹ کچھ دنوں کے لیے کرائے پر لے لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لاؤنج کی صفائی کر رہی تھی۔۔ صبح کا وقت تھا۔۔دھوپ کی شدت کافی زیادہ تھی۔۔احسن صاحب باقی سب کے ساتھ اسلام آباد سے جا چکے تھے۔۔اس نے کچھ دیر پہلے ہی ان سے فون پر بات بھی کی تھی۔اس نے بھی آج اپنے گھر سے چلا جانا تھا۔لیکن اس سے پہلے وہ اپنے گھر کی صفائی کر رہی تھی۔

وہ لاؤنج میں ہوور چلا رہی تھی کہ یک دم اسے کچھ یاد آیا۔۔اس کی یادیں واقعی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

(یہ منظر سلطان اور سلطانہ کے محل کا تھا۔۔وہ ڈرائنگ روم میں موجود تھی۔۔افق پر سورج کی کرنوں کو سیاہ گہرے بادلوں نے گھیر لیا تھا جس کی بنا پر دن کا وقت بھی

شام کے مناظر پیش کرتا۔۔آسمان برس رہا تھا اور اس کے یوں برسنے کی آواز اس کے دل کو سکون فراہم کر رہی تھی۔

وہ ڈرائنگ روم میں ہوور چلا رہی تھی۔۔ملازمہ کی آج چھٹی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟" لونگ روم میں داخل ہوتے ہی اس نے جب نینا کو ہوور چلاتے ہوئے دیکھا تو فوراً اس کی جانب بڑھا۔

"صفائی۔آج ملازمہ چھٹی پر ہے۔" وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھی۔وہ اس کے ہاتھ سے ہوور لینے لگا۔۔اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔اس سے ہوور لینے کے بعد وہ خود لونگ روم میں ہوور چلانے لگا۔۔اس کے چہرے پر ناسمجھی اور بے یقینی کے تاثرات میں مزید اضافہ ہوا۔وہ شخص ترکیے کی فوج کا "کمانڈر ان چیف" تھا اور گھر میں وہ اپنی بیوی سے ہوور لے کر خود صفائی کر رہا تھا۔۔اسے بے حد تعجب ہوا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔" اسے ہوور چلاتے ہوئے دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"صفائی۔"اس نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر شانے اچکاتے ہوئے کہا۔۔اس نے منہ بنالیا۔

"کیوں؟"سب سمجھتے ہوئے بھی اس نے پوچھا۔

"تمہاری ہیلپ کرنے کے لیے۔"جواب تراخ سے آیا۔۔وہ زیر لب مسکرائی۔۔اسے وہ اس وقت واقعی کوئی دیوانہ لگا تھا۔

"اوہو! مجھے آپ کی ہیلپ نہیں چاہیئے۔یہ ہوور دیں مجھے۔"وہ اس کے ہاتھ سے ہوور چھینے لگی تو اس نے مزاحمت کی۔۔وہ ایک گہری سانس لے کر رہ گئی۔

"کیا آپ ایسے صفائی کرتے ہوئے اچھے لگیں گے؟"اس نے کہا تو وہ طنزیہ مسکرایا۔۔اس کے یوں مسکرانے پر اس کا مزید منہ بن گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم شاید یہ بھول رہی ہو کہ رسول ﷺ اپنا ہر کام خود کرتے تھے۔اور ان ہی کی یہ سنت ہے کہ گھر کے کاموں میں اپنی بیوی کی مدد کراوائی جائے۔"اس نے کہا تو وہ لاجواب ہوئی۔۔ہمیشہ کی طرح اس کی باتیں اسے یوں ہی لاجواب کر دیا

کرتیں۔

"اگر کسی کو میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اچھا نہیں لگتا تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔"

وہ اب پوری طرح سے ہوور چلانے میں مصروف تھا۔۔اور وہ اسے خاموش نگاہوں سے تکتی رہی۔۔دل ہی دل میں اس نے اللہ کا کئی بار شکر کیا کہ اسے اللہ نے کس قدر خیال رکھنے والا شوہر عطا کیا۔)

اس نے دل ودماغ میں چلنے والی ساری خوبصورت یادوں کو یک دم جھٹکا۔۔اور اپنی ساری متوجہ ہوور چلانے پر کی۔

دل شکستہ تھا۔۔دل غمگیں تھا۔۔لیکن اسے اس وقت صرف "صبر" کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔آفتاب کی سنہری کرنیں کھڑکیوں سے گزر کر پورے کمرے میں اب پھیل چکی تھیں۔۔کمرہ کافی مختلف لگ رہا تھا۔۔سنگھار میز پر سجا سامان اٹھالیا گیا تھا۔۔صرف یہ ہی کمرہ نہیں۔۔بلکہ پورا گھر ہی بہت خالی خالی سا لگ رہا تھا۔بے شک گھر کی ساری رونق اس میں رہنے والے لوگوں کے باعث ہی ہوتی ہے۔

وہ اب اپنے کمرے کو الوداعی نگاہوں سے تک رہی تھی جب اس کے قدم لاشعوری طور پر الماری کی جانب بڑھیں۔۔

اس نے خالی سے ذہن کے ساتھ الماری کا دروازہ کھولا۔۔ایک نظر الماری کے خانوں پر ڈالی۔۔اور پھر الماری کے سب سے اوپر والے خانے میں اس کی نظر گئی۔ وہاں ایک سنہرے رنگ کا ڈبہ پڑا تھا۔۔

اس نے احتیاط کے ساتھ وہ ڈبہ نکالا اور بیڈ پر آکر بیٹھی۔

اس ڈبے کو کھولا تو اس میں نازک اور حسین چوڑیوں کے چار پانچ سیٹ پڑے تھے۔اس نے ان میں سے ایک گلابی چوڑیوں کا سیٹ نکالا اور اسے بے حد خوبصورت نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔آنکھوں کی نمی میں یک دم مزید اضافہ سا ہو گیا۔

(کھڑکیاں سیاہ رنگ کے مخملی پردوں سے ڈھکی تھیں۔۔شام ڈھل رہی تھی۔۔وہ سنگھار میز

کے سامنے کھڑی تھی۔۔ہاتھ میں گلابی رنگ کی چوڑیوں کا سیٹ لیے۔۔وہ انہیں کافی خوش دلی سے دیکھ رہی تھی۔وہ انہیں پہننے کا سوچ ہی رہی تھی کہ تب ہی کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ پلٹی۔۔وہ دراز قد آدمی کمرے میں داخل ہوا

www.novelsclubb.com

اور اسے دیکھ کر ہمیشہ کی طرح مسکرایا۔

"تم انہیں پہنتی کیوں نہیں؟"اس کے قریب آتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"آپ جانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟"اس نے ابرو اچکائے۔

"ایوت! چوڑیاں ہیں یہ۔۔ تمہارے ہاتھوں میں بہت اچھی لگتی ہیں۔"اس کے مزید قریب آتے ہوئے اس نے نرمی سے کہا۔۔وہ مسکرائی۔

"آپ نے مجھے انہیں کب پہنے ہوئے دیکھا؟"سوال فوراً پوچھا گیا۔۔آنکھوں میں شرارت کی لہریں جھلکیں۔

"جس دن ہمارا نکاح تھا نینا۔"اس نے اسے یاد دلایا۔

"اوہ ہاں!۔"اس نے جانتے ہوئے بھی انجان بننے کی کوشش کی۔

"پہنو اب انہیں۔۔بلکہ تم چھوڑو میں ہی تمہیں یہ چوڑیاں پہنا دیتا ہوں۔۔ تمہارے تو نخرے ہی ختم نہیں ہوتے۔"وہ یہ کہتا ہوا اسے چوڑیاں پہنانے لگا۔۔وہ جانتی تھی۔۔یہ اسے چوڑیاں پہنانے کا صرف ایک بہانہ تھا۔۔ورنہ اس نے اسے نخرے کب دکھائے۔

www.novelsclubb.com

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔" وہ اسے چوڑیاں پہنا رہا تھا تو اس نے اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے کہا۔۔ وہ بھی جانتا تھا کہ اس کی سلطانہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔

"ویسے آپ میری تعریف نہیں کرتے۔" یہ سن کر وہ چونکا۔۔ چند لمحے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر ایک گہری سانس لی۔۔ وہ اسے اب تک چوڑیاں پہنا چکا تھا۔۔ اس کے سفید نرم اور خوبصورت ہاتھ اب گلابی رنگ کی چوڑیوں میں بے حد دل نشین لگ رہے تھے۔

"ہیرے کو اگر یہ نہ کہا جائے کہ وہ "ہیرا" ہے۔۔ یا اسے یہ نہ کہا جائے کہ وہ "خوبصورت" ہے۔۔ تو کیا ہیرا اپنی خوبصورتی کھو دیتا ہے؟ یا پھر۔۔ کیا وہ ہیرا نہیں رہتا؟" اس کی بات میں دم تھا۔۔ اس نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔

"اچھا مجھے اب کام ہے۔۔ میں اب جا رہی ہوں۔" اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھڑاتے ہوئے وہ تیز قدموں کے ساتھ اس کے پہلو سے گزرتے ہوئے وہاں سے جانے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس نے اس کا ہلکے گلابی رنگ کا دوپٹہ تھام کر اسے روک لیا۔۔وقت تھمنے لگا۔۔ہر طرف محبت کے دلکش رنگ رقص کرنے لگیں۔۔

وہ پلٹی نہیں۔۔اس نے بھی جانے نہیں دیا۔۔پھر ایک نظر موڑ کر اسے دیکھا اور نفی میں مسکرا کر سر ہلا دیا۔۔اس نے دھیرے سے دوپٹہ چھوڑ دیا اور پھر وہ کھلکھلا کر ہنسی۔پھر وہاں سے جانے لگی۔۔وہ جب تک چلی نہ گئی وہ اسے الفت سے بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا۔)

وہ زخمی سے انداز میں مسکرائی اور وہ گلابی رنگ کی چوڑیوں کا سیٹ اس نے ڈبے میں واپس رکھ دیا۔۔پھر کمرے میں ارد گرد ایک اداس سی نگاہ دہرائی۔۔نہ جانے وہ اس کمرے کو دوبارہ دیکھ پائے گی یا نہیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن۔

رات کے گہرے سائے میں عجیب سی وحشت اور ویرانی چھائی تھی۔اسلام آباد میں اس وقت ہمیشہ کی طرح خاموشی تھی لیکن آج یہ خاموشی کچھ زیادہ ہی تھی۔۔ گلیوں کوچوں میں کتوں کے بھونکنے اور ٹڈیوں کی گونجتی سیٹیاں سناٹے کا وجود چیر تیں۔۔اور پھر وہی دل دہلا دینے والی خاموشی ہر سو طاری ہو جاتی۔

وہ اس وسیع اور دلکش ڈرائنگ روم کے صوفے پر بڑے تنفر کے ساتھ بیٹھا تھا۔

ساتھ ہی اسلم دونوں ہاتھ باندھے مؤدب سے انداز میں سر جھکائے کھڑا تھا۔

میکائیل جس وقت سے آیا تھا اس وقت سے خاموش رہا تھا۔۔اس کی خاموشی بہت ظالمانہ تھی۔۔وہ مسلسل لب کچل رہا تھا۔۔ مٹھیاں بھینچے ہوئے بس اس کی آنکھیں لال انگارہ ہوئی پڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اب کیا کرنا ہے میکائیل صاحب؟"ایک طویل خاموشی کے بعد اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"آپ جو کہیں گے وہ ہو جائے گا۔۔آپ بس حکم کریں۔" جواب نہ ملنے پر اس نے مزید کہا۔

"تم۔۔" وہ کہتا ہوا رکا۔۔ تلخی سے سر جھٹکا اور پھر اپنی سرخ پڑتی نگاہوں سے اسے گھورا۔

"سوشل میڈیا کے ہر پلیٹ فارم پر۔۔اسے بدنام کردو۔اس کے خلاف اتنی خبریں پھیلاؤ کہ وہ پچھتائے۔۔" وہ دھاڑا۔۔پیشانی پر سبز لکیریں مزید تن سی گئیں۔

"ایسی خبریں چلاؤ جس میں اس کے کردار کی دھجیاں اڑائی جارہی ہوں۔۔اسے بھی تو پتا چلے کہ میکائیل ملک سے الجھنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔" اس کے الفاظ بے حد زہریلے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اسے اتنا ذلیل کرو کہ وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔" وہ پھنکارا۔

"اور۔۔" ایک وقفہ لیا۔۔ طیش کے مارے اس کا سانس پھول رہا تھا۔

"جی؟" اسلم نے پوچھا۔

"اس نے ہم سے کیا گیا سودا پورا نہیں کیا۔۔اب ہماری باری ہے۔۔اس سے کیے گئے سودے کو مکمل طور پر توڑنا۔" چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ قائم ہو گئی۔

"میں سمجھ گیا۔" اسلم نے چند لمحے بعد اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کام اچھے سے ہو جانا چاہیئے۔" اس کے حکم پر اس نے سر تسلیم خم کیا۔

(اسلم سمجھ گیا تھا کہ اس کا حکم کیا تھا۔۔نینا کے خاندان والوں کے ساتھ وہ سب کرنا جس کی میکائیل نے نینا کو دھمکیاں دی تھیں۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے نہ جانے کس پہر خاموشی میں دو تین بڑی گاڑیوں کے چیختے ہوئے انجنوں کے شور نے خلل پیدا کیا۔وہ بڑی گاڑیاں اس کے گھر کے سامنے آ رکیں۔۔ایک گاڑی کا دروازہ کھڑک سے کھلا۔۔اس میں سے وہ شخص باہر نکلا جو یہاں اس کے حکم کے مطابق یہاں بسنے والے لوگوں کے لیے تباہی و بربادی لے کر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

(لیکن افسوس! انسان یہ بھول جاتا ہے کہ ہر شے کا مالک صرف اللہ ہے۔ انسان سازشوں کے جال بچھاتے ہوئے یہ بھول جاتا ہے کہ ایک تدبیر انسان چل رہا ہوتا ہے اور ایک تدبیر اللہ۔ اور اللہ کی تدبیر کے آگے انسان کی تدبیروں کی کوئی حیثیت نہیں۔)

وہ شخص اس گھر کے گیٹ کے قریب گیا۔۔ اور پھر اس کی نظر گیٹ کے ساتھ لگے تالے کی جانب بڑھی۔۔ وہ یک دم بوکھلا سا گیا۔۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ اس نے ارد گرد نا سمجھی اور حواس باختگی کے ساتھ نگاہیں دہرائیں۔۔ چاروں طرف کوئی نہیں تھا۔۔ البتہ وہاں کے دوسرے گھروں کی بتیاں رات کے اس وقت جل گئی تھیں۔۔ ان کی گاڑیوں کے شور کی وجہ سے ہر کسی کے آرام و سکون میں خلل پیدا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسلم نے دونوں ہاتھ اپنے بالوں میں پھنسائے اور چند قدم پیچھے ہوتے ہوئے اس نے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائی۔ وہ یہاں آیا تھا اس گھر میں موجود لوگوں کی زندگی

اجیرن بنانے لیکن وہ لوگ یہاں موجود ہی نہیں تھے۔۔حالانکہ اس نے اور اس کے کئی ساتھیوں نے اس گھر میں بسنے والے ہر شخص پر کڑی نظر رکھی ہوئی تھی اس کے باوجود وہ یہاں سے چلے گئے۔وہ سمجھ نہیں پار ہا تھا کہ وہ میکائیل کو یہ سب کیسے بتائے گا۔۔کیونکہ اس میں اس کی اور اس کے ساتھیوں کی نااہلی صاف واضح تھی۔

(اللہ کے حکم کے بغیر بے شک کوئی کسی کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔اگر انسان کسی مشکل سے نکلے تو اس میں لوگ اس کی مدد تو کرتے ہیں۔۔لیکن وہ لوگ صرف "وسیلہ" ہوتے ہیں۔۔مشکل سے نکالنے والی ذات تو اللہ کی ہے۔

نینا نے اگر اپنی ذہانت کو بروئے کار لا کر انہیں ان کے ناپاک ارادوں کو پورا کرنے میں ناکام کیا تھا تو اس میں نینا کا کوئی کمال نہیں تھا۔۔اسے یہ ذہانت اللہ نے ہی بخشی تھی۔۔یہاں تک کہ سب اللہ کا کمال ہے۔۔انسان کا کسی کام میں کوئی کمال نہیں۔)

www.novelsclubb.com

اس نے شکست تسلیم کرتے ہوئے باقی دونوں گاڑیوں کو حکم دیا کہ وہ اب یہاں سے چلے جائیں۔۔ان کے جانے کے بعد وہ خود بھی وہاں سے جانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میکائیل کو جب معلوم ہوا کہ وہ لوگ اپنے گھر میں نہیں تھے اور اسلم ناکام واپس لوٹا۔۔وہ اپنے غصے پر قابو نہ رکھ سکا۔۔وہ حواس باختہ سا ہو گیا اور اس نے کھینچ کر ایک تھپڑ اسلم کے منہ پر رسید کیا۔۔اسلم کا پورا وجود لرزنے لگا۔۔وہ معافی تلافی پر آ گیا لیکن میکائیل نے اسے معاف نہ کیا۔

اسے خوب ذلیل کرنے کے بعد۔۔خوب گالیاں دینے کے بعد۔۔اس نے اسے حکم دیا کہ وہ لوگ جہاں تھے انہیں ڈھونڈے۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ وہ سوشل میڈیا پر اس کے خلاف خبریں پھیلانا شروع کر دے۔

www.novelsclubb.com

وہ چاہتا تھا کہ جتنا جلدی ہو سکے نینا کو ذلت نصیب ہو۔۔کیونکہ وہ جتنا ذلیل ہو سکتا تھا ہو چکا تھا۔۔اب اسے اپنی عزت کی پرواہ نہیں تھی۔۔نینا کو ذلیل و خوار کرنا اب اس کا جنون بن چکا تھا۔

وہ کسی بھیڑیے کی طرح اب اس کو تباہ و برباد کرنے کے پیچھے پڑا تھا۔

وہ اب بہت آگے بڑھ چکا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ نینا سے جان چھڑانا بھی اب بہت ضروری ہو گیا تھا اس کے لیے۔۔اسی لیے ارادے اس کے یہی تھے کہ نینا کو ذلیل و رسوا کرنے کے بعد وہ اسے منظر عام سے غائب کر دے گا۔۔عارضی طور پر نہیں ۔۔ہمیشہ کے لیے۔

اور اس بارے میں نینا کو بھی معلوم تھا۔۔کہ اب میکائیل کے پاس اسے راستے سے ہٹانے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں تھا۔

لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ انسان کی زندگی اور موت صرف اور صرف "اللہ" کے ہاتھ میں ہے۔

میکائیل یہ جانتے ہوئے بھی کہ نینا موت سے نہیں ڈرتی۔۔اس کے باوجود اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔وہ اب اپنے ہی قول سے منہ پھیر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فلیٹ کے اس کمرے میں صرف ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی جس پر ایک پتلا سا پردہ لٹکا تھا۔۔سورج کے تیور آج خوب برہم تھے۔۔روشنی کمرے میں ہر سو رقص کر رہی تھی۔اس کی آنکھ کھلی۔۔وہ اس چھوٹے سے سنگل بیڈ پر لیٹی تھی۔۔آنکھیں رگڑتی وہ اس بیڈ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی۔

اس نے موبائل آن رکھا تھا مگر سائلنٹ پر کیا ہوا تھا۔ایک نظر موبائل کی جانب بڑھی جو تکیے کے ساتھ پڑا تھا۔۔اس نے فوراً موبائل اٹھایا اور اسکرین روشن کی۔۔میسجز کی تعداد آج عام طور پر زیادہ نہیں۔۔بہت زیادہ تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ جانتی تھی کہ میکائیل کے انٹرویو کے بعد ضرور بہت سے لوگ اس سے ملاقات کرنا چاہیں گے۔۔اس سے سوال کرنا چاہیں گے۔۔کہ آخر اسے میکائیل ملک اور راجیش سے متعلق وہ وڈیو اور کال ریکارڈنگ کہاں سے ملی۔

لیکن حیرت اسے تب ہوئی کہ جب ان خبروں کے ساتھ ساتھ اس میں ایک اور خبر بھی شامل تھی۔۔بلکہ ایک نہیں بہت سی خبریں۔

وہ سب خبریں اس کے متعلق تھی۔۔جس میں صرف اور صرف اس کی کردار کشی کی جارہی تھی۔وہ یک دم بستر سے اٹھی۔۔وہ جانتی تھی کہ میکائیل ایسی اوچھی حرکتیں کرے گا لیکن اپنے بارے میں یوں غلیظ اور گھٹیا خبریں دیکھ کر اس کا سانس بند ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

اس کی ذات پر اس قدر تہمتیں لگائی جارہی تھیں کہ اس کی آنکھیں یک دم بھیگ سی گئیں۔وہ بیڈ پر ڈھے سی گئی۔

اسے لگا تھا کہ اگر کبھی اس کے بارے میں ایسی خبریں پھیلائی گئیں تو وہ ان کو سہہ لے گی کیونکہ ان میں کوئی سچائی نہیں ہوتی۔۔ لیکن اپنے کردار کے بارے میں ان خبروں کو پڑھ کر اور اس کے بعد ان خبروں کے نیچے لوگوں کے کامنٹس پڑھ کر وہ حواس باختہ ہو گئی۔

وہ صحافی جو کبھی اس کی ذہانت اور قابلیت کا لوہا مانتے وہ بھی اس کی کردار کشی والی خبروں کو مزید اچھال رہے تھے۔۔ جس سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ صرف اس کے اچھے وقت میں اس کے ساتھ تھے۔

وہ لوگ جن کے دلوں میں نینا کے لیے کینہ اور عداوت تھی ان کو موقع مل گیا تھا کہ اب نینا کے خلاف ایک محاذ کھڑا کریں۔

www.novelsclubb.com

اسے ان سب کے دوران وہ کامنٹس اور لوگوں کے وہ بیانات جو اس کے حق میں تھے وہ سب کوئی خوشی۔۔ راحت۔۔ تسلی نہیں دے رہے تھے اور نہ ہی وہ حوصلہ افزا کامنٹس اور بیانات اس کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔

وہ جانتی تھی کہ اب تک احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ۔۔ علی اور اریحہ ان سب خبروں کے بارے میں آگاہ ہو گئے ہوں گے۔۔اور اگر انہیں ان خبروں کے بارے میں ابھی معلوم نہیں بھی ہوا تو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے یک دم دل برداشتہ ہو کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔ کسی بھی عورت کے کردار پر جب تہمتیں لگائی جائیں تو یہ اس کے لیے تکلیف دہ نہیں۔۔بے حد

تکلیف دہ ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے گہرے سائے ڈھل رہے تھے۔۔کمرے میں بتیاں جل تو رہی تھیں لیکن پھر بھی ہر سو ایک عجیب سا اندھیرا پھیلا تھا جو اس کے دل کی کیفیت کی عکاسی کر رہا تھا۔

اس نے صبح سے کھانے میں کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ کیا وقت آگیا تھا۔۔ کوئی اس کے پاس نہیں تھا جو اس سے پوچھے کہ اس نے کھانا کھایا یا نہیں۔۔ وہ اپنے آپ کو بالکل تنہا محسوس کر رہی تھی۔

سامنے دیوار پر لگے ایک معمولی سے شیشے میں اس کا عکس نظر آ رہا تھا۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔ گھٹنوں پر سر جھکائے۔۔ گھٹ گھٹ کر سسک رہی تھی۔۔ موبائل بند پڑا تھا۔۔ وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اچانک اس شیشے میں ایک وجود قائم ہونے لگا۔۔ بڑی سیاہ آنکھیں اور لمبے بال۔۔ سفید رنگت۔۔ گلابی گال۔۔ وہ نینا احسن ہی تھی۔۔ لیکن اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا۔۔ ایک ویرانی۔۔ اور چہرے پر ایک عجیب سی شاطر مسکان بکھری تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کس بات کا افسوس ہو رہا ہے؟" شیشے میں موجود اس وجود نے بڑے تنفر سے پوچھا۔

اس کی آواز سن کر اس نے یک دم سر اٹھا کر ارد گرد دیکھا۔۔اور پھر اس کی نظر شیشے میں موجود اس وجود کی جانب گئی جو اسے تمسخر بھری نگاہوں سے تک رہا تھا۔

"ہاں ؟"اس وجود نے پھر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔"لب کاٹتے ہوئے نینا نے سر جھٹک کر کہا۔

"نہیں ! یہ تو تم غلط کہہ رہی ہو۔"وہ وجود مسکرایا۔

"تو پھر ؟ حقیقت کیا ہے ؟"اس نے حقیقت جاننے کی کوشش کی۔۔وہ یہ بھول بیٹھی تھی کہ وہ جس سے حقیقت پوچھ رہی تھی وہ انسان کو صرف فریب میں ہی مبتلا کرتا ہے۔

(نینا نے اپنی بھیگی ہوئی آنکھیں دونوں ہاتھوں کی پشت سے رگڑیں اور پھر بیڈ سے تھوڑا آگے کو ہو کر بیٹھی۔)

"تمہیں تکلیف اس بات کی ہو رہی ہے کہ وہ لوگ۔۔بلکہ کیا کہتے ہیں انہیں ؟"

اس نے تھوڑا سوچا۔

"تمہارے فینز۔۔ہاں تمہارے فینز تمہیں چھوڑ کر چلے گئے۔۔ تمہارے خلاف ہو گئے۔۔ پچ !۔" اس وجود نے سر جھٹکا۔۔ لہجہ نہایت تلخ تھا۔

"ن۔۔ نہیں۔" وہ آگے کو لپکی اور نفی میں ہاتھ ہلاتے ہوئے جیسے اسے مزید بولنے سے روکا تھا۔

"شش ! میری سنو۔" اس نے شہادت کی انگلی اپنے لبوں پر رکھتے ہوئے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔ وہ خاموش رہی۔

"تمہیں تکلیف اس لیے ہو رہی ہے کیونکہ وہ سب چینلز جہاں پر صرف تمہاری تعریفوں کے پل باندھے جاتے تھے۔۔ان سب چینلز پر اب تمہاری کردار کشی کی جا رہی ہے۔" نینا کا سانس پھولنے لگا تھا۔۔ دل میں گھٹن مزید بڑھنے لگی۔

"تمہارے مخالفین کو موقع مل گیا ہے کہ تمہارے خلاف ہر طرح کی بات کریں۔" اور ہر طرح کی بات کا مطلب وہ اچھے سے سمجھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں سب لوگ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ تم نے اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو بھی خود سے دور کر دیا۔۔انہوں نے بھی تو نیوز میں ہر جگہ تمہاری بدنامی کی خبریں دیکھ ہی لی ہوں گی۔ کیا وہ اب تم سے کوئی تعلق رکھنا چاہیں گے؟" یہ الفاظ اس کے دل کی بکھری ہوئی کرچیوں کو مزید چور چور کر رہے تھے۔ وہ ساکت سی اسے سن جا رہی تھی۔

"کیا تمہارا شوہر۔۔ براق۔۔ تم سے اب بات بھی کرنا چاہے گا؟" اور پھر اس وجود کے قہقہے پورے کمرے میں گونجنے لگیں۔

"بس کر دو۔۔پلیز۔" اس نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھتے ہوئے آنکھیں موندیں۔

"تم بدنام ہو گئی ہو نینا! بلکہ تم تو بدنام ہو چکی ہو۔" آواز پہلے سے آہستہ تھی۔۔ لیکن لہجے میں تلخی ابھی تک موجود تھی۔

"دیکھو یہ صلہ ملا ہے تمہیں حق کا ساتھ دینے کا۔" اور پھر اس نے آنکھیں کھولیں۔۔اور بے یقینی اور زخمی سی نگاہوں سے شیشے میں وجود اس فریب کو

www.novelsclubb.com

دیکھا۔۔وہ اس سے یہ سب نہیں سننا چاہتی تھی۔۔لیکن وہ وجود یہی سب کہہ سکتا تھا۔۔کیونکہ وہ تھا ہی انسان کا ابدی دشمن۔۔جو اسے صرف اندھیرے کی وادیوں میں ڈبونا چاہتا تھا۔

"بہت کہتی تھی نا۔۔کہ میں حق کے لیے لڑوں گی۔۔باطل کا سر نیچا کروں گی۔ اور اب دیکھو کیا ہوا تمہارے ساتھ!۔"وہ بت بنی اسے سنی جارہی تھی۔

"تم تو جانتی ہو کہ ہمارے ملک کا کیا دستور ہے؟اگر کسی عورت کے کردار پر کوئی بھی بات کی جائے تو لوگ یہ تحقیق کرنے کی بجائے کہ آیا وہ خبر سچ ہے یا نہیں۔۔بس عورت کے کردار پر مزید باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔"پھر کمرے میں چند لمحوں کا سناٹا چھا گیا۔

www.novelsclubb.com

(اس کی سیاہ آنکھوں میں سے پھر ایک سیلاب نمودار ہو گیا۔۔وہ اب دوبارہ سسک رہی تھی اور وہ وجود اسے یوں سسکتا ہوا دیکھ کر مسلسل مسکرا رہا تھا۔)

"آخر کیا پایا تم نے؟"آواز بلند تھی۔

"کچھ بھی نہیں۔"لہجہ دھیما تھا۔

"تمہیں کیا لگا تھا کہ۔۔میکائیل کے خلاف بات کرنے کے بعد اگروہ تمہارے بارے میں غلط خبریں پھیلائے گا تو اس سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا؟ یا تمہارے فینز بھی ان خبروں پر یقین نہیں کریں گے؟"یہ سوال سن کر اس نے سوچا۔۔ہاں وہ یہ ہی سمجھتی تھی۔۔اسے لگا تھا کہ اسے ان خبروں سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔اور نہ ہی ان لوگوں کو جو اسے چاہتے تھے۔۔لیکن اب اسے ان سب خبروں سے صرف فرق ہی نہیں بہت تکلیف بھی پہنچ رہی تھی۔

"اور کیا۔۔تمہارے گھر والے۔۔تمہارا شوہر۔۔وہ بھی ان خبروں پر یقین نہیں کریں گے؟"

www.novelsclubb.com

"افسوس!کہ تم نے خوش فہمیاں پال رکھی تھیں۔"

"تمہارا ساتھ تو کسی نے نہیں دیا۔اور ہاں!۔۔ایک اور بات۔"اس وجود کی بڑی سیاہ آنکھوں میں عجیب سی چمک اُمڈ آئی۔

"کیا؟"اس نے بکھرے بکھرے سے انداز میں پوچھا۔

"تم ایسے کیوں ہنس رہی ہو؟"اس وجود کو یک دم فاتحانہ سے انداز میں مسکراتا ہوا دیکھ کر اس نے پوچھا۔۔وہ اس کے یوں مسکرانے کی وجہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"کیا تمہیں اللہ نے بھی نہیں بچایا؟ تمہیں تو اللہ پر بہت یقین ہے نا! تو پھر اس نے تمہارے ساتھ یہ سب کیوں ہونے دیا؟" یہ سوال سنا تو اس کا دل یک دم زور سے دھڑکا۔۔اور پھر اسے لگا کہ اس کے گلے میں کسی نے ایک پھندا ڈال دیا ہو۔

"خاموش ہو جاؤ۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔"اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھٹ گھٹ کر کہا۔۔دل میں تکلیف کی شدت اب بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔

(وہ وجود یعنی "شیطان" جو انسان کا ابدی دشمن ہے۔۔وہ اسے فریب میں مبتلا کر رہا تھا۔اسے ناامید اور مایوس کر رہا تھا۔۔اور یہی اس کا کام ہے۔

وہ شیطان اسے ناامید اور مایوس کر رہا تھا "اللہ" سے۔۔وہ اللہ جو ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔)

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو تمہیں صرف اور صرف **"ذلت"** ملی ہے۔۔ تم تو رسوا ہو گئی ہو۔"

"نینا احسن رسوا ہو گئی ہے۔"

"ابھی بھی وقت ہے۔۔ سوچ لو۔ میکائیل ملک سے جا کر معافی مانگ لو۔ وہ تمہیں معاف کر دے گا۔ ساتھ ہی وہ جو کچھ کہے وہ مان لینا۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔"

اس نے سرخ اور سوجھی ہوئی آنکھوں سے شیشے میں موجود اس وجود کو زخمی سے انداز میں دیکھا اور پھر بیڈ سے اٹھی۔۔ کچھ قدم اس شیشے کی جانب دہرائے۔

(اور اب وہ شیطان اسے "صراط مستقیم" سے ہٹا کر "غافل راہوں" کے انتخاب کرنے کی ترغیب دے رہا تھا۔)

"میکائیل ملک تمہیں تمہارا کھویا ہوا مقام واپس دلا سکتا ہے۔۔ اور صرف یہی نہیں ۔۔ وہ تمہیں شہرت۔۔ دولت۔۔ سب دے سکتا ہے۔" نینا اس شیشے کے مزید قریب بڑھی۔۔ دل کی دھڑکنیں بہت تیز تھیں۔۔ اس کا حلیہ کافی رف سا تھا۔۔ وہ کھوئی کھوئی سی بکھری بکھری سی لگ رہی تھی۔

(غافل راہ۔۔وہ راہ جس کو اپنا کر انسان "اللہ" کو اور "خود" کو بھلا دیتا ہے۔۔وہ اندھیرے کے سائے میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔۔اور وہ اندھیرے کے سائے وقت کے ساتھ ساتھ گہرے نہیں۔۔۔بے حد گہرے ہوتے جاتے ہیں۔۔اور پھر وہ انسان شیشے کی ٹوٹی ہوئی کرچیوں کی مانند بکھر جاتا ہے۔)

(لیکن!

کیا بکھرا ہوا دل کبھی جڑ نہیں سکتا؟

اور بکھرے ہوئے دل کو آخر جوڑتا کون ہے؟)

"پلیز۔۔خاموش ہو جاؤ۔۔پلیز۔۔۔میں التجا کرتی ہوں۔" وہ منت پر اتر آئی۔۔

لیکن وہ وجود زہریلے الفاظ زبان سے نکالتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے خاموش کروا لینے سے تم حقیقت سے منہ نہیں موڑ سکتی۔اور نہ ہی میرے خاموش ہو جانے سے دنیا والوں کی زبانیں بند ہوں گی۔" اس کی آواز بلند تھی۔۔بے حد بلند۔۔یہاں تک کہ اس کے کانوں میں عجیب سی درد شروع ہو گئی۔

"پلیز! میں مزید نہیں سن سکتی۔" اس نے دونوں ہاتھ کانوں پر ٹکائے اور زور سے چلائی۔۔ لیکن اس وجود کے بھیانک قہقہوں کی آواز اس کے کانوں میں اب تک آ رہی تھی۔۔اس وجود کے قہقہے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

اور پھر اس سامنے رکھی چھوٹی سی میز پر سے ایک پھولوں کا ایک چھوٹا سا گلدان اٹھایا۔۔اور وہ گلدان اس نے اپنی پوری قوت کے ساتھ اس شیشے پر دے مارا۔۔ شیشہ ٹوٹنے کی دل دہلا دینے والی آواز پورے کمرے میں گونجی۔۔وہ شیشہ بکھر گیا۔۔ریزہ ریزہ ہو گیا۔۔ بالکل اسی کی طرح۔

لیکن اس شیشے میں موجود وہ وجود صرف اس شیشے سے غائب ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔ ہر طرف عجیب سی خاموشی چھائی تھی۔۔وہ اس فلیٹ کے کمرے میں تھی۔۔کمرے کی سب بتیاں بجھی ہوئی تھیں بس ایک چھوٹا سا بلب جل رہا تھا جس کی سفید روشنی اب زرد سی معلوم ہوتی۔

کمرے کی کھڑکیاں پردوں کے شکنجے میں قید تھیں۔۔وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔آنکھیں برس برس کر سوجھی ہوئی تھیں۔۔اس نے رات کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔۔بھوک کہیں دور بھاگ گئی تھی اور نیند بھی کہیں کوسوں دور چلی گئی تھی اس سے۔

اس وقت اس کے ذہن میں ایک طوفان چل رہا تھا۔۔اس نے آج سارا دن کسی سے فون پر بات نہیں کی تھی۔۔موبائل صبح سے بند پڑا تھا۔

دل میں جہاں بہت سے اندیشوں۔۔وسوسوں۔۔اور اوہام کا بسیرا تھا وہیں اس کے دل میں اس کی یادیں بھی بار بار امڈ رہی تھیں۔

(وہ گھر دیر سے آیا تھا۔۔رات کے گہرے اور تاریک سائے ہر طرف پھیلے تھے۔۔موسم میں خنکی کی لہریں ہر سو قائم تھیں۔وہ گھر آیا اور سیدھا لونگ روم میں گیا۔ اس کے آتے ہی نینا نے اس کا ہمیشہ کی طرح خوش دلی سے استقبال کیا اور پھر اس

کے لیے ٹھنڈے پانی کا گلاس لے کر آئی۔ گلاس سامنے موجود سینٹر ٹیبل پر رکھا اور کسی کام سے لونگ روم سے باہر نکلی۔

اس کے جانے کے بعد براق نے سینٹر ٹیبل پر سے پانی کا گلاس اٹھایا اور دل ہی دل میں اللہ کا بہت شکر ادا کیا۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسے اتنا خیال کرنے والی شریک حیات ملے گی۔

"کیسا دن گزرا؟" کچھ ہی لمحوں بعد وہ لونگ روم میں واپس لوٹی۔

"ویسے ہی جیسے ہمیشہ گزرتا ہے۔" اس نے قدرے بے زاری سے کہا۔۔وہ مسکرائی۔

"کھانا لگاؤں؟" وہ جوتے اتار کر صوفے کی پشت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تو اس نے پوچھا۔

"میں کھانا کھا کر آیا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"اوہ! ٹھیک ہے۔" وہ یہ کہتے ہوئے سینٹر ٹیبل کی جانب بڑھی۔۔ شیشے کا خالی گلاس اٹھایا اور رخ موڑ لیا۔

"تم نے کھانا کھایا؟" براق کے سوال پر اس نے آنکھیں میچ لیں۔۔یوں کہ وہ اسی سوال سے بچنا چاہ رہی ہو۔

"مجھے لگا تھا کہ شاید آپ نے گھر پر کھانا کھانا ہے۔" اس نے رخ موڑ کر شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں میسج کر دیا تھا کہ میں آج لیٹ ہو جاؤں گا۔" اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے میسج دیکھا نہیں۔" اسے یک دم یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

اب کی بار براق خاموش ہو گیا اور اس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔۔نینا نے نظریں جھکا لیں۔۔۔چہرہ ہمیشہ کی طرح سرخ ہونے لگا۔

"ایسے مت کیا کرو نینا۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"آئندہ خیال رکھوں گی۔" جواب فوراً دیا گیا۔

"اب کھانا لگاؤ اور کھاؤ۔ جب تک تم کھانا نہیں کھاؤ گی میں ڈائنگ روم میں تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔" وہ یہ کہتا ہوا صوفے سے اٹھا۔

"میں تھوڑی دیر تک کھانا کھاتی ہوں۔" اس نے ہمیشہ کی طرح نخرے دکھائے۔

"رات کے گیارہ بج رہے ہیں۔" اس نے دیوار پر لٹکی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے اسے باور کروایا۔

"اچھا! میں کھانا لگاتی ہوں۔" وہ یہ کہتے ہوئے رخ موڑنے ہی لگی تھی کہ براق نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھام لیا۔

"نینا! اگر میں لیٹ ہو جایا کروں تو کھانا کھا لیا کرو۔ چاہے میرے لیٹ ہو جانے کا میسج تمہیں آئے یا نہ آئے۔ ٹھیک ہے؟" اس نے اب کی بار اس کے کندھوں پر نرمی سے اپنی گرفت جماتے ہوئے کہا۔ اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے ایسے بالکل اچھا نہیں لگتا کہ میری بیوی میری وجہ سے بھوکی رہے۔" وہ یہ سن کر خاموش رہی۔۔دل میں اللہ کا کئی بار شکر کیا کہ اسے اللہ نے اتنا خیال رکھنے والے شخص کی بیوی بنایا۔)

وہ خوبصورت اور حسین یادوں کے شکنجے سے باہر نکلی۔آنکھیں کب برسنا شروع ہوئیں اسے اندازہ ہی نہیں ہو سکا۔۔اس کے گال بھیگ چکے تھے۔

ایک گہری سانس لے کر اس نے تکیے کے ساتھ رکھا موبائل اٹھایا۔۔بے دلی کے ساتھ اس نے موبائل کو آن کیا۔اسکرین روشن ہوئی۔۔

اس کی روشنی نینا کی سرخ پڑی آنکھوں میں چبی تھی۔اس نے کال لاگ چیک کرنا چاہا لیکن تب ہی موبائل کی اسکرین پر وہ نام اور نمبر چمکا۔

www.novelsclubb.com

"**براق کالنگ۔**" یہ نام پڑھ کر اس کے ہاتھ یک دم کپکپائے تھے۔۔دل کی دوڑ تیز ہو گئی۔۔چہرے پر ناسمجھی کی کئی لہریں امڈ آئیں۔

فون کی رنگ ابھی تک جاری تھی۔۔اور پھر اس نے ناچاہتے ہوئے بھی فون پک کر لیا۔

(اگر براق اسے ابھی کال کر رہا تھا تو اسے یہی لگا تھا کہ وہ نہیں جانتا ہو گا ان خبروں کے بارے میں جس میں نینا کی کردار کشی کی جا رہی تھی۔۔اسے یہی لگا تھا کہ ان خبروں کو پڑھنے کے بعد براق اسے کال تو کیا میسج کرنا بھی نہیں پسند کرے گا۔

اور تو اور۔۔اسے اس بات کا بھی احساس ہو گیا تھا کہ اس کے ادھر اپنے ہی کئی مسئلے تھے۔۔ادھر کے مسائل کے بارے میں معلوم کرنے کا اس کے پاس وقت ہی کہاں ہو گا۔)

فون پک کرنے کے بعد دوسری جانب سے معمول کے مطابق حال چال پوچھا گیا۔۔اس نے بھی خود کو سنبھالتے ہوئے ہر بات کا جواب معمولی سے انداز میں دیا۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک طویل خاموش چھا گئی۔۔سلطان اور سلطانہ ایک دوسرے سے کچھ نہ کہتے ہوئے بھی بہت کچھ کہہ گئے۔۔یہ ہی الفت کی زبان ہے جو الفاظ کی محتاج نہیں ہوتی۔

"براق !لوگ کیوں چھوڑ جاتے ہیں؟" سلطانہ نے خاموشی توڑ ڈالی۔

"اور۔۔آخر لوگ آپ کا اعتماد کیوں توڑ دیتے ہیں؟" اس نے مزید پوچھا۔

دوسری جانب براق یہ سن کر زیر لب معنی خیز انداز میں مسکرایا۔۔اس کی نیلی آنکھوں میں ایک خاص چمک اُمڈ آئی۔

"کیونکہ یہ دنیا پرفیکٹ نہیں ہے۔اور اگر یہ دنیا پرفیکٹ ہوتی تو اگلا جہاں کیا کہلاتا؟"

جواب ہمیشہ کی طرح گہرے انداز۔۔نرم لہجے میں دیا گیا۔اس کے یہ الفاظ تابناک دھاگوں کی مانند ابھر رہے تھے جو تاریکی کو روشنی میں بدلتے۔

"تم جانتی ہو اللہ قرآن میں کیا فرماتا ہے؟" اس کے سوال پر اس نے چند لمحے سوچا اور پھر کچھ کہنے کے لیے لب کھولے۔

"کہ ہر مشکل کے۔۔"اس نے مزید سوچا۔

"ہر مشکل کے بعد آسانی ہے؟"اور پھر بات مکمل کی۔دوسری جانب سے سلطان نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔اللہ فرماتا ہے کہ "ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔"اور یہ سن کر وہ خاموش ہو گئی۔۔یہ الفاظ اس کے انتہائی ویران دل میں امید اور اس کی زخمی روح کو شفا بخش رہے تھے۔اور بے شک شفا بخشنے والی ذات اللہ ہی کی ہے۔

"مطلب یہ کہ۔۔اگر آپ پر ایک مشکل آئی ہے۔۔تو اس کے ساتھ آسانی بھی آئے گی۔یہ ہی اس دنیا کا اصول ہے۔۔یہاں پر کچھ پرفیکٹ نہیں۔۔نہ سب کچھ ٹھیک ہے۔۔اور نہ سب کچھ غلط۔اگر کہیں آپ کے ساتھ کچھ غلط ہو رہا ہے۔۔تو کچھ اچھا بھی ضرور ہو گا۔"اس نے نرم لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔وہ اس کے الفاظ سحر زدہ سی ہو کر سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا وہ لوگ جو آپ کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔۔وہ کبھی واپس لوٹ کر آتے ہیں؟" سوال پوچھا گیا تو اس کی پہلے سے نم آنکھیں مزید نم ہو گئیں۔

"کیوں نہیں۔۔" اس نے چند لمحے کا وقفہ لیا۔

"کیا حضرت یوسفؑ اپنے والد حضرت یعقوبؑ کے پاس نہیں لوٹے تھے؟ کیا حضرت موسیٰؑ اپنی والدہ کے پاس واپس نہیں لوٹے تھے؟" روشن ستاروں کی مانند یہ الفاظ اس کی بکھری ہوئی روح کو سمیٹ رہے تھے۔

"کیا حضرت ہاجرہ واپس نہیں آئی تھیں حضرت ابراہیمؑ کے پاس؟" یہ الفاظ تاریک راتوں میں رہنمائی کرنے والے چراغ کی مانند تھے۔

"اور۔۔کیا حضرت ایوبؑ کو اولاد۔۔صحت۔۔اور دولت واپس نہیں ملی تھی؟"

www.novelsclubb.com

اس نے اب اپنی بات مکمل کی اور وہ اب اس کے اگلے سوال کو سننے کا منتظر تھا۔ وہ جانتا تھا کہ دوسری جانب اس کی آنکھیں برس رہی تھیں۔۔اور ایسا ہی تھا۔۔اس کی آنکھوں میں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے۔

"ایک بات کہوں؟"اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"تمہیں پوچھنے کی ضرورت ہے؟"جواب ہمیشہ کی طرح دوستانہ اور الفت سے بھرے انداز میں پوچھا گیا۔

"میں نے اپنے دل میں اس دنیا کی محبت کو کبھی نہیں آنے دیا۔تو پھر۔۔"وہ رکی۔۔آنسو ضبط کیے۔۔لیکن اس کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی سلطانہ کی حالت سے واقف ہو چکا تھا۔

"میرا دل کیوں ٹوٹا؟"اس کے انداز میں بہت کچھ تھا۔

"تمہارے حساب سے دنیا کی محبت کیا ہے؟"سوال کافی غیر متوقع تھا۔

"ام۔۔جیسے۔۔دولت۔۔اور۔۔شہرت سے محبت کرنا۔ان کی خواہش دل میں رکھنا۔یہ ہی تو ہے دنیا کی محبت۔"اس نے شانے اچکائے اور سوچ سوچ کر جواب دیا۔

"ایوت! لیکن دنیا کی محبت میں صرف یہ چیزیں شامل نہیں۔"دوسری جانب سے فوراً کہا گیا۔

"تو پھر اور کیا شامل ہے؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"اس دنیا کے لوگ۔۔ یہاں کی یادیں۔۔ لوگوں سے ملنی والی محبت۔۔ مقام۔۔ گزارے گئے لمحات۔۔ ان سب سے محبت دنیا کی محبت میں ہی شامل ہے۔" اور اس کے ان الفاظ نے اسے یک دم بالکل گنگ کر دیا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کہے۔

("کیا میرا دل اس لیے ٹوٹا ہے کہ میرے دل میں دنیا کی محبت آگئی تھی؟" سوال ایک نہیں کئی بار اس کے ذہن میں آیا۔۔ وہ اپنا مسئلہ سمجھ رہی تھی۔۔ اور وہ اب یہ بھی جانتی تھی کہ اسے اب کیا کرنا ہے۔)

"میں فون رکھتی ہوں۔" اس نے نے فون رکھتے ہوئے کہا۔۔ اس نے بھی یہ سن کر فون رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب سے براق نے موبائل کی اسکرین پر ایک نظر دہرائی۔۔ وہاں اب ایک ویب سائٹ کھلی تھی۔۔

کچھ ہی لمحے پہلے اس اسکرین پر اس کا نام روشن تھا۔۔ لیکن اب بھی اسی کا نام روشن تھا یہاں۔ یہ وہ ویب سائٹ تھی جس میں وہ خبر روشن تھی جس کا نینا کو ڈر تھا۔۔ ڈر تھا کہ کہیں براق یہ خبر پڑھ نہ لے۔۔ لیکن وہ کیا جانے کہ براق نے وہ خبر کب کی پڑھ لی تھی۔

ان خبروں کو دیکھ کر وہ زیر لب اداسی سے مسکرایا۔

"ہمت مت ہار نا نینا! اللہ حق پر چلنے والوں کے ساتھ ہے۔" وہ زیر لب بڑبڑایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(باقی آئندہ ماہ انشاءاللہ!)

www.novelsclubb.com